شجرۂ طریقت و اسباقِ سالکین

تصنیف و تالیف

ابو احمد پروفیسر ڈاکٹر محمد عظیم فاروقی

(پی. ایچ. ڈی. علومِ اسلامیہ)

Azeem Publications
+92-321-6441756
azeempublications@gmail.com

شجرۂ طریقت و اسباقِ سالکین
ابو احمد پروفیسر ڈاکٹر محمد عظیم فاروقی
عظیم پبلیکیشنز

شجرۂ طریقت و اسباقِ سالکین

تصنیف و تالیف

ابو احمد پروفیسر ڈاکٹر محمد عظیم فاروقی

(پی. ایچ. ڈی. علومِ اسلامیہ)

مکان نمبر 2، گلی نمبر 124، G13/4، اسلام آباد

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

باذوق لوگوں کے لئے خوبصورت منفرد اور معیاری کتابیں پیش کرنے والا ادارہ

عظیم پبلیکیشنز

اسلام آباد۔ گوجرانوالہ

+92 321 6441756

سراج العارفین، شہبازِ طریقت، قاسمِ فیضِ نقشبندیت، وارثِ مسندِ مجددیت
شیخ طریقت حضرت علامہ پیر ابوالبیان محمد سعید احمد مجددی قدس سرہ العزیز
نقشبندی قادری چشتی شاذلی اویسی

ابواحمد پروفیسر ڈاکٹر محمد عظیم فاروقی

ابواحمد پروفیسر ڈاکٹر محمد عظیم فاروقی نقشبندی مجددی حنفی کا تعارف

☆ نام: محمد عظیم ☆ ولدیت: حاجی اللہ رکھا ناگی (مرحوم)

☆ کنیت: ابواحمد ☆ لقب: فاروقی، عظیم مذہبی سکالر

☆ خاندانی نسبت: ناگی ☆ جائے ولادت: گوجرانوالہ

☆ رہائش: مکان نمبر 2، گلی نمبر 124، G-13/4، اسلام آباد

☆ ذریعہ معاش: پروفیسر گورنمنٹ کالج آف کامرس، راولپنڈی وقائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد

☆ سلسلہ ءبیعت: حضرت علامہ محمد سعید احمد مجددی 1980 ☆ خرقہ ءخلافت: 1983ء

☆ مرکزی امیر، عالمی ادارہ تنظیم الاسلام 1980ءتا 1989ء

☆ صدر، عظیم ایجوکیشنل کانفرنس (رجسٹرڈ) گوجرانوالہ، پاکستان۔

☆ خطبہ جمعۃ المبارک: مرکزی جامع مسجد فیضانِ مدینہ غوثیہ نقشبندیہ، G-15/1، اسلام آباد

☆ ادیب عربی، فاضل عربی، ترجمہ وتفسیرِ قرآن ودورہ تفسیر القرآن: ابوالبیان محمد سعید احمد مجددی

☆ 2 سالہ دورہ ءتجوید وقرات: مدرسہ قطب شہید، اسلام آباد۔ اسلام آباد

☆ چیف آرگنائزر اینڈ ایڈیٹر: عظیم انگلش میگزین

EDUCATION

Ph.D. in Islamic Studies, M.Phil. in Islamic Studies, M.A. Islamic Studies, M.A. Arabic, M.A. Urdu, M.A. Persian, M.A. Punjabi, Master of Oriental Learning in (Urdu, Arabic, Persian, Punjabi), M.A. English Literature, M.A. Teaching English as Foreign Language (TEFL), M.A. English Language Teaching (ELT), Master in Computer Science (MCS), Master in Business

Administration (MBA Planning), M.Ed. (Teacher Education), M.A. Pol. Science, MA. History, M.A. Pak. Studies, M.A. Philosophy, M.A. Economics.

تصانیف وتالیفات

(۱) آیئے قرآن سیکھئے (۲) آیئے دین سیکھئے (۳) آیئے حدیث سیکھئے (۴) آیئے تصوف سیکھئے (۵) آیئے سلوکِ نقشبندیہ مجددیہ سیکھئے (۶) آیئے اسلامی معیشت سیکھئے

(۷) مکتوباتِ امامِ ربانی فکر وعمل کے آئینے میں (۸) آیئے اسلامی فلسفہ سیاست سیکھئے

(۹) آیئے استقبالِ رمضان کیجئے (۱۰) آیئے خوشیاں بانٹئے (۱۱) آیئے رزقِ حلال کھایئے (انگلش/اردو) (۱۲) آیئے سیکھئے کہ دعائیں کیسے قبول ہوتی ہیں (انگلش/اردو)

(۱۳) آیئے ازدواجی زندگی خوشگوار بنایئے (۱۴) آیئے اپنی نماز درست کیجئے

(۱۵) آیئے عالمی امن قائم کیجئے (۱۶) احوال المعارفین (انگلش/اردو/عربی)

(۱۷) اسلامک سٹڈیز سی ایس ایس، پی سی ایس گائیڈ (۱۸) ماسٹر گائیڈ ایم اے اسلامیات

(۱۹) ماسٹر گائیڈ ایم اے انگلش (۲۰) مشائخ نقشبند مشائخ کی دینی وعلمی خدمات

(۲۱) آیئے انگریزی زبان سیکھئے (۲۲) متفرق تحقیقی مقالہ جات انگلش/اردو 10 عدد (ہائیر ایجوکیشن کمیشن سے منظور شدہ تحقیقی مجلّات) (۲۳) آیئے تعلیماتِ ابوالبیان سیکھئے

(۲۴) شجرۂ طریقتِ نقشبندیہ مجددیہ عظیمیہ (۲۵) آیئے طریقتِ نقشبندیہ سیکھئے

(۲۶) آیئے ایصال ثواب کی شرعی حیثیت سیکھئے (۲۷) پراسپکٹس و بروشر عظیم ایجوکیشنل کانفرنس (رجسٹرڈ) پاکستان (۲۸) ماہانہ عظیم انگلش میگزین (مئی 2000ء تا حال جاری)

ترتیب وتدوین

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
8	پہلے اسے پڑھیئے	-1
15	شیخِ مکرم ابوالبیان حضرت مولانا خواجہ محمد سعید احمد مجددیؒ کے سالکینِ طریقت کے لئے خصوصی ارشادات	-2
22	آدابِ سالکین	-3
29	شیخِ طریقت کے حقوق وآداب	-4
39	برادرانِ طریقت کے حقوق وآداب	-5
45	جملہ برادرانِ طریقت کے اسباق ومنازلِ سلوک	-6
46	ذکرِ الٰہی	-7
50	اسباقِ طریقت	-8
61	مراقبات	-9
87	خلاصہ اسباقِ نقشبندیہ مجددیہ	-10
89	اصطلاحاتِ مشائخ نقشبندؒ برائے تعمیل	-11
98	روزانہ کے معمولاتِ عمومی	-12
100	خلفاء طریقت وصاحبان اجازت (مردوزن) کے لئے روزانہ کے معمولات	-13
101	نقشبندی ٹوپی کے حاملین کے لئے روزانہ کے اسباق ومعمولات	-14

-15	بیعت کرنے کا مسنون طریقہ وآداب	102
-16	شجرہ طریقت کی اہمیت وبرکات	106
-17	صاحبانِ طریقت کے لئے دیگر ادعیہ مسنونہ	110
-18	ختماتِ خواجگانِ نقشبندیہ (علیہم الرحمۃ والرضوان)	121
-19	شجرہ شریف	129
-20	شجرہ شریف (منظوم اردو)	135
-21	شجرہ شریف (منظوم پنجابی)	138
-22	دعائے ایصال ثواب	141
-23	منتخبات قصیدہ بردہ شریف	143
-24	استخارہ کا طریقہ	144
-25	زیارتِ قبور کا مستحب طریقہ	146
-26	مجرب نسخہ جات دُعا	148
-27	قرآن کی مقبول دعائیں اوران کے آداب	150
-28	متعدد مقاصدِ حیات کیلئے دُعائیں اورانکی شرائط	161
-29	مناجات صدیقی	165
-30	عظیم ایجوکیشنل کانفرنس کے شعبہ جات	168
-31	فہرست خلفاء طریقت وتعارف	172
-32	فہرست حاملینِ خرقہ تبرک نقشبندی ٹوپی	178
-33	عظیم ایجوکیشنل کانفرنس کے پروگرام	180

پہلے اسے پڑھیئے

امامِ ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اپنے مکتوبات شریف میں اسلامی تعلیمات کو تین شعبوں میں تقسیم فرمایا ہے:

۱۔ علم ۲۔ عمل ۳۔ اخلاص

آپؒ نے مزید فرمایا کہ علم وعمل کی دولت علماء سے سنگت وصحبت سے میسر آجاتی ہے، لیکن اخلاص کا خزانہ فقراء کے دَر کی جاروب کشی سے حاصل ہوتا ہے۔ حضرت علی بن عثمان ہجویریؒ (المعروف داتا گنج بخش لاہوری) اپنی مشہورِ زمانہ تصنیفِ لطیف ''کشف المحجوب شریف'' میں اپنا ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں جبکہ آپ اپنے مرشد برحقؒ کی خدمت میں حاضر تھے، جب انہوں نے آپ کے قلبی وسوسات کو بھانپتے ہوئے فرمایا کہ: ''بیٹا! بندے کو جو کچھ عطا ہوتا ہے وہ مولا کریم کی ہی طرف سے عطا ہوتا ہے، لیکن جس خوش نصیب کو وہ بے نیاز ذات نوازنا چاہتی ہے تو اُسے اپنے کسی مخلص بندے کے قریب کردیتی ہے۔''

اِنَّ رَحۡمَةَ اللّٰهِ قَرِيۡب'' مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ (الاعراف:۵۶)

ترجمہ: بے شک اللہ کی رحمت محسنین/اللہ والوں کے قریب ہوتی ہے۔

تمنا دردِ دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

(اقبالؒ)

خلفائے طریقت، نقشبندی ٹوپی کے حاملین اور جملہ برادرانِ طریقت کے لئے ضروری ہدایات وتعلیمات مرتب کرتے ہوئے قرآن وسنت اور اکابر صوفیائے اکرام کے ارشاداتِ عالیہ کو ہی بنیاد بنایا گیا ہے جن میں مرکزی نقطہ امامِ ربانی حضرت مجدد الف ثانی

الشیخ احمد فاروقی سرہندیؒ کی جملہ تعلیمات ہیں۔ شیخِ مکرم سیدالاولیاء، شہباز طریقت ابو البیان حضرت مولانا خواجہ محمد سعید احمد مجددیؒ کی مجلس وصحبت میں 23،24 سال گزارنے کے نتیجہ میں جو گوہر مقصود ہاتھ آیا ہے وہ یہی ہے جس کا اوپر ذکر کردیا گیا ہے۔ سیدی و مرشدی شیخِ مکرم 1943ء کو سرائے عالمگیر ضلع جہلم کے محلّہ اورنگ آباد میں پیدا ہوئے۔ آپ کے آباؤ اجداد کشمیر جنت نظیر کے مرکزی شہر سری نگر سے ہجرت فرما کر اس علاقے میں قیام پذیر ہوئے۔ حضرت کی روحانی نسبت خواجہ صوفی محمد علی نقشبندی مجددی آلومہارویؒ کی وساطت سے خواجگان آلومہار شریف ضلع سیالکوٹ، پھر خواجگانِ نتھیال شریف اور خواجگانِ چورہ شریف ضلع اٹک سے ہوتے ہوئے تیراہ شریف افغانستان سے ہوتے ہوئے سرہند شریف امامِ ربانی مجدد الف ثانیؒ سے جاملتی ہے۔

حضرت نے بیسیوں مضامین اور درجنوں کتب تحریر فرمائیں جن میں البینات، شرح مکتوبات، شرح مبداء معاد اور تذکرہ مشائخِ آلومہار شریف، شہرت دوام کا درجہ رکھتی ہیں۔ بندہء ناچیز 1978ء سے لیکر اگست 2002ء شیخ مکرم کی خدمت وصحبت میں فیض یاب ہوتا رہا جو یقیناً میرے لئے سرمایہء حیات، توشہء آخرت اور ذریعہء نجات کی نوید ہے۔ انہی کی بابرکت صحبت کے صدقے بندہء ناچیز نے ایم فل کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے ''مکتوباتِ امامِ ربانی کے فکری اور عملی اثرات کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ'' کے عنوان پر تحقیقی مطالعہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد میں پیش کیا اور ڈگری کا مستحق ٹھہرا۔ پھر'' مشائخِ نقشبند پنجاب کی دینی و علمی خدمات'' کے عنوان پر جی سی یونیورسٹی فیصل آباد سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے حصول کے لئے تحقیقی مقالہ ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس کے زیرِنگرانی لکھ کر کامیابی حاصل کی۔

تمام برادرانِ طریقت و دخترانِ طریقت سے بالعموم اور خلفائے طریقت

نقشبندیہ مجددیہ عظیمیہ سے بالخصوص امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو سنت اور شریعت کے سانچے میں ڈھال کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نظر میں مقبول و محمود ہونے کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں (ظاہری و باطنی) بروئے کار لائیں گے اور اپنی و اپنے اہلِ خانہ کی بخشش و نجات کے ساتھ ساتھ اہلِ اسلام اور مخلوقِ خدا کے لئے ایک مثالی مسلمان اور صوفیِ باصفا کا نمونہ بنیں گے۔ اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

سدا بہار دیویں اس باغے تے کدی خزاں نہ آوے
ہون فیض ہزاراں تائیں تے ہر بھکھا پھل کھاوے

(میاں محمد بخشؒ)

صوفیاء کے نزدیک قربِ الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ ذکر اللہ ہے۔ حضرت سید احمد الرفاعی فرماتے ہیں کہ ذکر اللہ کی پابندی کرو کیونکہ ذکر وصالِ حق کا مقناطیس ہے، قرب کا ذریعہ ہے۔ جو اللہ کو یاد کرتا ہے وہ اللہ سے مانوس ہو جاتا ہے۔ جو اللہ سے مانوس ہو جاتا ہے وہ اللہ کے نزدیک پہنچ جاتا ہے۔ ذکر کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ایک رہنما کی ضرورت ہوتی ہے جس کو پیر، شیخ، معلم یا مرشد کہتے ہیں۔ حضرت مزید فرماتے ہیں کہ ذکر اللہ صحبتِ عارفین کی برکت سے حاصل ہوتا ہے۔ اللہ کے ذکر سے ہمارے قلب میں جو نور اللہ نے ڈالا ہے وہ منور ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقامِ محبوبیت صرف کامل اتباع رسول اکرم ﷺ سے حاصل ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (الِ عمران: ۳۱)

ترجمہ: کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع (پیروی) کرو، اللہ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا۔

حضور اکرم ﷺ کا بھی ارشاد پاک ہے:

لَا یُئو مِنُ اَحَدُکُمُ حَتّٰیٓ اَکُوۡنَ اَحَبَّ اِلَیۡهِ مِنۡ وَّالِدِهٖ
وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ. (الحدیث)

ترجمہ: تم میں سے کوئی بھی اُس وقت تک صاحب ایمان نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اُس کے والدین اور اُس کی اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔

علامہ اقبالؒ نے اسی مفہوم کو اپنے اشعار میں یوں بیان کیا:

شوق اگر تیرا نہ ہو میری نماز کا امام　　میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب
لوح بھی تُو، قلم بھی تُو، تیرا وجود الکتاب　　گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
کی محمد ﷺ سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں　　یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اتباعِ رسول کریم ﷺ کے حوالے سے امامِ ربانی حضرتِ مجدد الف ثانیؒ اپنے مکتوبات شریف جلد دوئم مکتوب نمبر ۴۳ میں تحریر فرماتے ہیں کہ اتباع کے سات درجات ہیں جو جتنے درجات تک اتباعِ رسول کا حق ادا کرتا ہے وہ اتنا ہی محبوبِ خدا اور قربِ خداوندی کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

امامِ ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مطابق اتباع کے درج ذیل سات درجات ہیں:

۱۔ پہلا درجہ عوام اہلِ اسلام کے لئے ہے یعنی زبان سے اقرار اور دِل سے تصدیق کرنا۔

اِقۡرَار" م بِالّسَانِ وَ تَصۡدِیۡق" م بِالۡقَلۡبِ

ترجمہ: زبان سے اقرار کرنا اور دل سے تصدیق کرنا۔

احکامِ شریعت بجالانا اور سنتِ مصطفیٰ کی متابعت کرنا۔ اتباع کے اس درجہ میں تمام کلمہ گو اہلِ اسلام یکساں شریک ہیں۔ یہ بخشش اور نجات کا کم از کم معیار اور ذریعہ ہے۔

۲۔ دوسرے درجے میں آنحضرت ﷺ کے اقوال و اعمال کا اتباع ہے جو باطن سے تعلق

رکھتی ہے۔ مثلاً تہذیبِ اخلاق اور بری صفتوں کا دور کرنا اور باطنی امراض اور اندرونی بیماریوں (حسد، لالچ، غصہ، ناجائز شہوت، تکبر وغیرہ) کا رفع کرنا وغیرہ جو طریقت کے متعلق ہیں۔ اتباع کا یہ درجہ اربابِ سلوک کے ساتھ مخصوص ہے جو طریقہ صوفیاء کو شیخ مقتدا سے اخذ کر کے سیر الی اللہ کی وادیوں کو قطع کرتا ہے۔

۳۔ تیسرے درجے میں آنحضرت ﷺ کے ان احوال ومواجید کی اتباع ہے جو مقامِ ولایت کا خاصہ رکھتے ہیں جو مجذوب سالک یا سالک مجذوب ہے۔ اس درجہ میں تمام احکامِ شریعت کے بجالانے میں متابعت کی حقیقت حاصل ہوتی ہے۔ جن میں ارکانِ ایمان و اسلام وغیرہ سبھی شامل ہیں۔ جیسا کہ حضور اکرم ﷺ فرمایا:

صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ (صحیح بخاری 1:226، رقم 605)

ترجمہ: ایسے نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

منافق اور مسلمان دونوں نماز ادا کرتے ہیں لیکن ایک صرف ظاہری ادائیگی کرتا ہے اور دوسرا ظاہری و باطنی دونوں طرح اتباع کا حق ادا کرتا ہے۔

۴۔ متابعت کا چوتھا درجہ نفس کے مطمئن ہونے اور اعمالِ صالح کی حقیقت بجالانے کا درجہ ہے۔ یہ درجہ علمائے راسخین کے ساتھ مخصوص ہے جن کا نفس امارہ اور لوامہ سے گزر کر نفس مطمئنہ کا مقام حاصل کر لیتا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

يَآ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُo ارْجِعِیْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً"o

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ (الفجر: ۲۷ تا ۳۰)

ترجمہ: اے نفسِ مطمئنہ اپنے رب کی طرف راضی خوشی لوٹ جاؤ۔ پھر میرے بندوں میں شامل ہو جاؤ اور میری جنت میں داخل ہو جاؤ۔

اس درجہ میں امامِ ربانی حضرتِ مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ کتاب وسنت کی

متشابہات کی تاویلات اور حروفِ مقطعات کے اسرارِ قرآنی سے وافر حصہ نصیب ہوتا ہے۔
اصل میں یہ مقام انبیاء کرام کا ہے لیکن خاص امتیوں اور خوش نصیب غلاموں کو کمال اتباع کے نتیجے میں یہ دولت میسر آتی ہے۔

واضح رہے کہ اسرارِ مقطعات ومتشابہاتِ قرآنی سے مُراد ظاہری معانی اور مرادی معانی نہیں ہیں بلکہ یہ قلبی وروحی فیضان ہے جو علمائے ظواہر کے تصور سے بہت بالا ہے۔اس درجہ میں فنا وبقا کی منازل بھی طے ہوتی ہیں اور فنافی الرسول کا مقام بھی ملتا ہے۔

۵۔ متابعت کا پانچواں درجہ آنحضرت ﷺ کے ان کمالات کا اتباع ہے جن کے حاصل ہونے میں علم وعمل کو دخل نہیں ہے بلکہ ان کا حاصل ہونا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر موقوف ہے۔ یہ درجہ نہایت ہی بلند ہے اور پچھے درجوں کا یہاں کوئی جوڑ نہیں ہے۔ یہ اولوالعزم پیغمبروں کے ساتھ مخصوص ہے یا ان خوش نصیب اہل اللہ کے ساتھ جن کو تبعیت ووراثت کے طور پر اس دولت سے مشرف فرمائیں۔

٦۔ متابعت کا چھٹا درجہ آنحضرت ﷺ کے ان کمالات کا اتباع ہے جو حضورِ اکرم ﷺ کے مقامِ محبوبیت کے ساتھ مخصوص ہیں۔جس طرح پانچویں درجے میں کمالات کا فیضان فضل و احسان پر موقوف ہے لیکن اس چھٹے درجے میں ان کمالات کا فیضان محض محبت پر موقوف ہے۔جو تفضّل واحسان سے برتر ہے۔

نوٹ: اتباع کے پہلے درجے کے علاوہ بقیہ پانچ درجاتِ اتباع مقاماتِ عروج کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور ان کا حاصل ہونا صعود پر وابستہ ہے۔

۷۔ متابعت کا ساتوں درجہ وہ ہے جو نزول وہبوط سے تعلق رکھتا ہے۔متابعت کا یہ ساتوں درجہ پہلے تمام درجات کا جامع ہے کیونکہ اس مقامِ نزول میں تصدیقِ قلبی بھی ہے، تمکینِ قلبی بھی ہے اور نفس کا اطمینان بھی اور اجزائے قالب کا اعتدال بھی جو طغیان وسرکشی

سے باز آ گئے ہوتے ہیں۔ پہلے درجے گویا اس متابعت کے اجزاء ہیں اور یہ درجہ ان اجزء کا کُل ہے۔ اس مقامِ میں تابع اپنے متبوع کے ساتھ اس قسم کی مشابہت پیدا کر لیتا ہے کہ تبعیت کا نام ہی درمیان سے ہٹ جاتا ہے۔ تابع ومتبوع کی تمیز دور ہو جاتی ہے۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اس مقام میں امتی وغلام اپنے آپ کا آقائے دوجہاں ﷺ کا طفیلی اور وارث جانتا ہے۔

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ اس ضمن میں ارشاد فرماتے ہیں کہ کامل تابعدار وہ شخص ہے جو متابعت کے ان ساتوں درجوں سے آراستہ و پیراستہ ہو اور وہ شخص جس میں متابعت کے بعض درجے ہیں اور بعض نہیں ہیں تو درجوں کے اختلاف کے سبب مجمل طور پر تابع ہے۔ علماء ظواہر پہلے درجے پر ہی خوش ہیں۔ کاش یہ لوگ درجہ اوّل کو ہی سرانجام دے لیں۔ انہوں نے متابعت کو صرف ظاہری صورتِ شریعت پر محدود و موقوف رکھا ہے۔ اس کے سوا کوئی امر خیال نہیں کرتے اور طریقہ صوفیہ کو جو درجات متابعت کے حاصل ہونے کا واسطہ ہے، بیکار تصور کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر علماء ہدایہ (کتاب فقہ) اور قدوری (ابتدائی درجوں کی کتاب) کے سوا کسی اور امر کو اپنا پیر و مقتداء نہیں جانتے۔ لہذا شیخ مقتداء کے بغیر متابعت کے ان سات درجات کو سمجھنا اور پھر ان سے بہرہ مند ہونا محال ہے۔

العبدالفقیر

پروفیسر ڈاکٹر محمد عظیم فاروقی

اسلام آباد، پاکستان

شیخِ مکرم ابوالبیان حضرت مولانا خواجہ محمد سعید احمد مجددیؒ کے سالکینِ طریقت کے لئے خصوصی ارشادات

نوٹ: شیخِ مکرم نے اپنے وصال سے دو تین روز قبل بستر علالت پر الوداعی خصوصی ارشادات فرمائے۔

۱۔ لقمہءحلال کے بغیر شریعت وطریقت کا کوئی عمل نفع مند نہیں ہے۔

۲۔ طریقت وتصوف کی بنیاد صدقِ مقال پر ہے جو سچ نہیں بولتا اس کی کوئی عبادت قبول نہیں۔

۳۔ ہرانسان پر فرائض شریعت کی ادائیگی لازم ہے وگرنہ انسان اور حیوان میں کوئی فرق نہیں رہتا۔

۴۔ طریقت کے اسباق کی پابندی اور کثرت سے ذکرِ الٰہی سالک کیلئے ناگزیر ہے۔

۵۔ مقدس جگہوں پر اور قبولیت کے لمحات میں اللہ والوں سے دعائیں کروانا محبوب ترین عمل ہے جیسے میدان عرفات میں حج کے مبارک موقعہ پر مانگی گئیں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

٦۔ بعض اہل اللہ اور عشاق رسول کریم ﷺ کے جسد خاکی مرنے کے بعد حرمین طیبین کی پاکیزہ سرزمین میں منتقل کردیئے جاتے ہیں۔

۷۔ حج کے مبارک موقعہ پر مخلوق خدا کی خدمت کرنے والے بڑے خوش نصیب ہوتے ہیں۔

طریقت بجز خدمتِ خلق نیست
بتسبیح و سجادہ و دلق نیست

۸۔ اپنے فوت شدگان کو ایصالِ ثواب کرنا صحابہ کرام اور حضور اکرم ﷺ کی مشترکہ سنت ہے جیسا کہ قربانی، حج بدل اور حضرت سعدؓ کا والدہ کے نام پر کنواں کھدوانا احادیث رسول ﷺ سے ثابت ہے۔اس میں بڑی حکمتیں ہیں۔

۹۔ اہلِ قبور کے مقامات برحق ہیں اور کشف القبور کا مسلہ حقیقت پر مبنی ہے پھر آپ نے میاں محمد بخشؒ کا یہ شعر پڑھا۔

قبر میری جے پنجنی ہوندی تے خلقت گلاں کردی

ڈھاڈے کول محمد بخشا جند نمانی ڈر دی

۱۰۔ ہر نیک کام سے مقصود صرف اللہ کی رضا ہونی چاہیے، جو اپنی نیکی کے ڈنکے بجانے کی فکر میں رہتے ہیں وہ ناسمجھ اور بے وقوف ہیں۔

۱۱۔ جہلا کے نزدیک ولایت بھوک ننگے ہو کر رہنے کا نام ہے۔حالانکہ بڑے بڑے اہل اللہ صاحبِ ثروت اور صاحبِ جاہ وحشمت ہوئے ہیں۔فقیر وہ نہیں جس کی جیب میں کچھ نہ ہو بلکہ فقیر وہ ہے جس کے دل میں اللہ کے سوا کوئی نہ ہو۔

۱۲۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (باذن اللہ) آج بھی فیوض و برکات تقسیم فرماتے ہیں اور زمانے کے بڑے بڑے امام آپ کی نگاہِ ولایت کے فیض یافتہ ہوتے ہیں یہ بالکل درست اور تصحیح ہے۔پردہ کر جانے کے بعد بھی اہلِ قبور اولیا کرام (باذن اللہ) اپنے محبین و متعلقین کی نیکی و ہدایت کے لئے راہنمائی کرتے ہیں۔جیسا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ نے حضرت علی بن عثمان ہجویریؒ کی قبر مبارک پر چلہ کشی کی۔

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا

ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما

(خواجہ اجمیریؒ)

۱۳۔ اللہ والوں کے پاس بیٹھ کر کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہؓ نے بصرہ کی ایک جماعت کو شام کی مسجد میں اپنی طرف سے دو نفل پڑھنے کی درخواست کی تھی جس سے ایصالِ ثواب کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔

۱۴۔ دین کی خدمت کرنا بہت بڑی سعادت ہے لیکن کسی عمل میں دکھاوا نہ ہونا چاہیے اگر ایسا ہو جائے تو فوراً توبہ کر لینی چاہیے۔

۱۵۔ اپنے قلب کی اصلاح بہترین وظیفہ ہے۔ نماز کے ارکان کی درست بجا آوری اور وضو کی درستگی لازم پکڑنا ضروری ہے۔ نماز میں تلفظات کی درستگی اور ترجمہ ومفہوم ذہن میں رکھنا وسوسات کا بہترین علاج ہے۔ نماز تو کائنات کے بادشاہِ مطلق کی بارگاہ میں حاضری کا نام ہے۔ نماز میں قراءت کی آواز نمازی کے کانوں تک آنی ضروری ہے۔

۱۶۔ پنجگانہ نماز میں تلاوت مختصر کریں اور نوافل وغیرہ میں طویل قراءت بہتر ہے۔

۱۷۔ نماز کی مکمل ادائیگی کا طریقہ کسی بڑے عالمِ دین کے پاس بیٹھ کر سیکھنا ضروری ہے اور پھر دیگر اہلِ اسلام کو سکھانا بہت بڑی سعادت ہے۔ نیز حضرتؒ نے نماز کا طریقہ سکھایا اور آگے سکھانے کی تلقین فرمائی جس میں نیت، قیام، قرات، رکوع وسجود، تشھد اور تعدیل ارکان بھی شامل تھے۔ نیز قرات سرگوشی کے انداز میں آواز کے ساتھ ہو نہ کہ محض دل میں۔

۱۸۔ بلوغت کے بعد سے لیکر جتنی نمازیں درست نہیں پڑھی گئیں ان کی قضا ضروری ہے۔

۱۹۔ سلام اور دُعا میں غیر مسلموں کی مشابہت اختیار کرنا انتہائی مکروہ فعل ہے۔ سنت طریقے سے مصافحہ اور معانقہ کرنا ضروری ہے.

۲۰۔ غلوِ محبت میں شعارِ دین کے مذاق کا سبب بننا درست نہیں۔ حضور اکرم ﷺ سے عشق کے طریقے علماء سے سیکھنے چاہئیں۔

۲۱۔ سنت وشریعت پر عمل کرنے کا صحیح طریقہ امامِ ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ نے سکھایا

اور باقاعدہ اس پر عمل بھی کر کے دکھایا۔

۲۲۔ اہلِ اللہ میں سب سے بلند وہ ہے جس کی ادائیگی نماز سب سے درست ہے۔

۲۳۔ وضو کے پانی کا قطرہ مکروہِ تحریمی ہے اس سے بچنا ضروری ہے، وضو انتہائی احتیاط سے کرنا چاہیے نیز اہلِ اللہ ہمیشہ باجماعت نماز پڑھتے ہیں۔ ایسی نمازیں پڑھیں کہ کافر دیکھ کر مسلمان ہو جائیں۔

۲۴۔ عبادات کی پابندی اور فرائض کی بروقت ادائیگی لازم پکڑیں۔ لوگوں کی ملامت کی ہر گز پرواہ نہ کریں۔ نماز میں کسی قسم کی غفلت اور سستی نہ کریں۔ فرائض کی ادائیگی کے بعد دعاؤں میں اہلِ نسبت کو ضرور شامل کریں۔

۲۵۔ خوش نصیب اللہ والوں کو حضور ﷺ کا دیدار ہوتا ہے اور مقربینِ بارگاہِ الٰہی بھی ان کے پاس آتے ہیں۔ مرشدِ برحق کا گھر (آستانہ) جنت کی گلی کی طرح ہے۔ اس کا ادب واحترام کرنے والے دونوں جہانوں میں بامُراد ہوتے ہیں۔

۲۶۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے کسی بھی انسان کی عمر بڑھانے پر قادر ہے۔ اللہ والوں کی دعاؤں سے خیر و برکت والی عمر بڑھ جاتی ہے۔ جس کی بعض اوقات خبر بھی دے دی جاتی ہے جیسا کہ قبلہ حضرت صاحبؒ نے اپنی مثال پیش فرمائی۔ نیز فرمایا کہ زندگی اور موت کا مالک اللہ کریم ہے اس کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

۲۷۔ نیت کو درست کرنا ہی اصل فقیری ہے۔ یہی وظیفہ عشق ہے کہ غیروں کا خیال چھوڑ دو۔ فضول گفتگو سے دل کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

۲۸۔ شیخ کا ادب سیکھنا چاہیے اور ہر آنے والے کو فیض سے نواز دینا دانش مندی نہیں ہے کیونکہ بعض ناقدرے جلد ضائع کر دیتے ہیں جس پر بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ بازار کا کھانا کھانے سے دل کو نقصان ہوتا ہے۔ ضرورت کے وقت پیک شدہ کھانا استعمال کرنا

چاہیے۔ جب صوفی اپنے مقصد سے مخلص ہو جائے اسی وقت اللہ کے ولیوں کی صف میں شامل ہو جاتا ہے۔

۲۹۔ اپنی غذا کا خاص خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ جس سے جسمانی توانائی بحال رہتی ہے۔ خوب نیک کام کرو لیکن صرف دین کے لئے نہ کہ نفس کے لئے۔

۳۰۔ اگر خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہو یا کوئی نیک بشارت ملے تو اٹھ کر شور نہیں مچا دینا چاہیے اس سے سخت نقصان ہوتا ہے۔ نیز پاکیزہ ارواح نیک مجالس اور خطبات جمعہ شریف میں جلوہ نمائی فرماتی ہیں جہاں ان کے چاہنے والے محبین ہوتے ہیں۔

۳۱۔ اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہے اور غفلت گناہ ہے۔ بیٹا غفلت سے ہر حال میں بچو۔ کسی صورت بھی نماز سے غفلت نہ کرو، ذوق آئے نہ آئے، فرائض کی ادائیگی لازم پکڑیں۔ ذوق کا طلب کرنا بھی غیر کی طلب ہے۔ حضرت امامِ ربانیؒ نے فرمایا، جہاں خدا ہے وہاں یہ چیزیں نہیں ہیں کیونکہ وہ رنگوں اور جہتوں سے پاک ہے.

۳۲۔ تبلیغ کی نیت سے سفر کرنا مبارک ہے نیز اہلِ اللہ کو اللہ تعالیٰ اصلاحِ نیت کی توفیق دیتے ہیں اور آنے والے معاملات سے بھی آگاہ فرماتے ہیں۔ بعض اوقات ان کو حیات وممات کا علم بھی دے دیا جاتا ہے۔

۳۳۔ آپؒ نے فرمایا کہ مجھے گوجرانوالہ میں خدمتِ دین کے لئے بارگاہِ رسالت مآب سے تعینات کیا گیا ہے اور میرے معاملات میں آقائے دو جہاں کی خصوصی دستگیری شامل ہے۔ بیرونی ممالک کے تبلیغی دورے بھی باطنی حکم اور اشارے کے باعث روبہ عمل ہوئے۔ پھر آپؒ نے بابا غلام فریدؒ کا یہ شعر پڑھا:

اٹھ فریدا ستیا تے خلقت ویکھن جا
جد کوئی بخشیا مل جائے تے توں وی بخشیا جا

۳۴۔ تکالیف، مصائب اور بیماری سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور درجات کی بلندی ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے مخلص بندوں کی آزمائش بھی فرماتے ہیں۔

۳۵۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے بندہ مومن کو مختلف درجات ومقامات حاصل ہوتے ہیں جن میں اولیاء، خاشعون، عبادالرحمٰن، مھتدون، ذاکرون، قانتون، محسنون اور صادقون وغیرھم شامل ہیں۔اللہ رب العالمین نے بندہ ناچیز (محمد سعید احمد مجددیؒ) کو ''قطب الارشاد'' کا مقام عطا فرمایا ہے۔

۳۶۔ صبح وشام اپنا حصار کیا کرو۔اول وآخر درود شریف، آخری دونوں قل، آیت الکرسی اور تیسرا کلمہ ۱۱،۱۱ بار باقاعدگی سے صبح سورج نکلنے سے پہلے اور شام سورج غروب ہونے سے پہلے لازمی پڑھا کرو نیز آپ نے حسد سے بچنے کی خصوصی تلقین فرمائی اور ایک لمبا سانس لے کر پھر آپؒ یہ شعر بھی پڑھا:

سدا بہار دیویں ایس باغے تے کدی خزاں نہ آوے
ہون فیض ہزاراں تائیں تے ہر بُھکھا پھل کھاوے

۳۷۔ محبوب وہ ہے جس کو وہ محبوب رکھے۔ہمیں یہ دعویٰ نہیں ہے۔الحمد اللہ تزکیہ کے مقام پر فائز ہوں اور میرا نفس، نفسِ مطمئنہ ہے۔یہ سچی اور درست باتیں ہیں۔پھر آپ نے بابا بلھے شاہؒ کا یہ شعر پڑھا:

چل بلھیا ہون اوتھے چلیے جتھے سارے ہون انّے
نہ کوئی ساڈی ذات پچھانے تے نہ کوئی سانوں منّے

۳۸۔ تعویز دھاگوں کی کمائی مستحسن نہیں ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔

۳۹۔ اللہ تعالیٰ بڑی غیرت والا ہے وہ محبت میں غیر کی شرکت کو پسند نہیں کرتا۔حضرت ابراہیمؑ محبت کے اس امتحان میں کامیاب وکامران ہوئے۔راہِ حق میں قربانی کے لئے ہر

وقت تیار رہیں۔ پھر آپ نے اقبالؒ کا یہ شعر پڑھا:

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

نیز آپ نے فرمایا کہ فقراء میں ایک ملامتی گروہ ہے جو اپنے آپ کو گالیاں دلوانا روا جانتا ہے۔ پھر آپؒ نے بابا بلھے شاہؒ کا یہ شعر پڑھا:

بلھیا لوکی تینوں کافر کافر آکھدے
توں آہو آہو آکھ

مزید آپ نے اپنے خلفاء کے لئے ایک سال کے لئے مٹھائی کھانے پر پابندی بھی لگائی اور فرمایا اگر روحانی فائدہ ہو تو پھر اسے ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیں۔

۴۰۔ آخر میں قبلہ عالم نے ارشاد فرمایا کہ سلوک کی عملی تعلیم دیں خالی باتیں نہ کریں۔ اگر عبادات کی بجا آوری کے راستے میں کوئی رکاوٹ آئے تو خندہ پیشانی سے سامنا کرنا چاہیے اور صبر سے کام لینا چاہیے۔ اللہ والوں کے پاس جا کر دنیا کی بجائے دین اور اللہ اور رسول اکرم ﷺ کی محبت و عشق طلب کرنا چاہیے۔ یہی ہمیشہ رہنے والا خزانہ ہے۔ پھر بندہ ء ناچیز (راقم الحروف) قبلہ عالمؒ سے اجازت لیکر واپس آگیا۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

(اقبالؒ)

آداب السالکین

ہر راہ کے راہی اور ہر سفر کے مسافر کے لئے کچھ اصول وضوابط ہوتے ہیں جن کی رعایت اور پابندی کرنے سے منزل پر پہنچنا آسان ہوتا ہے۔ جو شخص ان شرائط کو ملحوظِ خاطر نہ رکھے، بلکہ ان اصول وضوابط سے انحراف کرے، اسے منزل پر پہنچنے میں رکاوٹیں پیش آتی ہیں۔ کبھی تو راستے سے بھٹک کر در بدر کی ٹھوکریں کھانا پڑتی ہیں اور کبھی چوروں ڈاکوؤں سے لٹ پٹ کر مال ومتاع سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔

وصول الی اللہ کی منزلیں طے کرنے والے سالکین طریقت کے لئے بھی معاملہ اسی طرح ہے۔ جو سالک آداب کی پابندی نہ کرے بسا اوقات وہ ساری عمر اس راستے کی بھول بھلیوں میں گزار دیتا ہے اور کبھی نفس وشیطان کے ہتھے چڑھ کر اعمال وایمان کی دولت سے محروم ہوجاتا ہے۔ احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ ان تمام آداب کی پابندی کی جائے جو منزل کا نشان پانے والے واصلین اور جمالِ یار کا مشاہدہ کرنے والے مقربین نے متعیّن کر دیئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کو بھی آدابِ شیخ ملحوظِ خاطر رکھنے کی تلقین کی گئی اور حکم دیا گیا:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (الحجرات:۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی آواز اونچی نہ کرو نبی ﷺ کی آواز سے، ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہوجائیں اور تمہیں خبر تک نہ ہو۔

نگاہ دار ادب در طریق عشق و نیاز
کہ گفتہ اند طریقت تمام آدابست

ترجمہ: عشق و نیاز کی راہ میں ادب کی خوب رعایت کر کیونکہ بزرگوں نے کہا ہے کہ طریقت تمام تر آداب ہی ہے۔

طالبِ صادق کو چاہئے کہ وہ طریقت کے درج ذیل آداب کو ہر وقت ملحوظ رکھے۔

ا۔ سالک کو چاہئے کہ بُرے لوگوں کی صحبت اور دنیوی تعلقات سے علیحدہ ہو جائے اور اخلاص کے ساتھ ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو جائے۔اس کا مطلب رہبانیت نہیں بلکہ دست بکار و دل بیار رہے۔

ہتھ کار وَل تے دل یار وَل

۲۔ سالک کو چاہئے کہ اپنے آپ کو عام لوگوں کی محفلوں سے دور رکھے تو یہ نیت کرے کہ میں لوگوں کو اپنی برائی اور ایذا رسانی سے بچاتا ہوں۔ یہ ہرگز نہ سوچے کہ میں اچھا ہوں اور لوگ برے ہیں، اگر ایسا سوچے گا تو مردود ہو جائے گا۔

۳۔ سالک کو چاہئے کہ سلوک سے رضائے الٰہی حاصل کرنے کی نیت ہو، اگر شیخ و مقتدا بننے کی نیت کرے گا تو شرک کا مرتکب ہوگا اور تباہ و برباد ہو جائے گا۔

۴۔ سالک اگر کسی منزل میں جلدی کامیاب نہ ہو تو تنگ دل نہ ہو، صبر اور مسکینی کو اپنائے رکھے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (البقرۃ:۱۵۳)

ترجمہ: بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

۵۔ سالک کے پاس اپنی حاجات سے زیادہ مال ہو تو اسے فقراء میں تقسیم کر کے آخرت کا ذریعہ بنائے۔اسی طرح قرآن نے حکم دیا:

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ (بنی اسرائیل:۲۹)

ترجمہ: اور اپنے ہاتھ کو اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ۔

۶۔ سالک کو چاہئے کہ لذیذ طعام، لذیذ مشروبات اور کھیل کود کو ترک کرے اور ذکر کی لذت حاصل کرنے کا طالب بنے۔

۷۔ سالک اپنی خوشحالی پر خوش ہو کر اِترائے نہیں، تنگ حالی سے تنگ ہو کر گھبرائے نہیں بلکہ تقسیمِ الٰہی پر راضی رہے۔

۸۔ سالک اپنے اسلاف کو کبھی کم نظری اور حقارت سے نہ دیکھے۔

۹۔ سالک اپنے آپ کو موسیقی اور ٹی وی وغیرہ سے بچائے اور قرآن مجید کی لذت پانے کا متمنی رہے۔

۱۰۔ سالک کو چاہئے کہ لوگوں کی تعریف کرنے اور نیک کہنے سے مغرور نہ ہو بلکہ اسے آزمائش سمجھے۔

۱۱۔ سالک اپنے آپ کو تمام مخلوق سے کم تر اور حقیر سمجھے کیونکہ مخلوق کی باطنی خوبیوں سے یہ آگاہ نہیں ہے۔

۱۲۔ سالک اگر کوئی غیر مہذب کام کر بیٹھے تو اپنے نفس کو سزا دے۔ مثلاً اس کی مرغوبات روک لے اور اسے مجاہدہ ومشقت میں ڈالے۔ حضرت موسیٰ کی عرضی قرآنِ پاک میں یوں درج ہے:

رَبِّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ فَاغۡفِرۡ لِیۡ (القصص:۱۶)

ترجمہ: اے میرے رب! میں نے اپنے اوپر ظلم کیا تو میرا گناہ معاف فرما۔

۱۳۔ سالک کو چاہئے کہ زمانے کے احوال اور دنیا کی باتوں کو جاننے کے لئے اخبار بینی وغیرہ سے پرہیز کرے کیونکہ اس سے دل میں انتشار پیدا ہوتا ہے اور قلب کی توجہ مقصودِ اصلی سے ہٹ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَھُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ (النور:۱۹)

ترجمہ: بے شک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۱۴۔ سالک کو چاہئے کہ عاجزی اور خواری میں اپنی عزت جانے اور ظاہر کی بربادی میں

اپنے باطن کی آبادی سمجھے۔

پارہ پارہ کرد درزی جامہ را
کس زنداں درزی علامہ را

ترجمہ: درزی کپڑے کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر ان کو حسین لباس بنا تا ہے، کوئی اس پر طعن نہیں کرتا بلکہ قدر کی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔

۱۵۔ اگر سالک پر کوئی ظلم کرے تو یہ بدلہ لینے کا خواہاں نہ ہو بلکہ معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر کے صبر کرے۔ نبی کریم ﷺ نے کفار سے پتھر کھا کر بھی ان کے لئے دعائیں کی ہیں۔اسی لئے اللہ ظالموں کو پسند نہیں فرماتا:

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ. (آلِ عمران:۵۷)

ترجمہ: اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

۱۶۔ سالک کو چاہیئے کہ جب بھوک لگے تب کھانا کھائے، جب نیند آئے تب سوئے۔ عادتاً کھانے اور سونے سے پرہیز کرے۔

۱۷۔ سالک کو چاہیئے کہ اللہ کے ذکر کی کثرت کرے اور نفس کے حیلوں میں نہ آئے۔جیسا کہ حکمِ خداوندی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا. (الاحزاب:۴۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔

حضور ﷺ نے ترکِ خواہشات کے بارے میں فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ. (الحدیث)

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ خواہشات کو میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ کرلے۔

۱۸۔ سالک کو چاہیئے کہ اپنی عبادت اور نیکی کی تعریف نہ کرے بلکہ دل میں پسندیدگی کا خیال بھی نہ لائے۔

۱۹۔ سالک کو چاہیئے کہ کرامات کا طالب نہ ہو۔ اگر کرامت سرزد ہو بھی جائے تو اسے اپنے عیوب کی مانند چھپائے اور اپنا امتحان سمجھے۔

۲۰۔ سالک کو چاہیئے کہ اہلِ دنیا سے ہرگز میل جول نہ رکھے بلکہ فقراء کی صحبت اختیار کرے۔

۲۱۔ سالک کو چاہیئے کہ موت کو کثرت سے یاد کرے اس سے دنیا سے لاتعلقی پیدا ہوتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے موت کو یاد کرنے کا حکم صادر فرمایا:

فَزُوْرُوْا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ. (الحدیث)

ترجمہ: قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ موت کو یاد دلاتی ہیں۔

۲۲۔ سالک کو چاہیئے کہ ضروریاتِ دین کا علم لازماً حاصل کرے اور بے علم اور جاہلوں سے دور رہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

مَنْ سَلَکَ طَرِيْقًا يَّطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَکَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِّنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ

(بخاری)

ترجمہ: جو شخص علم کی جستجو میں کسی راستے پر چلا (یعنی سفر کرتا ہے) اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلا دیتا ہے۔

۲۳۔ سالک کو چاہیئے کہ سوائے اپنی زوجہ کے کسی کو بھی شہوت کی نظر سے نہ دیکھے۔ قرآن میں حکم ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ. (النور:۳۰)

ترجمہ: آپ ﷺ مومنوں کو فرمادیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔

۲۴۔ سالک کو چاہئے کہ اپنے اندر اخلاقِ حمیدہ پیدا کرنے کی کوشش کرتا رہے۔ اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَیَّ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا. (بخاری)

ترجمہ: بے شک تم میں سے زیادہ پیارا وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔

۲۵۔ سالک کو چاہئے کہ رزقِ حلال اور صدقِ مقال کو اپنے فرائض میں سے جانے۔ فرمایا:

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا. (البقرۃ:۱۶۸)

ترجمہ: اے انسانوں! جو کچھ زمین میں ہے اس میں حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ. (الحدیث)

ترجمہ: جو جسم (گوشت) حرام مال سے پلا، وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

علم و حکمت زاید از نانِ حلال
عشق و رقت آید از نانِ حلال

ترجمہ: رزقِ حلال سے علم و حکمت میں اضافہ ہوتا ہے اور رزقِ حلال ہی سے عشق و رِقت حاصل ہوتی ہے۔

۲۶۔ سالک کو چاہئے کہ اپنی تنگ دستی اور تکلیف کو حتی الواسع کسی پر ظاہر نہ کرے اگرچہ مخلص دوست ہی کیوں نہ ہو۔ قرآن مجید اس سلسلے میں فرماتا ہے:

وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ . (الحشر:۹)

ترجمہ: وہ اپنی جانوں پر دوسروں کا آرام مقدم رکھتے ہیں اگرچہ خود انہیں تنگی ہو۔

۲۷۔ سالک کو چاہئے کہ امانت میں خیانت نہ کرے، منافقت سے دور رہے، ایسا نہ ہو کہ ظاہر میں اللہ تعالیٰ کا دوست اور باطن میں دشمن ہو۔ خیانت کی مذمت کرتے ہوئے قرآن

مجید میں ارشادفرمایا گیا:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْخَآئِنِیْنَ. (الانفال:۵۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

۲۸۔ سالک کو چاہیئے کہ اپنی خوبیوں اور دوسروں کی خامیوں پر نظر نہ رکھے۔قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَّلَاتَجَسَّسُوْا. (الحجرات:۱۲)

ترجمہ:ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کرو۔

اور حدیث پاک میں ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَ لَا تَجَسَّسُوْا. (الحدیث)

ترجمہ: اور نہ (ایک دوسرے) کے راز ڈھونڈو اور نہ (ایک دوسرے کا) تجسّس کرو۔

دعوتِ فکر

مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ علمِ تصوف دین کے بنیادی اجزاء میں سے ایک ہے، جو بندہ کے ظاہر کو شریعت کے ظاہر سے آراستہ کرتا ہے اور باطن کو شریعت کے باطن سے پیراستہ کرتا ہے۔وہ جسم کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے اور قلب کے ساتھ دیدارِ خداوندی سے فائز المرام ہوتا ہے۔وہ روزہ، حج، زکوٰۃ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے ساتھ اخلاص وایثار، صبر وشکر، توکل، عشقِ الٰہی، عشقِ مصطفیٰ ﷺ، امانت، دیانت، صداقت، شرافت وغیرہ جیسی لازوال اخلاقی اور رُوحانی اقدار کی چلتی پھرتی تصویر بن جاتا ہے۔

شیخِ طریقت کے حقوق وآداب

۱۔ کوئی بھی سالک شیخ کی محبت، خدمت اورادب کے بغیر اچھی حالت پر نہیں پہنچتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ. (آلِ عمران:۳۱)

ترجمہ: اے محبوب ﷺ! فرمادیجئے کہ اگر تمہیں اللہ سے محبت ہے تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا۔

فرمانِ رسالت ﷺ ہے:

اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَآءِ. (الحدیث)

ترجمہ: علماءِ حق انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔

۲۔ جو شخص بغیر شیخ ومرشد کے طریقت کا دعویٰ کرے اس کا شیخ ابلیس ہوگا، اگر اس کے ہاتھ سے عجیب وغریب واقعات ظاہر ہوں تو وہ استدراج ہوں گے، قیدِ شیطان اور فریب نفس بجز زاہدان اور راہبر کے دوسرا کوئی نہیں سمجھ سکتا۔

۳۔ حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص بغیر کسی مقتدا کے اس راہ میں قدم رکھے گا وہ خود بھی گمراہ ہوگا اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے گا۔ جو شخص شیخ کا ادب واحترام چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنے بندوں کی نظروں میں ناپسندیدہ بنادے گا۔

۴۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا فرمانِ عالی شان ہے:

مَنْ لَّمْ یَعْتَقِدْ فِیْ شَیْخِهٖ الْکَمَالَ لَا یُفْلِحُ عَلٰی یَدَیْهِ اَبَدًا.

ترجمہ: یعنی جو شخص اپنے شیخ کے کمال کا اعتقاد نہ رکھے گا وہ کبھی کامیاب نہ ہو سکے گا۔

۵۔ تعظیمِ شیخ کے بارے میں حضرت ابوعلی دقاقؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے شیخ کی صحبت

میں آئے اور پھر اس پر اعتراض کرے بلاشبہ اس کی بیعت ٹوٹ گئی، اس پر واجب ہے کہ تجدیدِ بیعت کرے۔

۶۔ مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے شیخ کو لفظ ''کیوں'' نہ کہے ورنہ طریقت میں کامیاب نہ ہو گا۔ جیسا کہ قرآنِ مجید میں صحابہ کرامؓ کو نصیحت کی گئی:

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا. (الحشر:۷)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ جو چیز تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے رک جاؤ۔

۷۔ شیخ عبدالرحمٰن جیلیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے نفس کو اپنے شیخ یا پیر بھائیوں کی محبت سے روگردانی کرنے والا پائے، وہ سمجھ لے کہ اب اس کو اللہ تعالیٰ کے دروازے سے دھتکارا جارہا ہے۔

۸۔ مرید اپنے شیخ کی ہزاروں برس خدمت کرے اور اس پر لاکھوں روپے خرچ کرے تو بھی دل میں یہ خیال نہ لائے کہ میں نے شیخ کا حق ادا کر دیا۔ ایسا کرے گا تو طریقت سے خارج ہو جائے گا۔

۹۔ حضرت شیخ ابوالحسن شاذلیؒ فرماتے ہیں کہ اگر شیخ بغیر کسی ظاہری وجہ کے اپنے مرید پر سختی کرے تو مرید صبر کرے۔ اگر پختہ ارادہ اور عاجزی لے کر آئے گا تو قبولیت پائے گا۔

۱۰۔ حضرت سیّد علی بن وفاؒ فرماتے ہیں کہ مرید پر لازم ہے کہ اپنے تمام وسائل، اسباب اور معمولات شیخ کے قدموں پر ڈال دے۔ نہ اپنے علم پر اعتماد کرے نہ اپنے عمل پر، بلکہ یقین کرے کہ تمام بھلائیاں مجھے شیخ ہی کے واسطے سے پہنچیں گی۔

۱۱۔ مرید کا اپنے شیخ کی صحبت کو لازم پکڑنا بعض اوقات مکہ مکرمہ کے نفلی سفر سے بھی افضل ہوتا ہے۔ شیخ مرید کو بیت اللہ کے مالک تک پہنچاتا ہے جو بیت اللہ سے افضل ہے۔ گویا شیخ ذریعۂ مقصود کی بجائے حقیقی مقصود تک پہنچاتا ہے۔

۱۲۔ جس شخص نے بغیر شیخ کے کمال حاصل کرنے کا ارادہ کیا تو وہ راستہ سے بھٹک گیا کیونکہ میوہ اپنی گٹھلی کے بغیر کامل نہیں ہوتا۔

۱۳۔ مرید پر حق ہے کہ جب اس کا شیخ اس کے پیر بھائی کو آگے بڑھائے تو یہ اس پر حسد نہ کرے، ورنہ اس کے جمے ہوئے پاؤں پھسل جائیں گے اور وہ اپنے مقام سے نیچے گر پڑے گا۔

۱۴۔ جب سالک کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے جسمانی باپ کو چھوڑ کر کسی اور طرف نسبت کرے تو یہ کہاں جائز ہوگا کہ اپنے روحانی باپ (شیخ) کو چھوڑ کر کسی دوسرے کی طرف اپنی نسبت کرے۔

۱۵۔ مرید پر حق ہے کہ وہ شیخ کو ہر بات میں سچا سمجھے۔ اگر سمجھ میں نہ آئے تو اپنی سمجھ کا قصور جانے۔

۱۶۔ جب مرید یہ جان لے کہ اس کا شیخ کامل ہے اور اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان واسطہ ہے تو پھر اپنے شیخ کی اس طرح اطاعت کرے جیسے فرشتے کرتے ہیں۔ اور قرآن میں ہے:

لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ. (التحریم:٦)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا حکم ہوتا ہے۔

۱۷۔ مرید کو چاہیئے کہ اپنے شیخ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرے، ورنہ شیطان کی طرح راندۂ درگاہ بنے گا۔

۱۸۔ مرید اپنے دل میں یقین رکھے کہ مرشد وہ آنکھ ہے جس سے اللہ تعالیٰ میری طرف رحمت سے دیکھتا ہے۔ یعنی شیخ کی رضا سے اللہ تعالیٰ راضی اور شیخ کی ناراضگی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

۱۹۔ مرید اپنے شیخ کے ظاہر پر نظر نہ کرے بلکہ اس کے باطن پر نظر رکھے جو اس کے دل میں ہے۔

۲۰۔ جس طرح سالک پر شرک سے بچنا لازم ہے اسی طرح شیخ کی موجودگی میں غیر کی طرف میلان کی بھی ممانعت ہے۔

۲۱۔ جس طرح انسان کے لئے دو معبود نہیں، عورت کے لئے بیک وقت دو شوہر نہیں، اسی طرح مرید کے لئے دو شیخِ طریقت نہیں۔ جس طرح قرآنِ پاک میں ہے کہ:

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ. (الاحزاب:۴)

ترجمہ: اللہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہیں رکھے۔

اس آیت کے مطابق ایک سینے میں دو دل نہیں ہو سکتے، اسی طرح ایک دل میں دو محبتیں بھی جمع نہیں ہو سکتیں۔

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم یا پھر سنگ ہو جا

میاں صاحبؒ نے فرمایا:

صاحباں دے دروازے اُتے محکم لائیے چوکاں
نِت نِت نویں نا یار بنائیے وانگ کمینیاں لوکاں

جو سالک ایک وقت میں کئی مشائخ سے واسطہ رکھے گا کبھی کامیاب نہ ہوگا۔

۲۲۔ مرید اپنی عبادات کے ظاہری احوال کو اپنے شیخ کے حال پر قیاس نہ کرے، بلکہ یہ یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شیخ کا ایک دن مرید کے ہزاروں دنوں پر فضیلت رکھتا ہے۔

۲۳۔ حضرت سیّدعلی بن وفاؒ فرماتے ہیں کہ شیخ مرید کے لئے آئینے کی مانند ہوتا ہے۔ ایک

مرتبہ کسی مرید نے حضرت بایزید بسطامیؒ سے عرض کیا، اے میرے سردار! آج رات میں نے آپؒ کے چہرے کو خنزیر کا چہرہ دیکھا۔ آپؒ نے فرمایا کہ بیٹے میں تیرا آئینہ ہوں، تو اپنے نفس کو خنزیروں کی صفت سے پاک کر لے پھر میری طرف دیکھ، تجھے اپنا اصلی چہرہ نظر آئے گا۔

اسی طرح ایک مجلس میں حضور ﷺ تشریف فرما تھے کہ ابو جہل آیا۔ اس نے حضور ﷺ کو بُرا بھلا کہا (نعوذ باللہ) اور چلا گیا۔ آپؐ نے فرمایا، 'صَدَقْتَ' تو نے سچ کہا۔ تھوڑی دیر بعد سیّدنا صدیقِ اکبرؓ تشریف لائے اور آپؐ کے چہرۂ انور کو دیکھ کر تعریف کرنے لگے۔ آپؐ نے فرمایا، 'صَدَقْتَ' تو نے سچ کہا۔ صحابہؓ کے پوچھنے پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں آئینہ ہوں، ہر کوئی مجھ میں اپنی صورت دیکھتا ہے۔

۲۴۔ جب شیخ کسی مرید کی خواہش کے مخالف کام کرے تو مرید کو صبر کرنا چاہئے، اسی میں اس کی ترقی ہے۔

۲۵۔ سیّد علی خواصؒ فرماتے ہیں کہ مرید اپنے شیخ کے دوستوں کو دوست اور دشمنوں کو دشمن جانے، ورنہ شیطان کا لقمہ بن جائے گا۔

۲۶۔ حضرت سیّد علی بن وفاؒ فرماتے ہیں کہ مرید اپنے شیخ کی نرمی سے دھوکا نہ کھائے بلکہ ڈرتا رہے اور شیخ کی سختی پر رنجیدہ ہونے کی بجائے خوش ہو کہ میری اصلاح ہو رہی ہے۔

۲۷۔ حضرت شیخ ابو العباس مریؒ فرماتے ہیں کہ مرید کو چاہئے کہ اپنے شیخ سے کبھی کرامت طلب نہ کرے کیونکہ یہ ارادت میں شک کی علامت ہے۔

۲۸۔ مرید کو چاہئے کہ شیخ کی خفگی سے غصہ نہ کھائے۔ خدانخواستہ اگر شیخ دھتکار دے تو بھی جدا نہ ہو۔ جان لے کہ بزرگانِ دین کسی مسلمان کو ایک سانس لینے کے برابر لمحہ کے لئے بھی ناپسند نہیں کرتے، بلکہ جو کچھ کرتے ہیں مریدین کی تعلیم و تربیت کی غرض سے کرتے ہیں۔

۲۹۔ مرید کو زیب نہیں دیتا کہ اپنے شیخ کے مقام کو جاننے کی فکر میں لگے۔ بس اپنے کام سے کام رکھے، کیونکہ مقصد پھل کھانے سے ہے پیڑ گننے سے نہیں۔

۳۰۔ مرید پر لازم ہے کہ کوئی ایسا کام نہ کرے جو شیخ کی ایذا کا سبب بنے۔ اگر ایسا ہو جائے تو فوراً معافی طلب کرلے اور آئندہ کے لئے محتاط رہے۔

۳۱۔ مرید کو چاہئے کہ وہ شیخ کے کلام کو اپنی عقل کے ترازو میں نہ تولے۔ اگر شیخ مرید کو کسی خطیب یا عالم کی صحبت میں بیٹھنے سے روکے تو مرید فوراً رُک جائے ورنہ نقصان اٹھائے گا۔

۳۲۔ شیخ کو حق حاصل ہے کہ وہ مرید کو ایک وظیفے سے ہٹا کر دوسرے کو اختیار کرنے کا حکم دے۔ مرید کو چاہئے کہ فوراً تعمیل کرے اگرچہ اسے پہلے وظیفے میں فائدہ نظر آتا ہو۔

۳۳۔ مرید کو چاہئے کہ اپنے شیخ کی ہر بات کو حق جانے، اگرچہ وقتی طور پر مصلحت سمجھ نہ آئے۔ کیونکہ شیخ باطن کی نظروں سے دیکھتا ہے، جسے مومنانہ فراست کہتے ہیں۔ اسی لئے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ. (الحدیث)

ترجمہ: مومن کی فراست سے بچو کہ وہ اللہ کے دیئے ہوئے نور سے دیکھتا ہے۔

۳۴۔ شیخ کی خدمت میں ہر وقت حاضر رہنے والے مریدین اپنے آپ کو دوسروں سے افضل نہ سمجھیں۔ کیا نہیں دیکھتے کہ حضرت صہیب رومیؓ اور حضرت سلمان فارسیؓ دور سے آئے اور واصل ہوئے۔ جبکہ ابو جہل وابولہب قریب رہ کر مردود ہوئے۔

۳۵۔ اگر کبھی کسی مرید کے سامنے شیخ خوش خوش متبسم نظر آئے تو بھی مرید شیخ کے ادب میں غفلت نہ کرے۔ کیونکہ شیخ کبھی کبھی بارش اور رحمت کی صورت میں تلوار اور آزمائش ہوتا ہے۔

۳۶۔ حضرت یوسف عجمیؒ فرماتے ہیں کہ جو مرید بلا عذر کسی محفلِ ذکر سے پیچھے رہ جائے تو

اسے چاہیئے کہ پیر بھائیوں کے سامنے اپنے آپ کو ملامت کرے اور اپنے نفس کو ذلیل کرے۔

۳۷۔ مرید کو چاہیئے کہ وہ اپنے باپ دادا کی بزرگی پر اِکتفا نہ کرے جیسا کہ اکثر مشائخ کی اولاد کا حال ہے۔ یاد رکھے کہ بزرگی ورثے میں نہیں ملتی بلکہ طلب او رمجاہدے سے ملتی ہے۔

۳۸۔ شیخ کی صحبت میں اپنے قلب کو خیالی تصورات سے پاک رکھے۔سلف صالحین اپنے مریدین سے کہتے تھے۔اَمح لَوحَکَ وَ تَعَالُ (تو اپنے دل کی تختی کو صاف کر لے پھر ہمارے پاس آ جا)۔جس طرح لکھی ہوئی تختی پر لکھا نہیں جاتا اُسی طرح اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور شے سے بھرے ہوئے دل میں کچھ فیض نہیں آتا۔

۳۹۔ مرید کو چاہیئے کہ اگر شیخ اس پر ناراض ہو تو فوراً راضی کرنے کی کوشش کرے، اگرچہ اسے اپنی غلطی کا پتہ نہ چلے۔

۴۰۔ مرید کو چاہیئے کہ شیخ کی نیند کو اپنی عبادت سے افضل سمجھے۔

۴۱۔ مرید کو چاہیئے کہ شیخ کی بیوی کو اپنی والدہ کا درجہ دے۔جیسا کہ ارشادِ ربانی اس امر پر دلیل ہے۔

وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ. (الاحزاب:٦)

ترجمہ:اس کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔

۴۲۔ مرید کو چاہیئے کہ شیخ کو اپنی طرف چل کر آنے کی تکلیف نہ دے۔سیّد علی مرتضیٰؓ کا ایک مرید حج سے واپس آیا تو چاہا کہ شیخ میرے پاس تشریف لا کر مبارک باد دیں۔جب ایسا نہ ہوا تو وہ شیخ سے بدظن ہوا۔پس موت سے پہلے اس کے تمام کمالات سلب ہو گئے۔(نعوذ باللہ)

۴۳۔ مرید کو چاہیئے کہ اپنے شیخ کی اولاد اور عیال کی ضروریات کو ہر چیز پر مقدم رکھے۔

اگر اپنا تمام مال بھی خرچ کرنا پڑے تو یہ گمان کرے کہ میں نے شیخ کے سکھائے ہوئے ادب کا بھی حق ادا نہیں کیا۔ سیّد ابوالعباس سرسیؒ نے اپنے شیخ حضرت سیّد محمد حنفیؒ پر تیس ہزار دینار خرچ کیئے۔ لوگوں نے ملامت کی تو انہوں نے کہا کہ اگر میں ساری دنیا کے خزانے بھی اپنے شیخ پر نچھاور کر دوں تو بھی وہ اس ایک ادب کی قیمت نہیں رکھتے جس کو میں نے اپنے شیخ سے سیکھا۔

۴۴۔ مرید کو چاہیئے کہ ہر وقت اپنے شیخ کے چہرے کو ٹکٹکی باندھ کر نہ دیکھے، جہاں تک ہو سکے نظریں جھکائے رکھے۔ البتہ کبھی کبھی چہرے کو دیکھنے کی لذت لیتا رہے۔ حضرت شبلیؒ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپنے شیخ کے چہرے پر ہمیشہ نظر رکھی تو اس نے اپنی گردن سے حیا کا پٹہ نکال دیا۔ شیخ علیؒ فرماتے ہیں کہ اگر مرید صاحبِ استقامت ہو اور شیخ کے چہرے کی طرف اکثر نگاہ رکھنے میں توہین لازم نہ آئے تو پھر کوئی نقصان نہیں۔

۴۵۔ سیّد علیؒ فرماتے ہیں کہ مرید کو چاہیئے کہ اپنے شیخ کی اجازت کے بغیر کسی وظیفے یا ہنر میں مشغول نہ ہو۔

۴۶۔ مرید کو چاہیئے کہ اپنے شیخ کی طرف پاؤں نہ پھیلائے۔ شیخ زندہ ہوں یا پردہ فرما گئے ہوں، رات ہو یا دن، ہر وقت اور ہر حال میں اپنے شیخ کے ادب کی رعایت کرے۔

۴۷۔ مبتدی مرید کو چاہیئے کہ وہ اپنے شیخ کی صریحاً یا اشارتاً اجازت کے بغیر زمانہ کے کسی بھی بزرگ کی زیارت نہ کرے، اگرچہ وہ بزرگ اس کے شیخ کے بڑے دوستوں میں سے ہوں۔ کیونکہ اس سے دلجمعی میں انتشار کا اندیشہ ہے۔

۴۸۔ مرید کو چاہیئے کہ شیخ کے کپڑے اور جوتے وغیرہ نہ پہنے، ان کے بستر پر نہ بیٹھے، ان کی تسبیح اور مصلّٰی استعمال نہ کرے، ان کے خاص برتنوں میں کھانا نہ کھائے، پانی نہ پیئے، اس طرح بے تکلّفی بڑھ کر شوخی پر منتج ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر شیخ ان چیزوں کے استعمال کی خود

اجازت دے تو پھر ٹھیک ہے۔

۴۹۔ جب شیخ مرید کو اپنا جبہ، نعلین، ٹوپی یا مسواک وغیرہ عطا کرے تو مرید کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ ان اشیاء کو دنیوی مقصد کے لئے استعمال کرے، یعنی بیچ ڈالے۔ کیونکہ بعض اوقات ان چیزوں میں شیخ کا فیض شامل ہوتا ہے۔

روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو ہریرہؓ کو چادر لپیٹ کر دی اور یہ نسیان کے مریض تھے، مگر اِس کے بعد جو دیکھتے یا سنتے، کبھی نہ بھولتے۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے حضرت شبلیؒ کو مسواک عطا کی، لوگوں نے ہزار درہم کے بدلے میں خریدنا چاہی لیکن انہوں نے انکار کردیا۔ شیخ تقی الدینؒ کو ان کے شیخ نے جبہ عطا کیا، لوگوں نے منہ مانگی قیمت پر خریدنا چاہا مگر انہوں نے انکار کردیا۔

۵۰۔ مرید کو چاہئے کہ اپنے دل کو ہر وقت شیخ کے ساتھ مضبوطی سے ملائے رکھے اور سمجھے کہ اسے جو بھی باطنی نعمت پہنچے گی وہ شیخ ہی کے فیض سے پہنچے گی۔ اگرچہ ظاہر میں کسی اور کی طرف سے فیض آتا ہوا دیکھے۔ حضرت شیخ زین الدین الخوافیؒ فرماتے ہیں کہ مرید پر واجب ہے کہ اپنے شیخ کے فیضان کو نبی اکرم ﷺ کا فیضان اور اللہ تعالیٰ کا فیضان جانے۔ بے شک خیر و برکت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ملتی ہے، مگر شیخ اس کا وسیلہ بن جاتا ہے۔ قرآنِ مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ. (الفتح:۲۳)

ترجمہ: یہ اللہ کا وہ قانون ہے جو پہلے سے چلا آرہا ہے۔

۵۱۔ اگر تائیدِ الٰہی سے کوئی مرید اپنے شیخ کے برابر ہو جائے یا بڑھ جائے اور شیخ تصدیق بھی کردے تو مرید اپنے شیخ کے ادب کو لازم رکھے، کہ اسے جو کچھ ملا اپنے شیخ کی برکت سے ملا، جیسے کہ حضرت مجدّد الف ثانیؒ ہیں۔ آپؒ کے شیخ نے آپؒ کی اپنے سے بڑھ جانے

کی تصدیق بھی کردی، لیکن قربان جائیں اس مجدّدِ اعظم پر جس نے اپنے آپ کو ہمیشہ اپنے شیخ سے کم تر جانا۔

۵۲۔ مرید پر حق ہے کہ شیخ کی خدمت میں ہر وقت سچائی کے ساتھ آئے، اگرچہ روزانہ ہزار بار آنا نصیب ہو۔ آمین

برادرانِ طریقت کے حقوق وآداب

مرید کو چاہیے کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرے۔تمام آداب کا خلاصہ اور نچوڑ یہی ہے۔جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ لَايُوْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبُّ لِاَخِيْهِ مَايُحِبُّ لِنَفْسِهٖ(الحدیث)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہیں کرتا جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَاتُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا(الحدیث)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ تو لوگوں کے لئے بھی وہی چیز پسند کر جو اپنے لئے پسند کرتا ہے تو کامل مسلمان بن جائے گا۔

برادرانِ طریقت کے حقوق وآداب کی مزید تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ مرید اگر اپنے پیر بھائی کی خطا اور لغزش پر مطلع ہو تو اس کی پردہ پوشی کرے۔ان کے عیبوں یا رازوں کو عیاں نہ کیا جائے۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ(البخاری)

ترجمہ: اور جس نے مسلمان کی عیب پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیبوں کو چھپالے گا۔

۲۔ جو مرید لوگوں کے عیوب دیکھے اور ان کو برے مقاصد پر محمول کرے تو اس کا باطن ویران ہوجائیگا۔طبرانی شریف میں مرفوع روایت ہے کہ ''جو شخص لوگوں کے عیوب تلاش کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے عیوب تلاش کرے گا اور جس کے عیوب اللہ تعالیٰ تلاش کرے

گا تو اس کو ذلیل و خوار کر دے گا اگر چہ وہ اپنے کجاوہ کے بیچ ہی میں ہو‘‘۔

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ بخدا ہم ایسی جماعت دیکھتے ہیں کہ ان میں کوئی عیب نہ تھا۔ پھر جب وہ لوگوں کے عیبوں کی جاسوسی اور تلاش میں پڑ گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے عیوب بھی ظاہر کر دیئے۔ حضرت شیخ علی مرضیؒ فرماتے ہیں کہ جس نے پیر بھائیوں کی خطاؤں کو نہ چھپایا درحقیقت اس نے اپنی لغزشوں کے پردے کھول دیئے۔ سید احمد زاہد فرماتے تھے کہ جب کسی کو پوشیدہ گناہ کرتے دیکھو تو اسے پوشیدہ زجر کرو اور اگر اعلانیہ کرتے دیکھو تو اعلانیہ نصیحت کرو۔

۳۔ مرید کو چاہیے کہ اپنے پیر بھائیوں کی دینوی خیر خواہی بھی کرے مگر اس سے بڑھ کر کہ ان کی دینی خیر خواہی کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ (الحدیث)

ترجمہ: دین خیر خواہی کا نام ہے۔ (یعنی جو خیر خواہی سے عاری ہو وہ دین سے عاری ہے)

۴۔ اگر کوئی مرید ساری رات جاگ کر عبادت کرے تو بھی اپنے آپ کو اس بھائی سے افضل نہ سمجھے جو فقط سحری کے وقت جاگے بلکہ اس کی نیند کو اپنی عبادت سے افضل جانے۔

۵۔ سالک پر واجب ہے کہ وہ اپنے آپ کو تمام مسلمانوں سے کم تر سمجھے۔ ایسا نہیں کرے گا تو متکبرین میں شمار ہوگا۔ کیونکہ تکبر شیطان کی صفت ہے اور قرآن کریم نے یوں اس کی اس بری صفت کا ذکر کیا:

خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ (الاعراف:12)

ترجمہ: مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے۔

۶۔ سالک کو چاہیے کہ اپنے پیر بھائیوں کو اپنی ذات پر ترجیح دے اور ان کی ایذاؤں کو برداشت کرے۔

۷۔ حضرت امام حسنؓ فرماتے ہیں کہ بھلائی کے آداب میں سے ہے کہ اپنے بھائیوں کی خدمت کرے پھران کے پاس معذرت پیش کرے کہ ان کا جو حق تھا وہ ادا نہیں ہوسکا۔

۸۔ اگر سالک کسی مجلس میں پیچھے رہ جائے تو وہ اپنے آپ کو سب بھائیوں کے سامنے ملامت کرے، اس ادب میں حضرت سفیان ثوریؒ اپنے ہم عصروں پر سبقت لے گئے تھے۔

۹۔ سالک کو چاہیے کہ اپنے پیر بھائیوں کو محبت والفت سے آداب سکھائے مگر اپنے آپ کو ان سے افضل نہ سمجھے۔

۱۰۔ سالک کو چاہیے کہ اپنے جان ومال سے اپنے پیر بھائیوں کی خدمت کرے۔ حدیث پاک میں ہے کہ جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے اللہ تعالیٰ اس بندے کی مدد میں ہے۔

۱۱۔ اگر شیخ کسی مرید کو مجلس سے نکال دے یا اس پر عتاب کرے تو اس کے دوسرے پیر بھائی اس کی غیبت میں مبتلا نہ ہوں۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ کی نظر میں یہ غیبت کرنے والے اس نکالے ہوئے شخص سے زیادہ بدحال اور گنہگار ہوں۔

۱۲۔ سالک کو چاہیے کہ وہ جماعت کے کمزوروں، ضعیفوں، معذوروں اور بوڑھوں کی خدمت کرے۔ حضرت سید علی خواصؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے اوپر رحمت کا نزول چاہتا ہے وہ کمزوروں کی مدد کرے اور سمجھے هٰذَا شَرُفِی (یہ میری عزت ہے)۔

۱۳۔ سید علی خواصؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص تم پر ظلم کرے تو اسے معاف کردو۔ یوں مت کہو کہ شریعت نے مجھے ظلم کے برابر بدلہ لینے کی اجازت دی ہے۔ بہت سی چیزیں شریعت میں جائز ہیں مگر ان کا ترک کرنا افضل ہوتا ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

وَاِنْ اَسَاءُ وْا فَلَا تَظْلِمُوْا (الترمذی)

ترجمہ: اگر لوگوں نے تمہارے ساتھ بُرا سلوک کیا تو پھر بھی ان سے زیادتی نہ کرو۔

۱۴۔ سید علی خواصؒ فرماتے ہیں کہ جب تیرا پیر بھائی تجھے ملنے کے لئے آئے تو اسے کھڑا ہو کر نہایت اکرام سے ملا کر۔

۱۵۔ اگر سالک اپنے کسی پیر بھائی سے ناراض ہو جائے تو تین دن سے زیادہ ناراض نہ رہے پھر اگر سالک نے گفتگو کرنے کی غرض سے سلام میں پہل کر لی تو بہت اچھا، اب اگر وہ جواب دے تو ٹھیک ورنہ سالک پر الزام نہیں، ناراضگی اور نہ بولنے کا گناہ دوسرے پر ہوگا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَالصُّلۡحُ خَیۡرٌ (النساء:128)

ترجمہ: صُلح اچھی چیز ہے۔

۱۶۔ سالک کو چاہیے کہ اس کے پیر بھائیوں میں سے جو بھی اس پر احسان کرے تو یہ احسان کا بدلہ چکانے کی کوشش کرے۔

۱۷۔ سالک کو چاہیے کہ اپنے پیر بھائیوں کو اپنی دعاؤں میں نہ بھولے۔ حدیث پاک کے مطابق ایک فرشتہ اس کو کہے گا کہ

وَلَکَ مِثۡلُ ذٰلِکَ (الحدیث)

ترجمہ: تیرے لئے بھی اس جیسا ہو۔

یاد رکھیں کہ فرشتے کی دعا رد نہیں ہوتی۔

۱۸۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ تو اپنے بھائی کی مروت پر اعتماد کر کے اس کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کر۔

۱۹۔ سالک کو چاہیے کہ جب اس کا بھائی اپنی مصیبت کی حالت میں اس سے مدد چاہے تو وہ اس پر بخیلی نہ کرے اگر چہ اپنے جبہ زائد، جوتوں اور گیہوں وغیرہ سے ہو۔

۲۰۔ سالک کو چاہیے کہ اپنے پیر بھائیوں سے گفتگو کرتے ہوئے شیریں زباں سے کلام

کرے۔ اگر بدزبانی سے معاملہ کرے گا تو محروم ہوجائے گا۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے:

شَرُّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اِتِّقَآءَ فُحْشِهٖ(الحدیث)

ترجمہ: بُرا آدمی وہ ہے جس کی بدمزاجی کی وجہ سے لوگ اسے چھوڑ دیں۔

سیدعلی خواصؒ فرماتے ہیں کہ بولنے میں احتیاط، لقمہ اور کپڑوں کی احتیاط سے زیادہ ضروری ہے۔

۲۱۔ سالک کو چاہیے کہ گناہ سے نفرت کرے گنہگار سے نفرت نہ کرے۔ نبی کریم ﷺ نے پیاز کے متعلق فرمایا:

اِنَّهَا شَجَرَةٌ اَكْرَهُ رِيْحَهَا(الحدیث)

ترجمہ: یہ ایسا پودا ہے کہ میں اس کی بو کو ناپسند کرتا ہوں۔

پس آپ ﷺ نے پیاز کے بارے میں نہیں اس کی بو کے بارے میں ناگواری کا اظہار فرمایا۔

۲۲۔ سالک کو چاہیے کہ وہ اپنے پیر بھائیوں کی حاجات کو نفلی عبادات پر مقدم رکھے۔

۲۳۔ حضرت سلیمان دارانیؒ فرماتے تھے کہ طریقت میں ترقی پانے والے وہ لوگ ہیں جن کو پیر بھائیوں کے بیت الخلاء بھی صاف کرنے پڑیں تو اسے اعزاز سمجھیں۔ امام غزالیؒ، سید علی خواصؒ اور شیخ امین الدین جیسے حضرات نے اپنے وقت میں یہ خدمت کی۔

۲۴۔ سالک کو چاہیے کہ دورانِ سفر ضرورت کی اشیاء چاقو، قینچی اور مصلیٰ وغیرہ پاس رکھے تاکہ بوقتِ ضرورت دوسروں کی خدمت کرسکے۔

۲۵۔ سالک سے اگر کسی پیر بھائی کی بے ادبی ہوجائے تو اس پر حق ہے کہ وہ عاجزوں اور ذلیلوں کی شکل بنا کر معافی مانگے مثلاً اپنا سر ننگا کرے یا جوتوں کے پاس کھڑا رہے۔ ہر پیر

بھائی مرشد کی نشانی ہوتا ہے اس کی بے ادبی کسی طرح درست نہیں۔

۲۶۔ اگر سالک سے اس کا کوئی پیر بھائی معافی مانگے تو اسے چاہیے کہ معاف کردے۔

ترمذی شریف کی روایت ہے:

مَنْ اَتَاہُ اَخُوْہُ مُتَّصِلاً مِّنْ ذَنْبٍ فَلْیَقْبِلْ ذٰلِکَ مَحِقٌّ
کَانَ اَوْمُبْطِلاً فَاِنْ لَّمْ یَقْبِلْ لَّمْ یَرِدِ الْحَوْضَ (الترمذی)

ترجمہ: جس شخص کے پاس اس کا بھائی کسی گناہ کی معافی مانگنے کے لئے آئے تو چاہیے کہ بھائی کا عذر قبول کرے وہ بھائی سچا ہو یا جھوٹا۔ اگر عذر قبول نہ کیا تو پھر میرے حوض پر نہ آئے۔

۲۷۔ سالک کو چاہیے کہ اگر کوئی پیر بھائی اس سے اطاعات ومنصب میں آگے بڑھ جائے تو اس سے حسد نہ کرے۔

۲۸۔ سالک کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو کسی دوسرے شیخ کی جماعت سے افضل نہ سمجھے کیونکہ وہ بھی طریقت میں اس کے بھائی ہیں۔

جملہ برادرانِ طریقت کے اسباق ومنازلِ سلوک

تعارف

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا طریقہ تعلیم وتشریح اسباق درج کرنے کا یہ مقصد نہیں کہ لوگ تعلیم شیخ کے بغیر ان اسباق کی ترکیب واثرات پڑھ کر اپنی سمجھ کے مطابق عمل کر کے اپنی رائے سے ان کی تکمیل تجویز کرتے جائیں، بلکہ طالبِ حق کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی مجاز سلسلہ شیخ کے ہاتھ پر بیعت کر کے طریقہ اخذ کرے اور جس طرح اس کا شیخ اس کو سلسلہ عالیہ کے اسباق کی تعلیم دیتا رہا ہے اس کے ارشاد کے مطابق عمل کرتا رہے اور اپنے احوال اپنے شیخ کی خدمت میں پیش کرتا رہے تا کہ شرِّنفس وشیطان سے محفوظ رہے۔

اسباق کی تشریح درج کرنے کا مقصد یہ ہے کہ شیخ جب کسی مرید کو کسی سبق کی تعلیم دے تو اس کی نیت وطریقہ وغیرہ اس سے سمجھ سکے اور صرف اپنے متعلقہ اسباق کے اثرات کو اس میں پڑھ کر اطمینان کر سکے کہ اس کے عمل کے اثرات صحیح انداز پر مرتب ہو رہے ہیں یا نہیں۔ اگر اثرات محسوس نہ ہوں تو عمل میں جس قسم کی کوتاہی ہو رہی ہو اس کا تدارک کر سکے اور اپنے شیخ سے رجوع کر کے اس کی دعا وتوجہات وتعلیمات سے مستفیض ہو سکے۔ اگر کوئی طالب علم اپنے نفس کے تابع ہو کر اپنی مرضی سے ان اسباق کو کرے گا تو بجائے فائدہ کے نقصان کا خطرہ ہے۔

واضح ہو کہ مشائخ کرام نے صفائی باطن کے تین طریقے مقرر کئے ہیں۔ پہلا طریقہ ذکر ہے خواہ اسم ذات کا ذکر ہو یا نفی اثبات کا، دوسرا طریقہ مراقبہ اور تیسرا طریقہ رابطہ شیخ ہے۔ جس قدر ان امور میں کمی ہوگی اسی قدر راستہ کے طے کرنے میں دیر لگے گی۔ ان تینوں طریقوں کا بیان یہ ہے کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں سب سے پہلے لطائف

میں اسم ذات کا ذکر کرتے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ذکرِ الٰہی

ذکر کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ ذکر اسمِ ذات ۲۔ ذکر نفی اثبات

اسمِ ذات سے مراد لفظ جلالت یعنی اللہ ہے۔ اس کو اثباتِ مجرّد بھی کہتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (العنکبوت: 45)

ترجمہ: اور اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے۔

رِجَا لٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (النور: 37)

ترجمہ: کامل مومن وہ لوگ ہیں کہ ان کو تجارت اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (الجمعة: 10)

ترجمہ: اور اللہ کا ذکر زیادہ کیا کرو تا کہ تم بھلائی پا جاؤ۔

ذکر زبان سے بھی ہوتا ہے اور سانس سے بھی ہوتا ہے اور دل سے بھی۔ لیکن ذکرِ قلبی (خفی) سب سے بہتر اور افضل ہے اور ذکرِ کثیر دل سے ہی ہو سکتا ہے۔

ذکر اسمِ ذات پاسِ انفاس (اَللّٰہُ)

سالک کو چاہیے کہ ذکر سے پہلے تمام خطرات یعنی خیالی باتوں سے دل کو پاک کرے اور یہ خیال جمائے کہ فیض اللہ ربُّ العزت کی بارگاہ سے حضور ﷺ کے سینہء الم نشرح میں، وہاں سے فیض اور نور اپنے شیخ و مرشد کے قلب میں اور شیخ کے قلب سے اپنے قلب میں آتا ہوا محسوس کرے۔ گردن تھوڑی سی دل کی طرف موڑے۔ آنکھیں اور ہونٹ

بند رکھے۔ ناک کے راستے سانس اندر کھینچے تو اللہ کہے اور سانس باہر لائے تو ھُو (ۂ) کی ضرب اپنے دل پر مارے۔ پاسِ انفاس کا یہ ذکر خیال کے ساتھ کرے، لبوں کو حرکت نہ دے۔ سانس لطیفۂ نفس یعنی ناف سے تصور کے ساتھ شروع کرے، سینے سے گزارتے ہوئے دماغ کے وسط میں لے جائے، تھوڑا سا وقف کر کے سانس کی ہوا ھو کی ضرب کے تصور کے ساتھ بائیں طرف مقام لطیفۂ قلب پر مارے اور اس تکرار میں لگا رہے تا کہ صفائی قلب حاصل ہو۔

ذکر اسمِ ذات (مجرّد اَللّٰہُ)

صوفیائے نقشبندیہ کے نزدیک ذکرِ خفی قلبی ہی معتبر و معتمد ہے۔ قرآن وحدیث میں بھی اس ذکر کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ (الاعراف: 205)

ترجمہ: یعنی اپنے رب کو اپنے نفس (دل) میں یاد کر۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ خَیْرُ الذِّکْرِ الْخَفِیِّ (مسند احمد: 172)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! سب سے بہتر ذکر خفی ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یُفَضِّلُ الذِّکْرَ الْخَفِیِّ الَّذِیْ لَا یَسْمَعُہُ الْحَفَظَۃُ سَبْعِیْنَ ضِعْفًا (مسند احمد یعلیٰ: 182)

ترجمہ: یعنی حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، وہ ذکر (خفی) جس کو فرشتے بھی نہ سن سکیں، ذکرِ جہر سے ستر درجے افضل ہے۔

لَا تَقُوْمَ السَّاعَۃُ عَلٰی اَحَدٍ یَّقُوْلُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ (مسلم)

ترجمہ: جب تک کوئی اللہ اللہ کہتا رہے گا اس پر قیامت نہیں آئے گی۔

سالک کو چاہیے کہ ذکر سے پہلے تمام خطرات یعنی خیالی باتوں سے دل کو پاک

کرے اور یہ خیال جمائے کہ فیض اللہ ربُّ العزت کی بارگاہ سے حضور ﷺ کے سینہ ءالم نشرح میں، وہاں سے فیض اور نور اپنے شیخ و مرشد کے قلب میں اور شیخ کے قلب سے اپنے قلب میں آتا ہوا محسوس کرے۔ اور اپنے دل کی دھڑکن پر اللہ اللہ کا خیال گزارے اور یہ خیال کرے کہ میرا دل محض دھک دھک نہیں بلکہ اللہ اللہ کر رہا ہے۔ دل کا یہ ذکر خیال کے کانوں سے سنے۔ طالب کو چاہیے کہ تعلیمِ شیخ کے مطابق ذکر اسمِ ذات کی کثرت کرے تا کہ عالمِ امر کے پانچوں لطائف (قلب، روح، سرّ، خفی، اخفیٰ) میں ذکر جاری ہو جائے۔

ذکر نفی اثبات

نفی اثبات سے مراد کلمہ ءتوحید ہے۔ یعنی (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)

حدیثِ پاک میں ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (ترمذی: 184)

ترجمہ: رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا! سب سے افضل ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے، سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جَدِّدُوْا اِیْمَانَکُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ کَیْفَ تُجَدِّدُ اِیْمَانَنَا
قَالَ اَکْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (مسند احمد: 359)

ترجمہ: ایمان کی تجدید کرتے رہا کرو! صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ایمان کی تجدید کس طرح کریں؟ فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کثرت سے پڑھا کرو۔

سالک کو چاہیے کے ذکر سے پہلے تمام خطرات یعنی خیالی باتوں سے دل کو پاک کرے اور یہ خیال جمائے کہ فیض اللہ ربُّ العزت کی بارگاہ سے حضور ﷺ کے سینہ ءالم نشرح میں، وہاں سے فیض اور نور اپنے شیخ و مرشد کے قلب میں اور شیخ کے قلب سے اپنے قلب میں آتا ہوا محسوس کرے۔ اور لفظ لَا کو لطیفہ ءنفس یعنی ناف سے توجہ کے ساتھ کھینچتے

ہوئے سینے سے گزارے اور پیشانی کے وسط میں لے جائے، تھوڑی دیر وقف کرتے ہوئے اِلٰـہ کی ضرب لطیفہء روح پر اور اِلَّا اللّٰـہ کی ضرب لطیفہء قلب پر مارے اور آخر میں دل کی زبان کے ساتھ محمد رسول اللہ کہے۔ اس ذکر میں وقوفِ عددی کا خیال رکھے تو فائدہ زیادہ ہوگا۔

یہ ذکر ایمان کی صحت اور باطن کی طہارت کے لئے سب سے زیادہ مفید ہے۔
حضرت امامِ ربّانی مجدّد الفِ ثانیؒ نے فرمایا، لوگ کلمہ طیّبہ کی برکتوں سے واقف نہیں، اگر تمام دنیا کو ایک بار کلمہ پڑھنے پر بخش دیں تو گنجائش رکھتا ہے۔ (مکتوباتِ امامِ ربّانی)

علاوہ ازیں مراقبات کے تفصیلی اسباق شیخِ کامل کی تربیت میں سلوکِ باطنی طے کرنے کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ سیر وسلوک سے مقصود تزکیہء نفس اور تصفیہء قلب و باطن ہے تا کہ باطنی آفات اور قلبی امراض دور ہو جائیں اور ایمان کی لذت و حقیقت کامل طور پر حاصل ہو جائے۔

اسباقِ طریقت

درج ذیل اسباقِ طریقت ہر صاحب نسبت کے لئے سیکھنا، سمجھنا اور عمل کرنا ضروری ہے۔اب بالترتیب ان کولکھا جاتا ہے۔

سبق نمبر1 ...... **ذکراسمِ ذات پاسِ انفاس (اَللّٰہُ)۔لطیفہءقلب**

سالک کو چاہیے کہ ذکر سے پہلے تمام خطرات یعنی خیالی باتوں سے دل کو پاک کرے اور یہ خیال جمائے کہ فیض اللہ ربُّ العزت کی بارگاہ سے حضورر ﷺ کے سینہء الم نشرح میں، وہاں سے فیض اورنور اپنے شیخ ومرشد کے قلب میں اور شیخ کے قلب سے اپنے قلب میں آتا ہوامحسوس کرے۔گردن تھوڑی سی دل کی طرف موڑے۔آنکھیں اور ہونٹ بندر کھے۔ناک کے راستے سانس اندر کھینچے تو اللہ کہے اور سانس باہر لائے تو ھُو (ہٗ) کی ضرب اپنے دل پر مارے۔پاسِ انفاس کا یہ ذکر خیال کے ساتھ کرے،لبوں کو حرکت نہ دے۔سانس لطیفہء نفس یعنی ناف سے تصور کے ساتھ شروع کرے،سینے سے گزارتے ہوئے دماغ کے وسط میں لے جائے،تھوڑا سا وقف کر کے سانس کی ہوا ھو کی ضرب کے تصور کے ساتھ بائیں طرف مقام لطیفہءقلب (بائیں پستان سے پہلو کی طرف ایک انچ کے فاصلے پر) دے مارے اوراس تکرار میں لگا رہے تا کہ صفائی لطیفہءقلب حاصل ہو۔

سبق نمبر2 ...... **ذکراسمِ ذات پاسِ انفاس (اَللّٰہُ)۔لطیفہءروح**

سالک کو چاہیے کہ ذکر سے پہلے تمام خطرات یعنی خیالی باتوں سے دل کو پاک کرے اور یہ خیال جمائے کہ فیض اللہ ربُّ العزت کی بارگاہ سے حضورر ﷺ کے سینہء الم نشرح میں، وہاں سے فیض اورنور اپنے شیخ ومرشد کے لطیفہء روح میں اور شیخ کے لطیفہء روح سے اپنے لطیفہء روح میں آتا ہوامحسوس کرے۔گردن تھوڑی سی لطیفہء روح کی طرف موڑے۔آنکھیں اور ہونٹ بندر کھے۔ناک کے راستے سانس اندر کھینچے تو اللہ کہے

اور سانس باہر لائے تو ھُو (ۂ) کی ضرب اپنے لطیفہ روح پر مارے۔ پاسِ انفاس کا یہ ذکر خیال کے ساتھ کرے، لبوں کو حرکت نہ دے۔ سانس لطیفہء نفس یعنی ناف سے تصور کے ساتھ شروع کرے، سینے سے گزارتے ہوئے دماغ کے وسط میں لے جائے، تھوڑا سا وقف کر کے سانس کی ہوا ھو کی ضرب کے تصور کے ساتھ دائیں طرف مقام لطیفہء روح (دائیں پستان سے پہلو کی طرف ایک انچ کے فاصلے پر) مارے اور اس تکرار میں لگا رہے تا کہ تطہیرِ لطیفہء روح حاصل ہو۔ اس کے نور کا رنگ سُرخ ہے۔

سبق نمبر 3 ...... ذکر اسمِ ذات پاسِ انفاس (اَللّٰہُ)۔ لطیفہء سر

سالک کو چاہیے کہ ذکر سے پہلے تمام خطرات یعنی خیالی باتوں سے دل کو پاک کرے اور یہ خیال جمائے کہ فیض اللہ ربُّ العزت کی بارگاہ سے حضور ﷺ کے سینہء الم نشرح میں، وہاں سے فیض اور نور اپنے شیخ و مرشد کے لطیفہء سر میں اور شیخ کے لطیفہء سرِ سے اپنے لطیفہء سرِ میں آتا ہوا محسوس کرے۔ گردن تھوڑی سی لطیفہء سرِ کی طرف موڑے ۔ آنکھیں اور ہونٹ بند رکھے۔ ناک کے راستے سانس اندر کھینچے تو اللہ کہے اور سانس باہر لائے تو ھُو (ۂ) کی ضرب اپنے لطیفہء سر پر مارے۔ پاسِ انفاس کا یہ ذکر خیال کے ساتھ کرے، لبوں کو حرکت نہ دے۔ سانس لطیفہء نفس یعنی ناف سے تصور کے ساتھ شروع کرے، سینے سے گزارتے ہوئے دماغ کے وسط میں لے جائے، تھوڑا سا وقف کر کے سانس کی ہوا ھو کی ضرب کے تصور کے ساتھ بائیں طرف مقام لطیفہء سر (بائیں پستان سے سینے کی طرف ایک انچ کے فاصلے پر) مارے اور اس تکرار میں لگا رہے تا کہ تطہیرِ لطیفہء سر حاصل ہو۔ اس کے نور کا رنگ سفید ہے۔

سبق نمبر 4 ...... ذکر اسمِ ذات پاسِ انفاس (اَللّٰہُ)۔ لطیفہء خفی

سالک کو چاہیے کہ ذکر سے پہلے تمام خطرات یعنی خیالی باتوں سے دل کو پاک

کرے اور یہ خیال جمائے کہ فیض اللہ ربُّ العزت کی بارگاہ سے حضورر ﷺ کے سینہء الم نشرح میں، وہاں سے فیض اورنور اپنے شیخ ومرشد کے لطیفہء خفی میں اور شیخ کے لطیفہء خفی سے اپنے لطیفہء خفی میں آتا ہوامحسوس کرے۔ گردن تھوڑی سی لطیفہء خفی کی طرف موڑے ۔آنکھیں اور ہونٹ بند رکھے۔ ناک کے راستے سانس اندر کھینچے تو اللہ کہے اور سانس باہر لائے تو ھُو (ہٗ) کی ضرب اپنے لطیفہء خفی پر مارے۔ پاسِ انفاس کا یہ ذکر خیال کے ساتھ کرے، لبوں کو حرکت نہ دے۔ سانس لطیفہء نفس یعنی ناف سے تصور کے ساتھ شروع کرے، سینے سے گزارتے ہوئے دماغ کے وسط میں لے جائے، تھوڑا سا وقف کر کے سانس کی ہوا ھو کی ضرب کے تصور کے ساتھ دائیں طرف مقام لطیفہء خفی (دائیں پستان سے سینے کی طرف ایک انچ کے فاصلے پر) مارے اور اس تکرار میں لگا رہے تا کہ تطہیرِ لطیفہء خفی حاصل ہو۔ اس کے نور کا رنگ سیاہ ہے۔

سبق نمبر5 ...... ذکر اسمِ ذات پاسِ انفاس (اَللّٰہُ)۔ لطیفہء اخفی

سالک کو چاہیے کہ ذکر سے پہلے تمام خطرات یعنی خیالی باتوں سے دل کو پاک کرے اور یہ خیال جمائے کہ فیض اللہ ربُّ العزت کی بارگاہ سے حضور ﷺ کے سینہء الم نشرح میں، وہاں سے فیض اورنور اپنے شیخ ومرشد کے لطیفہء اخفی میں اور شیخ کے لطیفہء اخفی سے اپنے لطیفہء اخفی میں آتا ہوامحسوس کرے۔ گردن تھوڑی سی لطیفہء اخفی کی طرف موڑے ۔آنکھیں اور ہونٹ بند رکھے۔ ناک کے راستے سانس اندر کھینچے تو اللہ کہے اور سانس باہر لائے تو ھُو (ہٗ) کی ضرب اپنے لطیفہء اخفی پر مارے۔ پاسِ انفاس کا یہ ذکر خیال کے ساتھ کرے، لبوں کو حرکت نہ دے۔ سانس لطیفہء نفس یعنی ناف سے تصور کے ساتھ شروع کرے، سینے سے گزارتے ہوئے دماغ کے وسط میں لے جائے، تھوڑا سا وقف کر کے سانس کی ہوا ھو کی ضرب کے تصور کے ساتھ وسطِ سینہ کے مقام لطیفہء اخفی پر مارے اور اس

تکرار میں لگا رہے تا کہ تطہیرِ لطیفہ ءاخفٰی حاصل ہو۔اس کے نور کا رنگ سبز ہے۔

سبق نمبر6 ...... ذکراسمِ ذات (مجرّد. اَللّٰہُ)۔لطیفہ قلب

انسان کے جسم میں دل کا مقام بائیں پستان کے نیچے دوانگشت کے فاصلے پر مائل بہ پہلو ہے۔پیر کو چاہیے کہ اپنے بائیں ہاتھ کی دوانگلیاں مرید کے بائیں پستان کے ذرا نیچے پہلو کی طرف چوڑائی میں رکھ کر دائیں ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی کا سراان انگلیوں کے ساتھ ملا ہوار کھ کر (یاصرف اندازہ سے دوانگشت کے فاصلہ پر رکھ کر) بتائے کہ یہ قلب (دل) کا مُنہ ہے، پیر اس جگہ پر انگشت شہادت کا دباؤ دے کر اسم ذات ''اللہ'' تین مرتبہ زبان سے کہے اور مرید کے دل میں توجہ رکھے، پھر اُنگلی اُٹھالے اور ذکر کی ترکیب اس طرح بتائے کہ جب دُنیاوی کاموں سے فرصت پائے تو باوضوتنہائی میں قبلہ رو بیٹھ کر زبان تالو سے لگائے اور دل کو تمام پریشان خیالات وخطرات سے خالی کر کے پوری توجہ اور نہایت ادب کے ساتھ اپنے خیال کی توجہ دل کی طرف اور دل کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف رکھے کہ وہ ایک ذات ہے جو تمام کامل صفتوں والی ہے اور ہرقسم کے نقائص وعیوب سے پاک ہے جس پر ہم ایمان لائے ہیں۔نیز خیال کرے کہ جس جگہ مرشد نے اُنگلی رکھی ہے وہاں قلب کے منہ میں گویا سوراخ ہو گیا ہے اور اس سوراخ سے میرے دل میں فیضان الٰہی کا نور آرہا ہے اور دل کے زنگ وظلمات وکدورات اس نور کی برکت سے دُور ہورہے ہیں اور دل اس کے شکریہ میں اللہ اللہ کہہ رہا ہے۔اس خیال کے ساتھ نور کو اپنے دل میں کھینچ کرلائے اور اس ذکر کے خیال میں اتنا محو ہوجائے کہ اپنی بھی خبر نہ رہے اس کو استغراق کہتے ہیں اور یہ ایک اچھی حالت ہے لیکن اگر ادھر اُدھر کے خیالات آئیں تو ان کو ہٹانے کی کوشش کرے یعنی اپنی توجہ ان خیالات سے ہٹا کر ذکر اور حصول فیضان کی طرف لگائے کہ یہ مجاہدہ استغراق سے کہیں افضل ہے۔

ذکر کرتے وقت خواہ دوزانو بیٹھے یا مربع یعنی چوکڑی مار کر بیٹھ جائے۔آنکھیں

بند کرلے، ناک کے سانس حسبِ معمول آتا جاتا رہے، کچھ دیر تسبیح کے ساتھ اس طرح ذکر کرے کہ تسبیح کا دانہ ہاتھ سے جلدی جلدی چلاتا جائے اور دل پر اللہ اللہ کا خیال گزارتا جائے، زبان یا حلق وغیرہ سے نہ کہے بلکہ زبان تالو سے لگی رہے، اگر برداشت ہو سکے تو سر اور مُنہ پر رومال وغیرہ ڈال لیں تاکہ خیالات منتشر ہونے سے امن رہے۔ اس طرح کم از کم پانچ تسبیح یعنی پانچ سو بار اسم ذات کا ذکر کرے اور جس قدر زیادہ ہو سکے یا جس قدر شیخ ارشاد فرمائے ذکر کرے، پھر تسبیح رکھ کر اندازاً اتنی ہی دیر تک ذکر اور حصول فیض کے خیال میں بیٹھا رہے۔ اس کو مراقبہ کہتے ہیں۔ فراغت کے بعد دُعا مانگے، روزانہ ایک مخصوص وقت میں اس وظیفہ پر عمل کرتا رہے۔

نیز چلتے پھرتے، لیٹے، اُٹھتے، بیٹھتے غرض یہ کہ ہر وقت دل میں ذکر کا خیال رکھے تاکہ "ہاتھ کار میں اور دل یار میں مشغول" کا مصداق ہو جائے اور دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ جاری ہو جائے۔ دل کے ذاکر ہونے کی کیفیت اکثر لوگوں کو نبض کی حرکت یا گھڑی کی ٹک ٹک وغیرہ کی مانند محسوس ہوتی ہے۔ ہدایت الطالبین میں ہے کہ "حرکت ذکر از دل بسمع خیال برسد" یعنی حرکت ذکر دل سے خیال کے تصور سے سنی جاتی ہے۔ مشائخ کرام اس حرکت پر اسم ذات کا تصور کرنے کی تلقین فرماتے ہیں تاکہ حدیث قدسی اَنَا عِنۡدَ ظَنِّ عَبۡدِیۡ بِیۡ (میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوں) کا مصداق ہو جائے۔ دل کے جاری ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لفظ مبارک "اللہ" خیال کے کان سے صاف طور پر سُنا جائے محض لطیفہ کی حرکت مراد نہیں ہے۔ حافظ شیرازیؒ کے اس شعر میں بھی اسی حرکت کی طرف اشارہ ہے ؎

کس ندانست کہ منزل گہ آں یار کجاست
اینقدر ہست کہ بانگ جرسے می آید

(کوئی نہیں جانتا کہ اس یار کی منزل کہاں ہے اتنا ہے کہ ایک گھنٹی کی آواز آرہی ہے)

اس ذکر پر اس قدر مداومت کرے کہ لطیفہ قلب اپنے مُضغَہ سے نکل کر اپنی اصل میں پہنچ جائے جس کی علامت یہ ہے کہ اس کی توجہ بلندی کی طرف مائل ہوجائے اور تمام جہات کی طرف سے بھول ہوجائے اور ذکر کے وقت اس کو ماسوٰی اللہ سے غفلت اور ذاتِ حق کے ساتھ محویت ہوجائے اگرچہ تھوڑی دیر ہی کے لئے ہو۔ جب یہ کیفیت حاصل ہوجائے تو سمجھ لے کہ قلب اپنے مُضغَہ سے نکل کر اپنی اصل میں پہنچ گیا۔ اگرچہ کشف نہ ہو کیونکہ کشف اس زمانے میں حلال اور طیب روزی نہ ملنے کی وجہ سے بہت کم ہوتا ہے۔ اگر مذکورہ بالا کیفیات میں سے کچھ بھی نہ ہو تو غفلت دور ہوکر ہر کام کرتے وقت شریعت کی پابندی کا خیال رہنا، روز بروز عملی اصلاح، حالات میں تبدیلی، شریعت کی محبت میں ترقی وغیرہ امور حاصل ہوجاتے ہیں اور شہوت جو اس لطیفہ سے تعلق رکھتی ہے اور سالک کو اپنی طرف کھینچ کر محبوب حقیقی سے غافل کرتی ہے اس کی اصلاح ہوکر محبوب حقیقی کی محبت اور اس کی رضا جوئی کی طرف رغبت ہونے لگتی ہے۔ حصول فیض کا اظہار طبیعتوں کے اختلاف کی وجہ سے مختلف طور پر ہوتا ہے۔ سالک کو ان واردات اور رنگوں وغیرہ میں مشغول نہیں ہونا چاہیے بلکہ تمام تر توجہ ذکر الٰہی کی طرف رکھنی چاہیے۔

نیز طالب کو چاہیے کہ دن رات میں کسی وقت حسب فرصت تین سو دفعہ دُرود شریف اور ایک سو مرتبہ استغفار ایک نشست میں یا متفرق طور پر پڑھ لیا کرے۔

تنبیہ:

مرشد کو چاہیے کہ عورت کو ذکر اس کے دل کی جگہ پر انگلی رکھ کر نہ بتائے بلکہ پردے کے اندر زبانی تقریر یا محرم یا ذاکرہ عورت کے ذریعہ سے بتائے تا کہ شر سے محفوظ رہے۔ جب مرشد کو یہ اطمینان ہوجائے کہ مرید طالب صادق کا لطیفہ قلب ذکر الٰہی سے

جاری ہوگیا ہے اور اپنی اصل میں پہنچ گیا ہے تو اس کو اگلہ اسبق تلقین کرے۔

سبق نمبر7 ...... **ذکراسمِ ذات (مجرّد. اَللّٰہُ)۔لطیفہءرُوح**

اس کا مقام دائیں پستان کے نیچے دوانگشت کے فاصلے پر مائل بہ پہلو ہے۔اس جگہ پر انگشت شہادت سے دباؤ دے کر اسم ذات اللہ کی تلقین کرے۔جس طرح کہ لطیفہ قلب میں مذکور ہے۔اس لطیفہ کے اپنی اصل میں پہنچنے کی علامت یہ ہے کہ یہ لطیفہ بھی قلب کی طرح ذکر سے جاری ہوجاتا ہے اور جو کیفیات ذکرقلبی میں حاصل ہوئی ہیں ان میں زیادتی ہوجاتی ہے اور غصہ وغضب جو پہلے سے طبیعت میں ہے اس کی اصلاح ہوکر وہ شریعت کے تابع ہوجاتا ہے اس کے حصول کے بعد لطیفہ سر کے ذکر کی تعلیم دے۔

سبق نمبر8 ...... **ذکراسمِ ذات (مجرّد. اَللّٰہُ)۔لطیفہءسر**

اس کا مقام بائیں پستان کے برابر دوانگشت کے فاصلہ پر مائل بوسط سینہ ہے۔ اس میں بھی لطیفہ قلب وروح کی طرح ذکر تلقین کرے۔اس کے حصول کی علامت یہ ہے کہ اس میں بھی ہر دو سابقہ لطیفوں کی طرح ذکر جاری ہوجاتا ہے اور کیفیات میں مزید ترقی ہوجاتی ہے۔ یہ مقام مشاہدہ اور دیدار کا ہے اور اس کے ذکر میں عجیب وغریب کیفیات ظہور میں آتی ہیں۔اس میں حرص کی اصلاح ہوکر نیک کاموں میں خرچ کرنے اور نیکیوں کے حاصل کرنے کی حرص پیدا ہوجاتی ہے اس لطیفہ کے اظہار کے بعد لطیفہ خفی کا ذکر بتائے۔

سبق نمبر9 ...... **ذکراسمِ ذات (مجرّد. اَللّٰہُ)۔لطیفہءخفی**

اس کا مقام دائیں پستان کے برابر دوانگشت کچھ فاصلے پر مائل بوسط سینہ ہے۔ اس میں بھی حسبِ سابق ذکر تلقین کرے۔اس ذکر میں **یَالَطِیْفُ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِکَ الْخَفِیّ** کا پڑھنا مفید ہے۔اس کے حصول کی علامت یہ ہے کہ اس لطیفہ میں بھی ذکر جاری ہوجاتا ہے اور صفاتِ رذیلہ حسد وبخل کی اصلاح ہوکر اس لطیفہ کے عجیب وغریب احوال ظاہر ہونے

لگتے ہیں۔اس کے بعد لطیفہ اخفیٰ کا ذکر بتائے۔

سبق نمبر10 ...... ذکراسمِ ذات (مجرّد. اَللّٰہُ)۔لطیفہءاخفیٰ

اس کا مقام وسط سینہ ہے۔اس میں بھی حسبِ سابق ذکر تلقین کرے۔اس کی سیر اعلیٰ اور یہ ولایت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کا خاصہ کا مقام ہے۔اس کے حصول کی علامت یہ ہے کہ اس لطیفہ میں بھی ذکر جاری ہوجاتا ہے اور تکبر وفخر وغیرہ رذائل کی اصلاح ہوکر قرب وحضور وجمعیت حاصل ہوجاتی ہے۔اگرچہ ہر لطیفہ کے ذکر میں قرب اور جمعیت حاصل ہوتی ہے لیکن لطیفہ اخفیٰ کا مقام تمام مقامات سے عالی ہے۔

طُوْبٰى لِمَنْ لَّهُ هٰذَ لْمُقَامُ وَلِمَنْ رَّاٰهُ

ترجمہ:اس شخص کے لئے خوش بختی ہے جس کے لئے یہ مقام ہے اور اُس نے اس کو دیکھ لیا۔

اس کے بعد لطیفہ نفس کا ذکر تلقین کرے۔

سبق نمبر11 ...... ذکراسمِ ذات (مجرّد. اَللّٰہُ)۔لطیفہءنفس

اس کے مقام میں صوفیائے کرام نے اختلاف کیا ہے بعض کے نزدیک ناف سے نیچے دوانگشت کے فاصلہ پر ہے لیکن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ قدس سرہ کے نزدیک اس کا مقام وسط پیشانی ہے۔محققین نے اس میں اس طرح تطبیق دی ہے کہ پیشانی پر اس کا سراور زیرناف اس کا دھڑ ہے۔اس میں بھی بطریق سابق ذکر تلقین کرے۔اگرچہ اس کی حرکت چنداں محسوس نہیں ہوتی پھر بھی جذب وشوق سے خالی نہیں رہتا۔اس کی اصلاح کی علامت یہ ہے کہ نفس سرکشی کی بجائے ذکر کی لذت سے سرشار ہوجاتا ہے اور ذکر میں ذوق وشوق ومحویت بڑھ جاتی ہے۔بعدازاں لطیفہ قالبیہ کا ذکر سکھائے۔

سبق نمبر12 ...... ذکراسمِ ذات (مجرّد. اَللّٰہُ)۔لطیفہءقالبیہ

اس کو سلطان الاذکار بھی کہتے ہیں۔اس کا مقام ومحل تمام بدن ہے یعنی روئیں

روئیں سے ذکر جاری ہو جاتا ہے۔ کبھی سلطان الاذکار کی جگہ وسط (بالائے دماغ) میں مقرر کرتے ہیں اور انگلی رکھ کر توجہ دیتے ہیں۔ اس سے بھی بفضلہٖ تعالیٰ تمام بدن میں ذکر جاری ہو جاتا ہے۔ اس کے حصول کی علامت یہ ہے کہ سالک کے جسم کا گوشت پھڑکنے لگتا ہے۔ کبھی بازو میں، کبھی ٹانگ میں اور کبھی جسم کے کسی حصہ میں اور کبھی کسی حصہ میں۔ حتیٰ کہ کبھی کبھی تمام جسم ذکر کے ساتھ خفیف حرکت کرنے لگتا ہے اور سالک ایک عجیب کیفیت وذوق محسوس کرتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

سبق نمبر 13 ...... ذکر نفی اثبات حبسِ دم بلحاظِ معنیٰ

قبل ازیں لطائف سبعہ کا بیان ہوا (قلب ،روح، سرّ، خفی، اخفی، نفس، قالبیہ)۔ ان لطائف میں ذکر جاری ہونے کے بعد نفی اثبات (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ) کا ذکر حبس دم کے ساتھ (یعنی سانس روک کر) کرتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اول اپنے سانس کو ناف کے نیچے بند کر کے یعنی اندر کی جانب خوب سانس کھینچ کر ناف کی جگہ پر روک لے اور خیال کی زبان سے کلمہ لَا کو ناف سے نکال کر اپنے دماغ تک پہنچائے اور لفظ اِلٰـــــہَ کو دائیں کندھے پر لے جائے اور لفظ اِلَّا اللّٰـــہ کو عالم امر کے پانچوں لطائف میں سے گزار کر قوت خیال سے دل پر اس شدومد کے ساتھ ضرب کرے کہ ذکر کا اثر تمام لطائف میں پہنچ جائے۔ اس طرح ہر دفعہ سانس روکنے کی حالت میں چند بار ذکر کرے۔ پھر سانس چھوڑتے وقت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ خیال سے زبان سے کہے۔ ذکر میں معنی کا خیال رکھنا شرط ہے کہ سوائے ذات حق کے کوئی مقصود نہیں اور لَا کے ادا کرتے وقت اپنی ہستی اور تمام موجودات کی نفی کرے اور اِلَّا اللّٰـــہ کہتے وقت ذات حق سبحانہ کا اثبات کرے۔ ایک سانس میں طاق عدد ذکر کرنے کی رعایت کرے یعنی ابتداء میں تین بار پھر پانچ بار علی ہذا القیاس اپنی طاقت اور مشق کے مطابق بڑھاتا جائے حتیٰ کہ ایک سانس میں اکیس بار تک پہنچائے۔ اگر طاق عدد

کی رعایت ہو سکے تو مفید ہے شرط نہیں ہے۔ چند بار ذکر کرنے کے بعد نہایت عاجزی وانکساری سے حق سبحانہ وتعالیٰ کی جناب میں یہ التجا کرے ''یاالٰہی! تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری ہی رضا کا طالب ہوں اپنی محبت ومعرفت مجھے عنایت فرما'' اگر اکیس بار تک پہنچا اور کوئی فائدہ نہ ہوا تو پھر شروع سے یعنی تین بار سے بڑھا کر اکیس بار تک لے جائے۔ بازگشت، نگہداشت، وقوفِ قلبی، وقوفِ عددی وغیرہ کی رعایت کرے جن کی تفصیل آگے بیان کی جائیگی۔

اثرات

اس ذکر کے اثرات یہ ہیں کہ اس سے حرارت قلب، ذوق وشوق، رِقّت قلب، نفی خواطر، زیادتی محبت حاصل ہوتی ہے اور ہوسکتا ہے کہ کشف کے حاصل ہونے کا سبب ہوجائے۔ چونکہ اس ذکر میں گرمی بہت ہوتی ہے اس لئے مرشد کو چاہیے کہ گرمیوں میں اس ذکر کی تلقین نہ کرے بلکہ سردیوں میں بھی سالک کی طبیعت کا اندازہ کر کے کمی بیشی کا حکم کرے۔ حتیٰ کہ بعض بزرگوں نے اس ذکر کو پانی میں کھڑے ہوکر کیا ہے۔ اگر سانس کا روکنا تکلیف دے تو ایسے شخص کو سردیوں میں بغیر سانس روکے اور بلا رعایت وقوف عددی اس ذکر کو کرنا چاہیے۔ واضح ہو کہ یہ ذکر تمام سلوک کا مکھن ہے اس لئے طالب صادق کو اس کے حصول میں پوری کوشش کرنی چاہیے۔ نیز اس ذکر کو بھی تمام لطائفِ سبعہ میں جاری کرے۔

سبق نمبر 14 ...... ذکر تہلیل لسانی بلحاظ معنیٰ

اس ذکر کا طریقہ بھی وہی ہے جو اوپر نفی اثبات کے ذکر میں بیان ہوا مگر اس میں سانس نہیں روکا جاتا اور کلمہ شریفہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ذکر شرائط مذکورہ بالا کے ساتھ زبان سے کیا جاتا ہے خیال سے نہیں۔ اس کی ادنیٰ تعداد گیارہ سو مرتبہ اور اعلیٰ پانچ ہزار مرتبہ ہے۔ اگر

ایک وقت میں نہ ہو سکے تو دن رات کے متفرق وقتوں میں پورا کرے۔اس سے بھی زیادہ کرے تو زیادہ فائدہ حاصل ہوگا۔اس ذکر کو چلتے پھرتے، لیٹے بیٹھے، وضو یا بے وضو ہر وقت کرسکتا ہے البتہ باوضو ہونا افضل اور معنیٰ کا خیال رکھنا ضروری ہے۔اس ذکر کو بھی تمام لطائفِ سبعہ میں جاری کرے۔

اثرات

اس کے اثرات بھی حسبِ سابق ہیں۔ ہر دو طریقہ کے ذکر نفی اثبات پر خطرات کی نفی، حضور قلب، لطائف کی اپنے مقامات سے فوق الفوق کی طرف کشش اور دل پر فوق یا کسی اور جانب سے واردات کا نزول ہوتا ہے۔حتیٰ کہ واردات کا نزول ہوکر سالک پر فنا کا غلبہ ہو جاتا ہے۔

مراقبات

نیّات مراقبات

صفائی باطن کا دوسرا طریقہ مراقبہ ہے۔ دل کو وساوس وخطرات سے خالی کر کے فیض خداوندی اور رحمت، الٰہی کا انتظار کرنا اور اس کے مورد پر وارد ہونے کا لحاظ کرنا مراقبہ کہلاتا ہے۔ جس لطیفہ پر فیض الٰہی وارد ہوتا ہے اس لطیفہ کو موردِ فیض کہتے ہیں۔ اب مشائخ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارھم کے مراقبات کی نیات و کیفیات واثرات درج کیئے جاتے ہیں۔

سبق نمبر 15 ...... مراقبہ احدیت

میرے لطیفہ قلب پر ذات والا صفات سے فیض آ رہا ہے جو تمام کمالات اور خوبیوں کی جامع ہے اور جملہ عیوب ونقائص سے مُنزّہ و پاک ہے اور اسم مبارک اللہ کا مسمّٰی ہے۔

زبان خیال کے ساتھ یہ نیت کر کے فیضان الٰہی کے انتظار میں بیٹھا رہے۔ اس مراقبہ میں جمعیت اور حضور قلب کی نسبت حاصل ہونے کی طرف توجہ رکھنی چاہیے اور تنزیہ وتقدیس ذات حق سبحانہ کا پوری طرح خیال رکھنا چاہیے۔ یاد رہے کہ فیض لطائف کے مقام پر نازل ہوتا ہے جبکہ موردِ فیض ہیں۔

اثرات

خطرات قلبی کے بالکلیہ زائل ہونے یا کم ہونے کو جمعیت کہتے ہیں۔ مراقبہ احدیت میں سالک کو حق تعالیٰ کے ساتھ حضور اور اس کے ماسویٰ سے غفلت حاصل ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ کم از کم چار گھڑی تک خطرے وسوسے کے بغیر یہ حضور حاصل ہو جائے تو سمجھنا چاہیے کہ اس

مراقبہ کے اثرات مرتب ہورہے ہیں۔

سبق نمبر 16 ...... **مراقبات مشارب**

مراقبہ احدیت کے بعد مراقبات مشارب کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مشارب جمع مشرب کی ہے بمعنی راہ وگھاٹ۔ ان مراقبات کے ذریعہ سالک مقام فنا تک پہنچ جاتا ہے اس لئے ان کو مشارب کہتے ہیں۔ عالم امر کے ہر لطیفہ کی اصل عرش کے اوپر ہے چنانچہ لطیفہ قلب کی اصل تجلی افعال الٰہی ہے، لطیفہ روح کی اصل تجلی صفات ثبوتیہ ہے، لطیفہ سر کی اصل تجلی شیونات ذاتیہ ہے، لطیفہ خفی کی اصل تجلی صفات سلبیہ ہے، لطیفہ اخفیٰ کی اصل تجلی شان جامع ہے۔ جب تک ہر لطیفہ نورانی ہوکر اپنی اصل تک نہ پہنچے اس لطیفہ کی فنا حاصل نہیں ہوتی۔ واضح ہو کہ جب تک ہر مراقبہ کا اثر سالک کے لطیفہ پر محسوس نہ ہو ہرگز دوسرے مراقبہ کی تلقین نہ کی جائے ورنہ ماسویٰ کا خیال دل سے کبھی دور نہ ہوگا اور اس کو مقام فنا تک جو ولایت کا پہلا قدم ہے رسائی نصیب نہ ہوگی۔

سبق نمبر 17 ...... **مراقبہ لطیفہ قلب**

نیت

سالک اپنے لطیفہ قلب کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ قلب مبارک کے مقابل تصور کرکے زبان خیال سے جناب الٰہی میں التجا کرے کہ ''یا الٰہی! تجلیات افعالیہ کا وہ فیض جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ قلب سے حضرت آدم علیہ السلام کے لطیفہ قلب میں القا فرمایا ہے۔ میرے شیخ مکرم اور پیران کبار کے طفیل میرے لطیفہ قلب میں بھی القا فرمادے۔

اثرات

اس لطیفہ کے مراقبہ میں اپنے افعال اور تمام مخلوق کے افعال سالک کی نظر سے

پوشیدہ ہوجاتے ہیں اور ایک فاعل حقیقی کے فعل کے سوا اس کی نظر میں کچھ نہیں آتا۔ جب اس دید کا غلبہ ہوجاتا ہے تو سالک کائنات کی ذات وصفات کو حق سبحانہ وتعالیٰ کی ذات وصفات کا مظہر دیکھتا ہے اور ماسویٰ کو اس قدر بھول جاتا ہے کہ بتکلیف یاد کرنے پر بھی یاد نہیں آتا اور دُنیا کے غم وخوشی سے قلب متاثر نہیں ہوتا۔ اس کو فنائے لطیفہ قلب کہتے ہیں۔

سبق نمبر 18 .... **مراقبہ لطیفہ رُوح**

نیت

سالک اپنے لطیفہ رُوح کو آں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ روح کے مقابل تصور کر کے زبان خیال سے بارگاہ الٰہی میں التجا کرے کہ: یاالٰہی! تجلیات صفات ثبوتیہ کا وہ فیض جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ روح سے حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لطیفہ روح میں القا فرمایا ہے میرے مرشدِ مکرم اور پیران کبار کے طفیل میرے لطیفہ روح میں بھی القا فرمادے۔ صفات ثبوتیہ، حیوۃ، علم، قدرت، سمع، بصر، ارادہ وغیرہ ہیں۔

اثرات

لطیفہ روح کی فنا اس وقت حاصل ہوتی ہے جب سالک کی نظر سے اپنی اور تمام مخلوقات کی صفات غائب ہوجائیں اور تمام صفات کی نسبت حق تعالیٰ ہی کی طرف نظر آئے۔ اس مقام میں جب سالک اپنے آپ سے اور تمام مخلوقات سے وجود کی نفی کرتا ہے جو کہ تمام صفات کی اصل ہے اور حق تعالیٰ کے سوا کسی اور کے لئے وجود کا اثبات نہیں کرتا تو ناچار توحید وجودی کا قائل ہوجاتا ہے۔

سبق نمبر 19 ...... **مراقبہ لطیفہ سر**

نیت

سالک اپنے لطیفہ سر کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ سر کے مقابل تصور کر کے زبان خیال سے بارگاہ الٰہی میں التجا کرتا ہے: یا الٰہی! تجلیات شیونات ذاتیہ کا وہ فیض جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ سر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ سر میں القا فرمایا ہے میرے شیخ مکرم اور پیران کبار کے طفیل میرے لطیفہ سر میں بھی القا فرما دے۔

شیون جمع ہے شان کی اور اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ شان ذاتیہ ہے کہ جس سے وہ صفات ثبوتیہ کے ساتھ موصوف ہے۔ قولہ تعالیٰ

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ (الرحمٰن:۲۹)

ترجمہ: ہر روز (اللہ تعالیٰ) ایک شان میں ہے۔

اثرات

فنائے سر یہ ہے کہ سالک اس مقام میں اپنی ذات کو حق سبحانہ وتعالیٰ کی ذات میں مٹا ہوا پاتا ہے اور اسے ذات حق تعالیٰ کے سوا اور کوئی ذات نظر نہیں آتی۔ جب سالک ذات وصفات الٰہی میں فنا ہو جاتا ہے تو طعن وملامت کی پرواہ نہیں کرتا اور نہ ہی کسی تعریف وتوصیف کا خواہشمند رہتا ہے۔ صرف ذات حق میں مستغرق رہتا ہے۔

سبق نمبر 20 ...... **مراقبہ لطیفہ خفی**

نیت

سالک اپنے لطیفہ خفی کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ خفی کے مقابل تصور کر کے زبان خیال سے بارگاہ الٰہی میں التجا کرے کہ: یا الٰہی! تجلیات صفات سلبیہ کا وہ فیض

جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ خفی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ خفی میں القا فرمایا ہے میرے شیخ مکرم اور پیران کبار کے طفیل میرے لطیفہ خفی میں بھی القا فرمادے۔

صفات سلبیہ کا مطلب یہ ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ تمام عیوب ونقائص سے پاک ہے، وہ جسم وجسمانی عرض وجوہر مکانی وزمانی، حال ومحل، محدود ومتناہی ہونے سے بھی پاک ہے۔ بے جہت، بے کیف، بےنسبت اور بے مثل ہے۔ اس کی ضدوند، ہمسر ومثل ہونا اس کی پاک بارگاہ سے مسلوب ومفقود ہے۔ ماں، باپ، زن واولاد سے پاک ہے کیونکہ یہ سب حدوث کے نشانات ہیں اور ان سے نقص لازم آتا ہے۔ تمام قسم کے کمالات حق تعالیٰ کی جناب کے لئے ثابت ہیں اس لئے امکان وحدوث کی صفات جو سراسر نقص ہیں اس کی جناب پاک سے سب مسلوب سمجھنی چاہئیں۔

اثرات

اس لطیفہ کی فنا یہ ہے کہ سالک اس مقام میں حق سبحانہ وتعالیٰ کو تمام عالم سے ممتاز ومنفرد پاتا ہے اور جمیع مظہر سے مجرد ویگانہ دیکھتا ہے۔

سبق نمبر 21 ...... مراقبہ لطیفہ اخفیٰ

سالک اپنے لطیفہ اخفیٰ کو آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ اخفیٰ کے مقابل تصور کرکے زبان خیال سے بارگاہ الٰہی میں التجا کرے: یا الٰہی! تجلیات شان جامع کا وہ فیض جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ اخفیٰ مبارک میں القا فرمایا ہے میرے شیخ مکرم اور پیران کبار کے طفیل میرے لطیفہ اخفیٰ میں القا فرمادے۔

اثرات

اس لطیفہ کی فنا یہ ہے کہ سالک کو اخلاق حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ اور اخلاق نبویہ علی

صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ متخلق واتصاف وآراستگی حاصل ہوتی ہے اور یہی اثرات آئندہ مقامات میں پختہ ہوتے رہتے ہیں۔اس مقام میں رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پوری طرح اتباع کرنا مفید ہوتا ہے۔جیسا کہ فرمان ہے

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہ

ترجمہ: اخلاق خداوندی سے متخلق ہوجاؤ۔

تنبیہ

ان پانچوں مراقبات مشارب میں ہر مراقبہ کی نیت کرکے جب اس لطیفہ کے فیض کے انتظار میں بیٹھے تو ہر اس لطیفہ کو جس میں مراقبہ کررہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اپنے سلسلہ کے تمام بزرگوں کے اس لطیفہ کے سامنے ان شیشوں کی مانند جو آپس میں ایک دوسرے کے سامنے ہوں فرض کرکے خیال کرے کہ اس لطیفہ کا فیض جناب باری تعالیٰ سے آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس لطیفہ میں آرہا ہے پھر سلسلہ کے تمام بزرگوں کے اس لطیفہ کے آئینوں میں سے منعکس ہوکر میرے اس لطیفہ میں آرہا ہے تاکہ حدیث قدسی ہے۔

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ

ترجمہ: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔

کے بموجب اپنے مقصد میں کامیاب ہو۔

وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کے لئے یہ کوئی مشکل نہیں ہے۔

نیز جاننا چاہیے کہ عالم امر کے ان پانچوں لطائف کی فنا حاصل ہونے کے بعد دائرہ امکان کی سیر ختم ہوجاتی ہے۔اس سیر میں جمعیت، حضور، جذب لطائف بسوئے اصول خود اور حالات وواردات (جو فوق سے سالک پر وارد ہوتے ہیں اور سالک ان کو برداشت

کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے) کا حاصل ہونا ضروری ہے۔

سبق نمبر22 ...... مراقبہ معیت

نیت

سالک اس مراقبہ میں آیہ کریمہ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ (وہ ہر جگہ تمہارے ساتھ ہے) کے معنی کا خیال کر کے خلوص دل کے ساتھ زبان خیال سے یہ تصور کرے کہ: اس ذات پاک سے جو میرے ساتھ اور کائنات کے ہر ذرے کے ساتھ ہے جس کی صحیح کیفیت حق تعالیٰ ہی جانتا ہے میرے لطیفہ قلب پر فیض آ رہا ہے فیض کا منشاء ومبداء ولایت صغریٰ کا دائرہ ہے جو اولیائے عظام کی ولایت اور اسماء وصفات مقدسہ الٰہی کا ظل ہے۔

اثرات

اس مرتبہ میں فنائے قلبی حاصل ہوتی ہے اور دائرہ امکان کے باقی اثرات کی تکمیل ہوا کرتی ہے۔ اس مقام میں تجلی افعالیہ الٰہیہ میں سیر واقع ہوتی ہے۔ توحید وجودی وذوق وشوق وآہ ونالہ، استغراق وبے خودی ودوام حضور ونسیان ماسوا جس کو فنائے قلب بھی کہتے ہیں حاصل ہو جاتا ہے۔ اس مقام میں ذکر تہلیل لسانی توجہ قلبی کے ساتھ کرنا بہت فائدہ بخشتا ہے اور توجہ فوق سے ہٹ کر شش جہات کا احاطہ کر لیتی ہے۔ پس جب لوح دل سے ماسویٰ کا خیال مٹ جائے اور توجہ الی اللہ میں اس قدر محویت واستغراق ہو جائے کہ تکلف سے بھی غیر کا خیال پیدا کرنا دُشوار ہو جائے اور تمام دینوی تعلقات کا رشتہ دل سے ٹوٹ جائے تو فنائے قلبی حاصل ہو جاتی ہے جو کہ ولایت کا پہلا قدم ہے اور باقی کمالات کا حاصل ہونا اس پر موقوف ہے۔

فائدہ

حضرات نقشبندیہ رحمھم اللہ تعالیٰ کا سلوک یہیں تک ہے اس سے آگے کے اسباق

بالتفصیل حضرت حق جل مجدہ کی جناب سے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ کو مرحمت ہوئے ہیں جن کی تفصیل آگے درج ہے۔اس مقام کی تکمیل پر اکثر مشائخ کرام رحمہ اللہ علیہم سالک کو طریقہ سکھانے کی اجازت مرحمت فرما دیتے ہیں اور وہ اسی تبلیغ کے ضمن میں باقی سلوک کی تکمیل بھی کرتا رہتا ہے۔لہذا پیر طریقت کو چاہیے کہ جب تک خود یا وجدان سالک سے اس کے حالات میں تغیر وتبدل، جذب تام اور کمال جمعیت وحضور کو ملاحظہ نہ کرے ان مقامات کے حاصل ہونے کی نسبت بشارت نہ دے کہ اس سے طریق عالیہ کی بدنامی ہے۔ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد کے سوا سب چیزوں کو بھولنا لطیفہ قلب کی فنا ہے اور دوام حضور یعنی اس یاد میں دائمی طور پر ثابت قدم رہنا کہ کسی وقت بھی غافل نہ ہو لطیفہ قلب کی بقا کہلاتی ہے اس کو دائرہ ولایت صغریٰ کہتے ہیں اور حصول بقا کے بعد سالک حقیقت میں داخل ہوتا ہے۔

ولایت کبریٰ

جاننا چاہیے کہ کمال فنا ولایت کبریٰ میں حاصل ہوتا ہے۔ولایت کبریٰ سے مراد فنائے نفس اور رذائل سے اس کا تزکیہ اور انانیت وسرکشی کا زائل ہو جانا ہے اور اس کو دائرہ اسماء وصفات شیونات بھی کہتے ہیں۔اس لئے کہ اس میں تجلیات خمسہ (افعالیہ، ثبوتیہ، شیون ذاتیہ، سلبیہ، شان جامع) کے اصول میں سیر واقع ہوتی ہے۔دائرہ ولایت کبریٰ تین دائروں اور ایک قوس (نصف دائرہ) پر مشتمل ہے اور وہ حسبِ ذیل ہے۔

سبق نمبر 23 ...... دائرہ اولیٰ

نیت

سالک اس مراقبہ میں آیہ کریمہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْد (ق:۱٦)(اور

ہم بندہ کی رگ جان (شہ رگ) سے بھی زیادہ قریب ہیں) کے مضمون کو دل میں ملحوظ رکھ کر خیال کرے کہ: اس ذات سے جو میری رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہے اور اس قرب کی حقیقت حق تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ میرے لطیفہ نفس اور عالم امر کے پانچوں لطائف پر فیض آ رہا ہے۔ فیض کا منشاء و مبداء ولایت کبریٰ کا دائرہ ہے جو انبیاء کی ولایت اور ولایت صغریٰ کے دائرہ کی اصل ہے۔

اس دائرہ اولیٰ کا نصف اسفل اسماء وصفات زائدہ اور نصف عالی شیونات ذاتیہ پر مشتمل ہے۔ انسان کی جان صفات الٰہیہ کا ظل ہے اور ظل اصل کے ساتھ قائم ہوتا ہے۔ اس لئے اصل ظل سے وجود مخلوق کے زیادہ قریب ہے اور اقربیت و معیت کا معاملہ عقل کی حدود سے باہر اور کامل انکشاف پر موقوف ہے۔

سبق نمبر 24 ...... دائرہ ثانیہ

نیت

سالک اس مراقبہ میں آیہ کریمہ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ (مائدہ:۵۴) (اللہ تعالیٰ ان کو دوست رکھتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہیں) کے مضمون کو دل میں ملحوظ رکھ کر خیال کرے۔

''اس ذات سے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں میرے لطیفہ نفس پر فیض آ رہا ہے۔ فیض کا منشاء و مبدا ولایت کبریٰ کا دائرہ ثانیہ ہے جو انبیاء عظامؑ کی ولایت اور دائرہ اولیٰ کی اصل ہے''۔

سبق نمبر 25 ...... دائرہ ثالثہ

سالک اس مراقبہ میں آیہ کریمہ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ (مائدہ:۵۴) کے مضمون کو دل میں ملحوظ رکھ کر خیال کرے:

''اس ذات سے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں

میرے لطیفہ نفس پر فیض آرہا ہے۔فیض کا منشا ومبدا ولایت کبریٰ کا دائرہ ثالثہ ہے جو انبیاء کرام علیہم السلام کی ولایت اور دائرہ ثانیہ کی اصل ہے''۔

سبق نمبر 26 ...... **مراقبہ قوس**

نیت

سالک اس مراقبہ میں آیہ کریمہ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ (مائدہ:۵۴) کے مضمون کو دل میں ملحوظ رکھ کر خیال کرے۔

''اس ذات سے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں میرے لطیفہ نفس پر فیض آرہا ہے۔فیض کا منشا ومبدا ولایت کبریٰ کی قوس ہے جو انبیاء عظامؑ کی ولایت اور دائرہ ثالثہ کی اصل ہے''۔

ہر سہ دائرہ اور قوس کے اثرات

نظر کشفی میں ان تینوں دائروں اور قوس کے حصول میں امتیاز وفرق، ضعف وقوت میں کثرت وقلت انوار ہے اور نسبت فوق نیچے والی نسبت سے زیادہ بے رنگ ہوتی ہے یعنی اس طرح پر کہ پہلے دائرہ اقربیت میں آگے کے اڑھائی دائروں میں اس سے کم اور ضعیف اور تیسرے میں دوسرے سے کم اور ضعیف اور قوس میں اس سے کم اور ضعیف۔بعض کشف والی طبیعتوں پر ہر دائرہ سورج کی ٹکیہ کی مانند منور ظاہر ہوتا ہے اور جس قدر یہ دائرہ منکشف ہوتا ہے اسی قدر نور کی چمک ظاہر ہوتی ہے اور بڑھتی رہتی ہے اور جتنا دائرہ طے ہونے سے باقی رہتا ہے آفتاب کے کسوف (گرہن) کی مانند نظر آتا ہے اور اس مقام میں نفس کو استہلاک واضمحلا (ہلاک ہونا اور گھٹنا) ہوتا ہے۔ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے جس طرح کہ دھوپ میں برف پگھلتی ہے یا جیسے پانی میں نمک گھل جاتا ہے اور عین اور اثر زائل ہو جاتے ہیں اور وجود کا نام ونشان باقی نہیں رہتا یعنی سالک اپنے وجود کو حضرت حق جل

مجدہ کے وجود کا پرتو اور اپنے وجود کے توابع کو حق جل مجدہ کے وجود کے پرتو کے توابع جانتا ہے (اور یہ محو واضمحلال نظری ہے) یعنی سالک کا وجود وتعین اس کی نظر سے جاتا رہتا ہے۔ حقیقت اور نفس الامر میں محو نہیں ہوتا۔ نفس کی انانیت اور سرکشی ٹوٹ جاتی ہے اور صفات رذیلہ حسد، بخل، حرص، کینہ، تکبر، بڑائی، حب جاہ وغیرہ سے اس کا تزکیہ (صفائی) ہوجاتی ہے۔ شرح صدر، صبر وشکر، رضا بر حکم وقضا، ورع، تقویٰ وزہد وغیرہ صفات حمیدہ پیدا ہوجاتی ہیں۔ فیض باطن کا معاملہ جو پہلے دماغ سے تعلق رکھتا تھا اب سینے سے متعلق ہوجاتا ہے۔ اس وقت شرح صدر حاصل ہوتا ہے اور حسبِ استعداد سینہ میں اس قدر وسعت پیدا ہوجاتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ اگرچہ سیر قلبی میں بھی وسعت قلب بہت ہوتی ہے لیکن وہ فقط قلب تک ہی محدود ہوتی ہے اور وسعت صدر تمام سینے میں خصوصاً لطیفہ اخفیٰ میں ہوتی ہے۔ احکام الٰہیہ کے ادا کرنے میں بلا چون وچرا مشغول ہوجاتا ہے اور کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی بلکہ استدلالی علم بدیہی ہوجاتا ہے۔ مواعید الٰہیہ پر کامل یقین ہوجاتا ہے، نفس مطمئنہ ہوجاتا ہے، توحید شہودی جلوہ گر ہوکر حقیقی اسلام سے مشرف ہوجاتا ہے۔ یعنی حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کی عظمت وکبریائی سالک کے سامنے جلوہ گر ہوکر باطن پر ہیبت الٰہی کا غلبہ ہوجاتا ہے اور تمام احوال میں راضی برضائے الٰہی رہتا ہے اور اپنی نیتوں کو قصوروار دیکھتا ہے اور اپنے عملوں کو ناقص جانتا ہے۔ ان دائروں اور قوس کے مراقبات کے زمانے میں ذکر تہلیل لسانی معنی ودیگر شرائط کے لحاظ رکھتے ہوئے کرنا ترقی بخشتا ہے۔ اسماء وصفات کے ظلال (جو کہ انبیاء وملائکہ کرام علیہم السلام کے سوا تمام مخلوقات کے مبادی تعینات ہیں) کی سیر کو ولایت صغریٰ کہتے ہیں اور اس میں توحید وجودی وذوق وشوق ودوام حضور ونسیان ماسوٰی وغیرہ کی سورت حاصل ہوتی ہے جس کو فنائے قلب کہتے ہیں۔ ولایت کبریٰ میں اسماء وشیونات الٰہیہ میں سیر واقع ہوتی ہے جو کہ انبیاء کرامؑ کے مبادی تعینات ہیں اور اور اس میں

فنا کی حقیقت حاصل ہوتی ہے جس کو فنائے نفس کہتے ہیں۔ ولایت صغریٰ اور ولایت کبریٰ کی سیر اسم الظاہر میں ہوتی ہے اسی لئے اس کو اسم الظاہر کا سلوک کہتے ہیں اور یہ مراقبہ اسم الظاہر پر ختم ہوتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے۔

سبق نمبر 27 ...... **مراقبہ اسم الظاہر**

نیت

"اس ذات سے جو اسم الظاہر کا مسمیٰ ہے میرے لطیفہ نفس اور عالم امر کے پانچوں لطیفوں پر فیض آرہا ہے" یہ نیت کر کے بدستور فیض اخذ کرے۔

اثرات

اس مراقبہ میں زیادہ فیض لطیفہ نفس پر وارد ہوتا ہے اور اس میں انوار سفیدی مائل بہ سبز معلوم ہوتے ہیں۔ ایک قسم کی خنکی و آرام اور استغراق کامل کے ساتھ اسرار و مظاہر ہویدا ہوتے ہیں۔ ولایت کبریٰ کی نسبت باطن میں فراخی اور قوت پیدا ہوتی ہے اور اسی طرح ہر اوپر کے دائرے میں نیچے والے کی نسبت تقویت اور تکمیل ہوتی رہتی ہے۔

ولایت کبریٰ کے محاذات و مقابل میں دائرہ سیف قاطع ہے۔ جب سالک اس دائرہ میں قدم رکھتا ہے تو وہ اپنی ہستی کو کاٹنے والی تلوار کی مانند کاٹ ڈالتا ہے اور اس کا نام ونشان نہیں چھوڑتا۔ یہ دائرہ داخل سلوک نہیں بعض کو پیش آتا ہے اور بعض کو نہیں۔ ولایت کبریٰ کے دائروں اور مراقبہ اسم الظاہر میں تہلیل لسانی معنی کا خیال رکھتے ہوئے بطریق مذکور کرنا بہت فائدہ دیتا ہے۔ ولایت کبریٰ کی تکمیل میں سیر واقع ہوتی ہے جو ولایت علیا کہلاتی ہے اور اس سیر کو اسم الباطن کی سیر کہتے ہیں اس کے مراقبہ کا طریقہ یہ ہے۔

سبق نمبر 28 ...... مراقبہ اسم الباطن

نیت

''اس ذات سے جو اسم الباطن کا مسمیٰ ہے میرے عناصر ثلاثہ (سوائے عنصر خاک) یعنی آگ، پانی، ہوا پر فیض آرہا ہے فیض کا منشاء دائرہ ولایت علیا ہے جو ملائکہ عظام کی ولایت ہے''۔

اثرات

اس مراقبہ میں عناصر ثلاثہ کو توجہ وحضور وعروج ونزول حاصل ہوتا ہے باطن کے اندر عجیب وسعت اور ملاء اعلیٰ (فرشتوں کی دُنیا) کے ساتھ مناسبت پیدا ہوجاتی ہے اور ہوسکتا ہے فرشتے ظاہر ہونے لگیں۔ اس مقام میں ذکر تہلیل لسانی اور نفل طول قرأت کے ساتھ بکثرت پڑھنا ترقی بخشتا ہے اور رخصت پر عمل کرنا بہتر نہیں بلکہ عزیمت پر عمل کرنے سے ترقی ہوتی ہے کیونکہ رخصت پر عمل کرنے سے سالک بشریت کی طرف کھنچ جاتا ہے اور عزیمت پر عمل کرنے سے فرشتوں کی صفت کے ساتھ مناسبت بڑھے گی اسی قدر اس ولایت میں ترقی ہوگی۔ کبھی یہ دائرہ اس طرح ظاہر ہوتا ہے کہ اسماء وصفات حق سبحانہ وتعالیٰ اس دائرہ کو سورج کی شعاعوں کی مانند احاطہ کرلیتی ہے اور کبھی شعاعوں کے خطوط کے بغیر بھی یہ دائرہ ظاہر ہوتا ہے اور کمال بے رنگی ظاہر ہوتی ہے اور اس میں اسماء وصفات الٰہی اپنے مسمیٰ کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں اور اسم الظاہر اور اسم الباطن کی سیر میں فرق یہ ہے کہ اسم الظاہر کی سیر میں ذات کے ملاحظہ کے بغیر محض تجلیات صفاتی ظاہر ہوتی ہیں اور اسم الباطن کی سیر میں اگرچہ اسماء صفات کی تجلیات بھی وارد ہوتی ہیں لیکن کبھی کبھی ذات تعالت وتقدست بھی مشہود ہوجاتی ہے۔ اس کے اسرار بہت ہی پوشیدہ رکھنے کے لائق ہیں جب اسم ظاہر وباطن کے دو پر سالک کو حاصل ہوگئے تو اب بات آسان ہوگئی۔ اس مقام تک سالک

کی سیر ظلال یا صفات میں تھی اس کے بعد سالک کا معاملہ حضرت ذات تعالیٰ وتقدس کے ساتھ شروع ہوگا اوراس کی سیر تجلی ذاتی دائمی میں واقع ہوگی۔تجلی ذاتی دائمی کے تین درجے ثابت کئے گئے ہیں، مرتبہ اول کو کمالات نبوت، مرتبہ دوم کو کمالات رسالت، مرتبہ سوم کو کمالات اولوالعزم کہتے ہیں (تفصیل آگے درج ہے)۔

سبق نمبر 29 ...... **مراقبہ کمالات نبوت**

نیت

''اس ذات محض سے جو منشاء کمالات نبوت ہے میرے لطیفہ عنصر خاک پر فیض آرہا ہے''۔ یہ نیت کر کے تجلی ذاتی دائمہ کا فیض بے پردہ اسماء وصفات حاصل کرے۔

اثرات

اس مقام پر پہلے والے معارف سب مفقود ہوجاتے ہیں اور تمام سابقہ باطنی حالات بے کار اور بُرے معلوم ہونے لگتے ہیں۔نسبت باطن میں کمال وسعت و بے رنگی و بے کیفی اور یاس وحرمان حاصل ہوتے ہیں اور ایمانیات وعقائد حقہ میں یقین قوی ہوجاتا ہے اور استدلالی علم بدیہی ہوجاتا ہے لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ (کوئی آنکھ اسکا احاطہ نہیں کرسکتی) کے مصداق یافت اور ادراک یہاں پر نارسائی کی علامت ہے۔اس مقام کے معارف وحقائق انبیاء کرام علیہم السلام کی شریعتیں ہیں اور اگر خدا تعالیٰ چاہے تو اسرار مقطعات قرآنی حاصل ہوتے ہیں اور باطن میں اس قدر وسعت ہوجاتی ہے کہ ولایت صغریٰ وکبریٰ وعلیا اس کے سامنے بالکل لاشئی اور محض تنگ معلوم ہوتی ہیں اوران مذکورہ تینوں ولایتوں میں البتہ ایک دوسرے کے ساتھ مناسبت پائی جاتی ہیں۔اگرچہ وہ صورت وحقیقت کے مناسب ہوتی ہیں لیکن اس مقام میں یہ نسبت بھی مفقود ہے۔سابقہ حالات باطن کے مفقود ہوجانے، یاس وناامیدی پیدا ہونے اور اپنے آپ کو قصوروار دیکھنے حتیٰ کہ اپنے آپ کو کافر فرنگ سے بھی

بدتر جاننے کے باوجود اس کو وصل عریانی کی حقیقت حاصل ہو جاتی ہے اس سے پہلے جو وصل حاصل تھا وہ دائرہ وہم وخیال میں داخل تھا۔اس جگہ وصول ہے حصول نہیں ہے اور اس مقام میں رویئت کی تشبیہ حاصل ہوتی ہے اگر چہ رویئت کا وعدہ آخرت میں ہے اور ہمارا اس پر ایمان ہے۔صفائی وقت،حقیقت اطمینان واتباع آں سرورعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہوکر احکام شرعیہ،اخبار غیب،وجود حق وصفات حق سبحانہ وتعالیٰ،معاملہ قبر وحشر ونشر ومافیہا وبہشت ودوزخ وغیرہ جن کی مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے اس مقام میں بدیہی اور عین الیقین کے درجہ پر حاصل ہو جاتے ہیں کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی۔اور ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی (پھر وہ قریب ہوئے پھر حق تعالیٰ قریب ہوا تو دو کمانوں جیسا فاصلہ یا اس سے کم تر حائل ہوا) کا بھید اس مقام میں ظاہر ہوتا ہے اور اس معاملے کی ایسی حقیقت سالک پر ظاہر ہوتی ہے کہ تحریر اور تقریر میں نہیں آسکتی۔یہ انبیاء علیہم السلام کا مقام ہے اور متبعین کو انبیاء علیہم السلام کی متابعت ووراثت سے حاصل ہوتا ہے اس لئے اس مقام میں قرآن مجید کی تلاوت آداب وترتیل کے ساتھ اور نماز نوافل کی کثرت آداب کی رعایت کے ساتھ اور حدیث شریف کے پڑھنے پڑھانے کا شغل اور اتباع سُنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ اذکار جو احادیث سے ثابت ہیں بہت فائدہ اور ترقی بخشتے ہیں بلکہ یہ چیزیں حقائق سبعہ میں بھی جو آگے آئیں گے مفید اور موجب ترقی ہیں۔

سبق نمبر 30 ...... **مراقبہ کمالات رسالت**

نیت

”اس ذات بحت سے جو کمالات خاص رسالت کا منشاء ہے میری ہیئت وحدانی (مجموعہ لطائف عالم امر وخلق) پر فیض آرہا ہے“۔یہ نیت کر کے تجلی ذاتی دائمی کا فیض حاصل کرے۔

اثرات

اس مراقبہ میں بھی وہی کیفیات مراقبہ نبوت یعنی بے رنگی و بے کیفی ولطافت وغیرہ مزید ترقی کے ساتھ حاصل ہوتی ہیں۔سالک کو حصول فناء وتصفیہ وتزکیہ لطائف عشرہ کے بعد عالم امر وخلق کے دسوں لطیفوں میں جو اعتدال پیدا ہوتا ہے اس ہیئت کو ہیئت وحدانی کہتے ہیں۔اس مقام میں اور بعد کے تمام مراقبات میں عروج ونزول انجذاب تمام بدن کا حصہ ہے یعنی یہاں سے آخری سبق تک مورد فیض سالک کی ہیئت وحدانی ہے۔انسان کو ان سب مقامات میں تلاوت قرآن مجید اور نماز بطول قنوت ترقی بخشتی ہے۔

سبق نمبر 31 .... **مراقبہ کمالات اولوالعزم**

نیت

''اس ذات بحت سے جو کمالات اولوالعزم کا منشاء ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آرہا ہے''۔اس نیت سے بطریق مذکور تجلیات ذاتی دائمی کا فیض اخذ کرے۔

اثرات

اس مراقبہ میں ہر دو کمالات سابقہ کی مثل فیض کے اثرات مرتب ہوتے ہیں پس ہر سہ کمالات میں تجلی ذاتی دائمی کا فیض بے پردہ اسماء وصفات حاصل ہوتا ہے۔نفس کے اندر اضمحلال اور وسعت باطن ووصل عریاں وحضور وبے جہت واتباع شریعت ومعارف وحقاء کا فیضان ہوتا ہے اور ہر مقام میں پہلے سے زیادہ وسعت و بے رنگی پیدا ہو جاتی ہے اور اسرار مقطعات قرآن اور متشابہات فرقانی کا انکشاف ہوتا ہے جو کسی طرح بیان وتحریر میں نہیں آسکتے اور عاشق (محبّ) ومعشوق (محبوب) کے رموز کہ جن کے کہنے اور سُننے کی مجال نہیں اس جگہ حاصل ہوتے ہیں اس جگہ تلاوت قرآن مجید خاص کر نماز نوافل میں ترقی بخشتی ہے۔

تنبیہ

اس دائرہ سے دائرہ منصب قیومیت نکلتا ہے اور یہ دائرہ بھی داخل سلوک نہیں۔ اس مرتبہ منصب قیومیت سے خاص انبیاء اور امت میں خاص خاص اولیاء مشرف ہوئے ہیں اس بندہ خاص (شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانیؒ) پر اسم یا حی یا قیوم کا فیضام نازل ہوتا ہے اور اس کی ذات سے تمام زمین و آسمان کا قیام رہتا ہے اس کے بعد دو راستے ہیں۔ مرشد کامل کو اختیار ہے کہ جس راستے سے چاہے آگے چلائے ایک راستہ حقائق کا الٰہیہ کا ہے اور یہ تین دائرے ہیں۔

1۔ حقیقت کعبہ ربانی

2۔ حقیقت قرآن

3۔ حقیقت صلوٰۃ

اور دوسرا حقائق انبیاء علیہم السلام کا ہے اور یہ چار دائرے ہیں۔

1۔ حقیقت ابراہیمی علیہ السلام

2۔ حقیقت موسوی علیہ السلام

3۔ حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

4۔ حقیقت احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ان دونوں کو ملا کر حقائق سبعہ کہتے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

سبق نمبر 32 ...... مراقبہ حقیقت کعبہ ربانی

نیت

"اس ذات واجب الوجود سے جس کو تمام ممکنات سجدہ کرتی ہیں اور جو حقیقت کعبہ ربانی کا منشاء ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آ رہا ہے"۔ یہ نیت کر کے اللہ تعالیٰ کی عظمت کبریائی اور تمام ممکنات کا مسجودلہ ہونے کا مراقبہ کرے۔ اس مقام میں اللہ تعالیٰ کی

عظمت و کبریائی مشہود ہوتی ہے۔ سالک کے باطن پر ایک قسم کی ہیبت غالب ہوتی ہے اور وہ اپنے آپ کو اس شان سے متصف پاتا ہے اور ممکنات کی توجہ اپنی جانب جانتا ہے جب اس مرتبہ کی فنا و بقا حاصل ہو جائے تو مراقبہ حقیقت قرآن مجید تلقین کرے۔

سبق نمبر 33 ...... **مراقبہ قرآن مجید**

نیت

''اس کمال وسعت والی بے مثل و بے چون ذات سے جو منشاء حقیقت قرآن مجید ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آ رہا ہے''۔

بعض اکابر نے اس مقام میں اس طرح دیکھا کہ خانہ کعبہ کے اوپر آ گیا ہوں اور وہاں ایک زینہ رکھا ہوا ہے جس کے ذریعہ سے اوپر چڑھ کر حقیقت قرآن مجید میں داخل ہوا ہوں۔ اس مقام میں شرح صدر ہو جاتا ہے، وسعت و بیچونی میں احوال ظاہر ہوتے ہیں اور کلام اللہ کے ہر حرف میں معانی کا ایک بے پایاں دریا نظر آتا ہے۔ پند و نصائح و قصص و حکایات اور اوامر و نواہی وغیرہ کی حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے۔ قرآن مجید پڑھنے کے وقت قاری کی زبان شجرہ موسوی کا حکم حاصل کر لیتی ہے اور قاری کا تمام قالب (جسم) زبان بن جاتا ہے۔ قرآن مجید کے انوار ظاہر ہونے کی علامت غالباً عارف کے باطن کے اوپر ایک ثقل (بوجھ) کا وارد ہونا ہے بموجب آیہ کریمہ اِنَّا سَنُلْقِیُ عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلاً (مزمل:۵) (بے شک عنقریب ہم تجھ پر ایک بھاری قول ڈالیں گے) نسبت حقیقت کعبہ معظّمہ باوجود اس سب عظمت و کبریائی کے حقیقت قرآن مجید سے نیچے دکھائی دیتی ہے۔

تنبیہ

اس کے محاذات میں دائرہ حقیقت صوم واقع ہوا ہے اس کے انوار و اسرار بھی اسی کے متعلق ہیں اور یہ دائرہ بھی داخل سلوک نہیں ہے۔

سبق نمبر 34 ...... مراقبہ حقیقت صلوٰۃ

نیت

''اس کمال وسعت والی بے مثل و بے چون ذات سے جو حقیقت صلوٰۃ کا منشاء ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آ رہا ہے''۔

اثرات

اس مقام میں حضرت ذات بے چون کی کمال درجہ کی وسعت ظاہر ہوتی ہے اور نماز کی حقیقت آشکارا ہو جاتی ہے (نماز کے مدارج پہلے بیان ہو چکے ہیں) یہ مقام نہایت اعلیٰ وارفع ہے۔ اَلصّلوٰۃُ مِعْرَاجُ الْمُوْمِنِیْنَ (نماز مومنوں کی معراج ہے) اَقْرَبُ مَایَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ الرَّبِّ فِیْ الصَّلوٰۃِ (بندہ نماز میں رب کے سب سے زیادہ نزدیک ہے) کا راز ظاہر ہوتا ہے اس کی کیفیت بیان سے باہر ہے۔ حقیقت قرآن مجید اس کا ایک جزو اور حقیقت کعبہ اس کا دوسرا جزو ہے۔ سالک جب اس حقیقت مقدسہ سے بہرور ہوتا ہے تو نماز ادا کرتے وقت اس دارفانی سے باہر ہو کر دار آخرت میں داخل ہو جاتا ہے اور حدیث ان تعبد الله کانک تراہ بطریق کمال جلوہ گر ہو جاتی ہے۔ سالک کو چاہیے کہ نماز کی ادائیگی میں تمام سنن وآداب کی کَمَایَنبَغِیْ (جیسا کہ اس کا اصل مقام ہے) رعایت کرے تا کہ حقیقت صلوٰۃ جلوہ گر ہو جائے۔ لوگ نماز کی حقیقت سے ناواقف ہیں یہی وجہ ہے کہ صوفیوں کا ایک جم غفیر اپنے اضطراب اور قبض کی تسکین وعلاج راگ ونغموں کے پردے کو دیکھتے ہیں اور اپنے مطلوب کو سماع، وجد وتواجد میں تلاش کرتے ہیں اسی لئے وہ رقص ورقاصی کو اپنی عادت بنا لیتے ہیں۔ اگر نماز میں کمالات کا ایک شمّہ (ذرہ) بھی اس پر ظاہر ہوتا ہے تو کبھی سماع ونغمہ کا دم بھی نہ بھرتے اور وجد وتواجد کو یاد نہ کرتے۔ ان ہر سہ حقائق الٰہیہ میں سالک کے تمام وجود میں اضمحلال سرایت کر جاتا ہے اور وسعت باطن بتدریج اپنے کمال کو پہنچ جاتی ہے۔

سبق نمبر35 ...... **مراقبہ معبودیت صرفہ**

نیت

''اس ذات محض سے جو معبودیت صرفہ کا منشاء ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آرہاہے''۔اس کو لاتعین بھی کہتے ہیں۔

اثرات

اس دائرہ میں سیر قدمی کو گنجائش نہیں یعنی پرواز سے اس میں نہیں پہنچ سکتا بلکہ سیر نظری سے نظر یعنی فکر سے فیض لے سکتا ہے کیونکہ نظر ہر جگہ پہنچ سکتی ہے قدم صرف مقامات عابدیت اور معبودیت صرفہ ہے۔اس جگہ عابدیت اور معبودیت میں فرق ظاہر ہوتا ہے اور اس بات کا یقین کامل بھی اسی مقام میں حاصل ہوتا ہے کہ معبود حقیقی یعنی احدیت مجردہ کے سوا کوئی اور کسی قسم کی عبادت کا مستحق نہیں۔اگرچہ اسماء وصفات ہی کیوں نہ ہوں گویا کلمہ طیبہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہ کی اصل حقیقت اس جگہ منکشف ہوتی ہے کہ منتہیوں کے لئے اس کلمہ کے معنیٰ لَامَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰہ اور عابد معبود سے کَمَا یَنْبَغِیْ جدا ہوجاتا اور شرک یہاں جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔اس مقام مقدسہ میں نماز کی عبادت پر ترقی منحصر ہے۔

فائدہ

حقائق الٰہیہ کی سیر یہیں تک تھی اب حقائق انبیاء علیہم السلام کا بیان ہوتا ہے اور یہ حقائق انبیاء علیہم السلام جو کہ تعین حبّی میں واقع ہیں۔اصل میں ولایت کبریٰ میں داخل ہیں چونکہ آخر میں منکشف ہوئے ہیں اس لئے سیر وسلوک میں بھی آخر میں واقع ہوئے ہیں۔ جاننا چاہیے کہ جس طرح حقائق الٰہیہ میں ترقی اللہ تبارک وتعالیٰ کے محض فضل پر موقوف ہے اسی طرح حقائق انبیاء علیہم السلام میں ترقی سید الابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پر موقوف جانیں،جیسا کہ حق سبحانہ وتعالیٰ اپنی ذات کو دوست رکھتا ہے اسی طرح اپنی صفات وافعال کو

بھی دوست رکھتا ہے۔ پس محبت کی دو قسمیں ہوئیں۔

1۔ مَحَبِیَّتُ   2۔ مَحْبُوْبِیَّتُ

محبیت ذاتیہ کے کمالات کا ظہور حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ میں ہوا اور محبوبیت کی بھی دو قسمیں ہیں، محبوبیت ذاتی اور محبوبیت صفاتی واسمائی۔ محبوبیت صفاتی واسمائی کا ظہور حضرت ابراہیم علیہ السلام ودیگر انبیاء علیہم السلام میں متحقق ہوا اور محبوبیت ذاتی کا ظہور حقیقت محمد واحمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں متحقق ہوا۔ پس اول کمالات صفاتی وحقیقت ابراہیمی علیہ السلام میں سیر شروع ہوتی ہے پھر حقیقت موسوی علیہ السلام میں پھر حقیقت محمدی واحمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سیر واقع ہوگی۔ حقائق انبیاء السلام میں مراقبات کی تفصیل یہ ہے۔

سبق نمبر 36 ...... **مراقبہ حقیقت ابراہیمیؑ**

نیت

''اس ذات سے جو حقیقت ابراہیمی علیہ السلام کا منشاء ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آرہا ہے''۔

اثرات

اس بلند مقام میں سالک کو حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ خاص انسیّت اور محبوبیت طاہر ہوکر کمالات صفاتی ومحبوبیت اسماء کا ظہور ہوتا ہے۔ مقام خُلَّتُ اسی سے کنایہ ہے اور اس دائرہ کو دائرہ خُلَّتُ بھی کہتے ہیں اور یہ یہانت عجیب وکثیر البرکات مقام ہے۔ انبیاء علیہم السلام اس مقام میں حضرت خلیل علیہ السلام کے تابع ہیں اور سید الابرار حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی حکم اتباع ملت ابراہیم حنیف علیہ السلام سے مامور فرمایا۔ اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے درود کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درود سے تشبیہ فرمائی جیسا کہ نماز میں پڑھتے ہیں۔ پس اس مقام میں درود ابراہیمی علیہ السلام (نماز والا درود) پڑھنا بہت

خیر و برکت کے ساتھ خاص انس وخلت و بے خودی پیدا ہو جاتی ہے اور محبوبیت صفاتی جو کہ عالم مجاز میں خدوخال اور قدو عارض وغیرہ سے تعبیر کی جاتی ہے بطور عکس جلوہ گر ہوتی ہے۔ اسی لئے سالک سوائے ذات کے کسی طرف متوجہ نہیں ہوتا اگر چہ وہ اسماء وصفات ہوں یا ظلال اور مزارات مشائخ کرام رحمتہ اللہ علیہم ہوں یا ارواح طیبہ وملائکہ کرام، اس کو غیر اللہ سے مدد مانگنا اچھا نہیں لگتا۔ رَبِّیْ اَعْلَمُ بِحَالِیْ مِنْ سُؤَالِیْ (رب میرے حال کو میرے سوال سے زیادہ جانتا ہے) اس پر وار در ہتا ہے لیکن اس مقام میں اس قدر بے رنگی نہیں ہوتی جتنی کہ محبوبیت ذاتی میں ہے جیسا کہ آگے آتا ہے۔ اس مقام میں سالک کو حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے ساتھ خصوصیت معلوم ہوتی ہے لیکن چاہیے کہ سوائے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی خصوصیت کے ساتھ کسی کی طرف متوجہ نہ ہو بلکہ سب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے طفیل سمجھے۔

سبق نمبر 37 ...... **مراقبہ حقیقت موسویؑ**

نیت

"اس ذات سے جو خود اپنا محبّ اور حقیقت موسوی کا منشاء ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آرہا ہے"۔

اثرات

اس مقام کو دائرہ محبت ذاتیہ بھی کہتے ہیں۔ اس مقام میں سالک کو کمالات محبیت یعنی محبت ذاتی کے ظہور کے باوجود استغنا اور بے نیازی کا بھی ظہور ہوتا ہے حالانکہ یہ اجتماع ضدین ہے اور بعض طبیعتوں سے بعض وقت بے ساختہ رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ (اے میرے رب تو مجھے اپنی ذات کا جلوہ دکھا تا کہ میں تیری طرف دیکھوں) نکلنے لگتا ہے۔ بعض متحمل ہوتے ہیں اور برداشت کر لیتے ہیں اور اس عالی مقام میں ایسے کلمات کا ظہور کم ہی

ہوتا ہے اور کم ہونا ہی مناسب ہے۔اس مقام میں دُرود شریف:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ خُصُوْصًا عَلٰی کَلِیْمِکَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَام بکثرت پڑھنا ترقی بخشتا ہے۔

سبق نمبر 38 .... **مراقبہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**

نیت

''اس ذات سے جو خود اپنا ہی محبّ اور اپنا ہی محبوب ہے اور حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منشاء ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آ رہا ہے''۔

اثرات

اس مقام میں محبوبیت ذاتیہ کا محبیت ذاتیہ کے ساتھ مل کر ظہور ہوتا ہے اس لئے اس کو دائرہ محبوبیت ذاتیہ مُمترجہ کہتے ہیں اور اس کو حقیقت الحقائق اور تعین اول بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ دوسرے انبیاء وملائکہ کے حقائق کی اصل ہے اور دوسروں کے حقائق اس کے لئے ظل کی مانند ہیں۔اس مقدس مقام میں خاص طرز پر فنا وبقا حاصل ہوتی ہے اور سرور دین ودُنیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک خاص قسم کا اتحاد میسر ہو جاتا ہے اور رفع توسط جس کے اکابر اولیاء قائل ہوئے ہیں کہ معنی اس مقام میں ظاہر ہوتے ہیں اور تابع (سالک) متبوع (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رنگ میں ایسی مشابہت پیدا کر لیتا ہے گویا کہ ہر دو ایک ہی چشمے سے پانی پیتے ہیں اور دونوں ایک ہی محبوب کے ہم آغوش وہمکنار وہم بستر ہیں اور دونوں شیر وشکر کی مانند ہیں اور ان سب امور کے باوجود اس کو آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس درجہ محبت پیدا ہو جاتی ہے کہ امام الطریقہ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ قدس سرہ کے اس قول کے معنی ظاہر ہوتے ہیں کہ ''میں خدائے عزوجل کو اس لئے دوست رکھتا

ہوں کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رب ہے'' یہ مقام حقائق انبیاء علیہم السلام اور آسمانی کتابوں کے اسرار کا جامع ہے، سالک اس مقام میں تمام جزوی وکلی، دینی ودینوی امور میں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مناسبت ومشابہت ہونے کو بہت ہی دوست رکھتا ہے اس مقام کے اسرار بے حد ہیں جو نہ زبان پر لائے جاسکتے ہیں اور نہ ظاہری علم والوں کے لئے ان میں سے کوئی حصہ ہے، اس مقام میں علم حدیث کی تعلیم کا شوق اور رغبت کلی حاصل ہوجاتی ہے اس مقام میں درود شریف پڑھنا ترقی بخشتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ عَدَدَمَعْلُوْ مَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

سبق نمبر 39 ...... **مراقبہ حقیقت احمدی** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نیت

''اس ذات سے جو اپنا ہی محبوب ہے اور حقیقت احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منشاء ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آرہا ہے''۔

اثرات

یہ مقام محبوبیت ذاتی سے پیدا ہوا ہے اس لئے اس کو دائرہ محبوبیت ذاتیہ صرفہ بھی کہتے ہیں اسی لئے اس مقام میں استغناء اور بے نیازی کی شان زیادہ کامل ہوتی ہے اس مراقبہ میں نسبت سابقہ غلبہ انوار کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہے اور عجیب وغریب کیفیت حاصل ہوتی ہے جو کہ بیان وتحریر میں نہیں آسکتی۔ بعض سالک اس جگہ اپنے آپ کو بَیْنَ یَدَیِ الرَّحْمٰنِ (اللہ تعالیٰ کے سامنے) دیکھتے ہیں اور اسی خاصہ محبوبیت کی وجہ سے حقیقت کعبہ بعینہ حقیقت احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کیونکہ محبوبیت ومسجودیت دونوں حق تعالیٰ کے شیونات میں سے ہیں اور اس مقام میں محبوبیت ذاتی منکشف ہوتی ہے یعنی سالک ذات حق سبحانہ

وتعالیٰ کو بلالحاظ صفات دوست رکھتا ہے کیونکہ اس کی ذات ہی ایک ایسی ہے جو اس کے تمام نقش ونگار کی موجب ہے۔ سبحان اللہ! احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عجب اسم سامی ہے جو کلمہ مقدسہ ''احد'' سے حلقہ ٔمیم کے ساتھ مرکب ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے پوشیدہ بھیدوں میں سے ہے پس احد، **لاشریک له** ہے حلقہ میم عبودیت کا طوق ہے جو کہ بندہ مولیٰ سے ممیّز کرتا ہے۔ پس بندہ وہی حلقہ ٔمیم ہے اور احد اس کی تعظیم کے لئے آیا جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت کا ظاہر کیا ہے۔

چونام ایں است نام آور چہ باشد
مکرم تر بو داز ہرچہ باشد

(جب ایسا نام ہے تو صاحب نام مکرم اور معزز سب سے ہوگا)

اس جگہ بھی دُرود شریف مذکورہ حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ورد مفید ہے۔
غرض حقائق انبیاء میں اُلفت واُنسیت انبیاء علیہم السلام کے ساتھ اور خصوصاً سردار دوجہاں فخر انس وجاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کامل طور پر ہوجاتی ہے۔ جاننا چاہیے کہ وہ فنا وبقا جس پر ولایت موقوف ہے شہودی فنا وبقا ہے جو کہ نظر کے اعتبار سے ہے۔ صفات بشریٰ اس فنا وبقا میں صرف پوشیدہ ہوجاتی ہیں، زائل اور فانی نہیں ہوتیں۔ لیکن فنائے تعین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صفات بشریٰ کے لئے زوال وجودی متحقق ہے اور جسد سے نکل کر روح کی طرف منتقل ہونا ثابت ہے اور بقا کی جانب میں بھی اگرچہ بندہ حق نہیں ہوجاتا اور بندگی سے نہیں نکلتا لیکن حق سبحانہ وتعالیٰ کے بہت نزدیک ہوجاتا ہے اور معیت زیادہ تو پیدا کرلیتا ہے اور اپنے آپ سے دورتر ہوکر احکام بشریٰ سے مسلوب ہوجاتے ہیں۔

سبق نمبر 40 ...... **مراقبہ حب صرف**

نیت

''اس ذات سے جو حب صرف کا منشاء ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آرہا ہے''۔ اس جگہ حب صرف ذاتی کے لحاظ سے مراقبہ کرے۔

اثرات

اس مقام میں نسبت باطن میں کمال بلندی و بے رنگی ظاہر ہوتی ہے۔ یہ مرتبہ حضرت ذات مطلق و لاتعین کے بہت قریب ہے اس لئے کہ جو چیز سب سے پہلے ظہور میں آئی وہ حب ہے جو منشاء ظہور و مبداء خلق ہے۔ اصل میں حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی ہے اور جو پہلے بیان ہوئی وہ اس کا ظل ہے یہ مقام حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کے حقائق اس مقام میں ثابت نہیں ہوتے اور اس میں سیر قدمی نہیں ہے بلکہ سیر نظری ہے اور نظر بھی عاجز و درماندہ و سرگرداں ہے۔

سبق نمبر 41 ...... **مراقبہ لاتعین**

نیت

''اس ذات بحت سے جو دائرہ لاتعین کے فیض کا منشاء ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آرہا ہے''۔

اثرات

اس مقام میں حضرت ذات کا اطلاق ہے اور تعین اول یعنی حبی سے پہلے ہے اسی لئے لاتعین کہتے ہیں۔ اس مقام میں اس ذات سے فیض حاصل کرنے کا مراقبہ کیا جاتا ہے جو تعینات سے پاک و مبرا ہے۔ یہ مقام بھی حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے اور یہاں بھی سیر نظر بعجز و درماندگی ہے۔

اَلْعَجْزُ عَنْ دَرْکِ الذَّاتِ اِدْرَاکٌ وَالْقَوْلُ بِدَرْکِ الذَّاتِ اِشْرَاکٌ

ترجمہ: ذاتِ حق کے ادراک سے عاجز ہونا ہی ادراک ہے اور ادراک ذاتِ حق کا دعویٰ شرک ہے۔

خلاصہ اسباق نقشبندیہ مجددیہ

یہ بیان طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کا اختصار وایجاز کے طور پر ہے اور اس تمام کا خلاصہ یہ ہے کہ اول استغراق وجذبات جو قلب میں حاصل ہوتے ہیں اس کو ولایت صغریٰ کہتے ہیں۔ اس کے بعد استہلاک واضمحلال نفس میں پیدا ہوتا اور توحید وجودی حاصل ہوتی ہے اس کو ولایت کبریٰ کہتے ہیں پھر توحید شہودی اور کمال استہلاک واضمحلال اور فنائے انانیت حاصل ہوتی ہے اس کو کمالات انبیاء کہتے ہیں۔ اس کے بعد تمام وجود میں اضمحلال حاصل ہوتا ہے اور بتدریج وسعت باطن وکمال وسعت حاصل ہوتا ہے اس کو حقائق الٰہیہ کہتے ہیں۔ اس کے بعد انبیاء کے ساتھ انس ومحبت والفت خصوصاً سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبعین کے ساتھ حاصل ہوتی ہے اور ایمانیات وعقائد حقہ میں بھی قوت حاصل ہوجاتی ہے اس کو حقائق انبیاء کہتے ہیں جو شخص ان مقامات عالیہ کے مراقبات میں کثرت کرتا ہے وہی ان مقامات کی ترقی وبساطت اور بے رنگی میں فرق کرسکتا ہے۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی جَمِیْعِ
الْاَنْبِیَاءِ وَاَصْحَابِھِمْ اَجْمَعِیْنَ

جاننا چاہیے کہ اس طریق کا ہر شخص ان تمام مقامات کو نہیں پہنچتا بلکہ جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے قرب کے اس درجے تک امتیاز حاصل کرتا ہے نیز جاننا چاہیے کہ ان مقامات قرب کا ہر دائرہ بے نہایت ہے اور دائرہ کا پورا ہونا اس اعتبار سے ہے کہ اس سالک کا جو کچھ حصہ اس وقت اس دائرہ میں مقدر تھا پورا ہونے کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے ورنہ قرب

کے مقامات کے ادئرہ کا پورا ہونا جو کہ بے نہایت ہے کوئی معنی نہیں رکھتا اور بہت کم لوگ ہوں گے جو اپنی سیر کو آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں ورنہ ہر شخص اپنے وجدان سے اپنے احوال میں تبدیلی کے ذریعے دیکھتا ہے اور اس وجدان کو بنظر کشف جہل کہتے ہیں اور ان مقامات کا حصول مرشد کی توجہ کا سہل ہوتا ہے۔

بے عنایات حق وخاصان حق

گر ملک باشد سیہ ہستش ورق

(خدا اور خاصان خدا کی عنایت کے بغیر اگر فرشتہ بھی ہو تو اس کا نامہ اعمال سیاہ ہے)

اصطلاحاتِ مشائخ نقشبندؒ برائے تعمیل

جاننا چاہیے کہ حضرات نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی چند اصطلاحات ہیں جن پر ان کے طریقے کی بنیاد ہے۔ بعض اصطلاحوں میں تو اشغال کی طرف اشارہ ہے اور بعض میں ان کی تاثیر کی شرطوں پر اور وہ یہ ہیں۔

(1) ہوش دردم (2) نظر برقدم (3) سفر در وطن (4) خلوت در انجمن
(5) یادکرد (6) بازگشت (7) نگہداشت (8) یادداشت

یہ آٹھ کلمات تو حضرات خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہیں اور ان کے بعد تین اصطلاحیں:

(1) وقوفِ زمانی (2) وقوفِ عددی (3) وقوفِ قلبی

حضرت خواجہ نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہیں ان اصطلاحات کی تشریح ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

(1) ہوش دردم

اس سے مُراد یہ ہے کہ سالک ہر سانس کے ساتھ بیداری اور ہوشیاری رکھے کہ ذکر لسانی اور قلبی بھی حضوری دل سے ہو نہ کہ غفلت سے متلاشی رہے کہ اس کا سانس خدا کی یاد میں گزرا یا غفلت میں اور یہ آہستہ آہستہ ہمیشہ کی حضوری حاصل کرنے اور انفس کے تفرقہ کو دور کرنے کا طریقہ ہے اور مبتدی کے واسطے اس کی پابندی نہایت ضروری اور از حد مفید ہے۔ چنانچہ حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس طریقہ میں دم کی نگہبانی از حد ضروری ہے اور جو شخص دم کی نگہبانی نہیں کرتا گویا وہ طریقہ شریفہ بھول گیا اور حضرت خواجہ نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس طریقہ کا دارومدار ہی دم پر ہے کہ کوئی دم اندر

آنے اور باہر جانے اوران کے بیچ کے وقفے میں یادخدا کے بغیر نہ گزرے اس کو ’’پاس انفاس‘‘ بھی کہتے ہیں۔

دم بدم راغنیمت داں وہمدم شوبدم

واقف دم باز دردم ہیچ دم بے جادم

(ہروقت ہرسانس کوغنیمت جان اوردم کے ساتھ ہمدم ہوجا، دم کا واقف رہ اورکوئی سانس بے جامت لے)

فائدہ

اسی سیر انفسی کے ضمن میں درج ہے۔پس اگراس اعتبار سے بھی کہا جائے کہ اس طریقہ علیا میں بدایت میں نہایت مندرج ہے تو مناسب ہے۔

(2) نظر برقدم

مبتدی کے حق میں اس سے یہ مُراد ہے کہ سالک پر واجب ہے کہ اپنے چلنے پھرنے کے وقت سوائے قدم کی پشت کے کسی چیز پر نظر نہ ڈالے تاکہ کسی نامحرم پر نظر نہ پڑجائے اور یہ کہ دوسری چیزوں کی طرف مشغول ہونے سے محفوظ رہے کیونکہ مختلف نفوس اور متفرق محسوسات کی طرف لگ جانا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے اور دل کی جمعیت کو پریشان کرتا ہے اور جس کی وہ طلب میں ہے اس سے روکتا ہے۔چلنے پھرنے کے وقت نظر کو پشت قدم پر لگانا اور بیٹھنے کی حالت میں اپنے آگے کی طرف نظر کرنا جمعیت قلب کے زیادہ قریب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (النور:۳۰)

ترجمہ:اے پیغمبر!مسلمانوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی نگاہ نیچی رکھیں۔

اور نماز میں قیام کے وقت سجدہ کی جگہ پر اور رکوع میں پشت قدم پر اور سجدہ میں پرہ بینی (جو حصہ سجدہ میں لگتا ہے) پر اور قعدہ میں رانوں پر نظر رکھنے کے لئے جو شرع شریف

میں حکم ہے۔اس میں بھی یہی مصلحت ہے اور اس میں بھی جمعیت قلب کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ نیز وَلَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا (الاسراء:۳۷) (اور مت چل زمین پر اکڑ کر) میں یہی راز مضمر ہے کیونکہ اکڑ کر متکبرانہ چلنے میں نظر اوپر رہتی ہے جو جمعیت اور بندگی سے دور اور پراگندگی اور تکبر کا باعث ہوتی ہے۔ کَمَا لَا یَخۡفٰی عَلٰی اَرۡبَابِ الۡعِلۡمِ۔ اور متوسط کے حق میں نظر برقدم سے مراد یہ ہے کہ ہر حال میں اور ہر وقت ہوشیار اور دانا بینا رہے تاکہ غفلت کا دخل سالک کے دل میں نہ ہو۔ اگر زمین وآسمان اور ان کے درمیان کی چیزوں میں نظر کرے تو عبرت کے ساتھ نظر کرے کیونکہ سالک معرفت کے سمندر سے ایک بہت قیمتی ذخیرہ نظر کرتے ہی حاصل کر لیتا ہے اسی واسطے باری تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ فَاعۡتَبِرُوۡا یَا اُوۡلِی الۡاَبۡصَار (الحشر:۲) (پس عبرت حاصل کرو اے دیکھنے والو)

بات یہ ہے کہ انسان کے لئے اس راستے پر دو بڑی رکاٹیں ہیں ایک آفاق یعنی دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے کہ انسان ان کی لذت اور طلب میں مبتلا ہو کر یادالٰہی سے غافل ہو جاتا ہے اور دوسرا النفس یعنی انسان اپنے نفس کی رضا جوئی اور اس کی موافقت میں پڑ کر رضائے مولا سے دور جا پڑتا ہے تو یہ کلمہ دوم اس تفرقہ کے دور کرنے کے لئے جو آفاق سے پیدا ہوتا ہے اور کلمہ اول (ہوش دردم) النفس کے تفرقہ کو دور کرتا ہے اور منتہی کے حق میں نظر برقدم سے مراد ہے کہ نظر ہمیشہ قدم سے بلندی کی طرف چڑھے اور قدم کو اپنا ہم سفر بنائے۔

اسی روز وشب میں اُلجھ کر نہ رہ جا
کہ تیرے زماں ومکاں اور بھی ہیں

(3) سفر در وطن

اس سے مراد باطنی روحی سفر ہے یعنی سالک صفات بشریہ، خسیسہ ورذیلہ (مثل صبر، شکر اور حیا وغیرہ) کی طرف تبدیلی اور ترقی حاصل کرتا ہے اس طرح پر کے مراقبہ وتصور اور

سنت پر عمل سے صفات بشریہ خسیسہ کو محو کرتا ہے بلکہ اپنے آپ کو بھی فنا کر کے صفات ملکیہ فاضلہ کی طرف ترقی کرتا اور مقامات سیر میں سفر کرنے لگتا ہے۔ جیسے ولایت صغریٰ، کبریٰ وعلیا، کمالات نبوت ورسالت، اولوالعزم، حقائق الٰہیہ وانبیاء حتیٰ کہ فیض ذات غیب الغیب ولاتعین سے (بلاواسطہ) مشرف ہونے لگتا ہے۔ یہ ایک عجیب بھید ہے کہ اپنے گھر میں بیٹھ کر سفر میں رہتا ہے پس سالک پر واجب ہے کہ ہر وقت اپنے نفس کی دیکھ بھال میں رہے کہ اس میں کچھ غیر اللہ کی محبت تو نہیں ہے، اگر ذرا بھی پائے تو اس کو **لَا اِلٰـهَ** کی نفی میں لا کر **اِلَّا اللّٰه** کی ضرب سے اللہ تعالیٰ کی محبت اپنے دل میں قائم کرے۔ (جاننا چاہیے کہ اللہ کے واسطے جس چیز سے محبت کی جائے اللہ تعالیٰ کی محبت میں داخل ہے) اور سفر در وطن بھی سیر انفسی کو متضمن ہے۔

(4) خلوت در انجمن

اور یہ سفر در وطن پر متفرع ومترتب ہے یعنی جب سفر در وطن حاصل ہو جائے تو خلوت در انجمن اس کے ضمن میں میسر ہو جائے گی اور اس کا مطلب یہ ہے کہ سالک کا دل اللہ تعالیٰ کی یاد میں ایسا مشغول ہو کہ ہر حالت میں یعنی پڑھنے، کلام کرنے، کھانے پینے، چلنے پھرنے، اُٹھتے بیٹھنے، سونے جاگنے میں ذاکر رہے اور ذکر کا خیال ایسا پختہ ہو جائے کہ خواہ کیسی ہی مجلس اور ہجوم میں ہو، دل مولیٰ تعالیٰ کی یاد میں رہے جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (النور:۳۷)

ترجمہ: وہ ایسے ہیں جن کو سوداگری اور خرید وفراخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔

اگرچہ شروع شروع میں یہ بات تکلف سے حاصل ہوتی ہے اور دوسرے بزرگوں نے اس جمعیت قلب کو حاصل کرنے کے لئے مختلف اوراد واشغال تجویز فرمائے

ہیں اور

چشم بند و گوش بند ولب بند

گر نہ بینی سرِ حق برمن بخند

(آنکھ، کان اور ہونٹ (مراد ظاہری اعضاء) بند کر، پھر اگر تو خدا کے بھید نہ دیکھے تو مجھ پر ہنس)

کا حکم لگایا ہے لیکن اس سلسلہ کے بزرگوں کے نزدیک ظاہری حواس کا ڈھانپنا نہیں ہے بلکہ انجمن تفرقہ میں کسی طرف متوجہ نہ ہونا ہے۔ پس جب سالک اس پر ملکہ راسخہ حاصل کر لیتا ہے تو عین تفرقہ میں جمعیت قلب کے ساتھ اور عین غفلت میں حضورِ دل کے ساتھ رہتا ہے۔ اس بیان سے کوئی یہ گمان نہ کرے کہ تفرقہ اور عدم تفرقہ منتہی کے حق میں مطلق طور پر برابر نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ تفرقہ اور عدم تفرقہ اس کے باطن کی جمعیت میں برابر ہے۔ اس کے باوجود اگر ظاہر کو باطن کے ساتھ جمع کرے اور تفرقہ کو ظاہر سے بھی دفع کر دے تو بہت ہی بہتر اور مناسب ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے ہیں:

وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلاً (المزمل:۸)

ترجمہ: اپنے رب کا نام یاد کر اور سب سے توڑ، اس کے ساتھ جوڑ۔

جاننا چاہیے کہ بعض اوقات ظاہری تفرقہ سے چارہ نہیں ہوتا تا کہ مخلوق کے حقوق ادا ہوں پس تفرقہ ظاہر بھی بعض اوقات اچھا ہوتا ہے لیکن تفرقہ باطنی کسی وقت بھی اچھا نہیں کیونکہ باطن خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہے پس بندوں سے تین حصے حق تعالیٰ کے ہوئے، باطن سب کا سب اور ظاہر کا دوسرا نصف حصہ مخلوق کے حقوق ادا کرنے کے لئے رہا اور چونکہ ان حقوق کے ادا کرنے میں بھی حق تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری ہے اس لئے ظاہر کا یہ حصہ بھی حق تعالیٰ کی طرف لوٹتا ہے۔

وَاِلَیۡهِ یُرۡجَعُ الۡاَمۡرُ کُلُّهٗ فَاعۡبُدۡهُ (ھود:۱۲۳)

ترجمہ: اور اُسی کی طرف ہر امر لوٹتا ہے سارے کا سارا لہذا صرف اُسی کی عبادت کرو۔

(5) یاد کرو

اس سے مراد ذکر کرنا ہے خواہ ذکر لسانی ہو یا قلبی، نفی اثبات ہو یا اسم ذات، سالک کو چاہیے کہ جس طرح وہ اپنے مرشد ومربی روحانی سے ذکر کی تعلیم وتلقین حاصل کرے ہر وقت اس کی تکرار میں بلاناغہ دل کی محبت کے ساتھ بیدار اور ہوشیار رہے یہاں تک کہ حق جل شانہ کی حضوری حاصل ہوجائے۔

(6) بازگشت

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ذاکر خیال وتصور سے نفی اثبات (کلمہ طیبہ) کو طاق عدد کی رعایت کرتے ہوئے چند بار کہے تو اس کے بعد دل کی زبان سے مناجات کرے کہ "خداوند! مقصود من توئی ورضائے تو مرا محبت ومعرفت ذوق وشوق خود بدہ" یعنی اے خدا میرا مقصود تو ہی ہے اور تیری رضا ہے، مجھ کو اپنی محبت ومعرفت عطا فرما اور کمال عاجزی اور انکساری سے کہے تاکہ اگر غرور وفخر یا گرفتاری لذت کا وسوسہ آئے تو اس دُعا کی برکت سے نکل جائے۔

(7) نگہداشت

اس کے یہ معنی ہیں کہ سالک نفس کی باتوں اور وسوسوں کو اپنے دل سے دُور کرے اور لازم ہے کہ جب دل میں وسوسہ ظاہر ہو فوراً اس کو دور کردے اور اس کو دل میں جگہ نہ پکڑنے دے ورنہ اس کا دور کرنا دشوار ہوجائے گا اور اس کا بہترین اور مجرب علاج یہ ہے کہ اس وسوسہ سے بے خیال ہوجائے۔ دوسرا علاج فوراً ذکر اللہ میں محو ہوجانا ہے۔ اگر پھر بھی رہ جائے تو شیخ ومرشد کی صورت کا تصور عقیدہ کی درستی کے ساتھ (یعنی اس کو مقصود

بالذات یا حاضر ناظر نہ جانتے ہوئے وغیرہ) بہت مفید ہے۔ جاننا چاہیے کہ عوام کو یہ امر بہت مشکل ہے اور اولیائے کاملین کو یہ دولت تا زمان دراز حاصل رہتی ہے۔

(8) یادداشت

اس سے مراد یہ ہے کہ توجہ صرف (یعنی جو الفاظ وخیالات سے خالی ہو) واجب الوجود یعنی ذات حق کی طرف لگائے رکھے تاکہ دوام آگاہی حاصل ہو جائے اور وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ (حدید:۴) (وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو) کو ہر وقت نگاہ میں رکھے۔ حق بات یہ ہے کہ دوام آگاہی، فنائے حقیقی اور بقائے کامل کے بغیر ناممکن ہے کیونکہ تکلف مرتبہ طریقت میں ہے اور طریقت میں دوام توجہ متصور نہیں ہے اور مرتبہ حقیقت میں (فنا و بقا کے) دوام توجہ اس وجہ سے ہے کہ اس مقام میں تکلف کی مجال نہیں ہے۔ پس یاد کرو نگہداشت جو مرتبہ طریقت میں ہے مبتدیوں اور متوسطوں کے لئے ہے اور یادداشت حقیقت سے متعلق اور منتہیوں کے لئے ہے۔

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ یادداشت سے آگے پنداشت و وہم ہے یعنی اور مرتبہ کوئی نہیں اور دوام آگاہی بھی اسی یادداشت ہی کو کہتے ہیں۔ اس سلسلہ عالیہ کے ایک بزرگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے اظہار کے لئے اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ''خطرات دل سے اس طرح دور ہو جاتے ہیں کہ اگر بالفرض صاحب دل کو حضرت نوح علیہ السلام کی عمر دے دی جائے تو بھی اس کے دل میں ہرگز کوئی خطرہ نہ آنے پائے''۔ دوسروں کو بھی اس سے رغبت اور شوق حاصل کرنا چاہیے۔ (رَزَقَنَا اللّٰهُ وَلَكُمْ۔)

(9) وقوف زمانی

اس سے مراد یہ ہے کہ سالک ہر وقت اپنے حال کا واقف رہے یعنی ہر ساعت کے بعد تامل کرے کہ غفلت تو نہیں آئی اور غفلت کی صورت میں استغفار کرنا اور آئندہ اس

کے چھوڑنے پر ہمت باندھنی چاہیے۔

(10) وقوف عددی

اس سے مراد یہ ہے کہ ذکر نفی اثبات میں طاق عدد کی رعایت کرے کیونکہ حدیث شریف میں ہے:

اَللّٰہُ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ

ترجمہ: اللہ طاق (ایک) ہے اور طاق کو پسند فرماتا ہے۔

(11) وقوف قلبی

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر وقت قلب صنوبری کی طرح جو بائیں پستان کے نیچے پہلو کی طرف دو انگل کے فاصلے پر ہے اللہ تعالیٰ کی یاد کا دھیان رکھنا خصوصاً ذکر واذکار کے وقت اور اس میں بھی ایسی حکمت ہے جیسا کہ سلسلہ قادریہ میں ضربات کی رعایت میں ہے اور یہ ہے کہ ماسویٰ اللہ تعالیٰ کسی کی طرف کسی قسم کی توجہ باقی نہ رہے اور بیرونی خطرات کا دل میں دخل نہ ہو، تاکہ آہستہ آہستہ صرف ذات الٰہی پر توجہ منحصر ہوجائے۔ حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ نے حبس دم اور رعایت عدد طاق کو ذکر میں لازم نہیں فرمایا مگر وقوف قلبی کو اثنائے ذکر میں لازم فرمایا جیسا کہ رابطہ مرشد اور مراقبات لازم ہیں کیونکہ مقصود ذکر سے غفلت کا دور کرنا ہے اور یہ بغیر وقوف قلبی کے حاصل نہیں ہوتی۔ بقول مولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ

بر زباں تسبیح و در دلِ گاوٗ خر
ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

(زبان پر تسبیح ہو اور دل میں بیل اور گدھا، یعنی دینوی خیالات آتے ہوں تو ایسی تسبیح سے کیا فائدہ؟)

کسی نے کیا خوب کہا:

عَلٰی بَیْضِ قَلْبِکَ کُنْ کَاَنَّکَ طَائِرٌ

فَــمِـــنْ ذٰلِکَ الْاَحْـوَالِ فِیُکَ تَـوَلَّـدُ

مانند مرغے باش تو بیضہ دل پاسباں

کز بیضہ دل زاید مستی وشور وقہقہہ

(تو اپنے دل کے انڈے پر پرندے کی طرح نگران رہ تا کہ اس کی پابندی سے تجھ میں جوش وجذب وقہقہہ پیدا ہوں)

اورحضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جس شخص کو ذکر قلبی اثر نہ کرے اس کو ذکر روک کر صرف وقوف قلبی کا حکم کیا جائے اوراس کی طرف توجہ کرنی چاہیے تا کہ ذکر اثر کرے اورقرآن شریف کی آیت مبارکہ

یآ یُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ اذْکُرُوْ اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا (الاحزاب:۴۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کو بہت ہی زیادہ یاد کیا کرو۔

اورحدیث شریف

کَانَ رَّسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلِہٖ وَسَلِّمْ یَذْکُرُ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ اَحْیَانُہٗ

(اء باعتبار القلب) (ترمذی: ج۲،ص۱۷۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ ذکر کرنے والے تھے یعنی قلبی ذکر کے اعتبار سے۔وقوف قلبی اور ذکر قلبی کے لئے دلیل ہیں۔

روزانہ کے معمولاتِ عمومی

☆ وقوف قلبی

ہر گھڑی ہر آن اپنی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف رکھنا ''دست بکار دل بیار'' ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ (النساء:۱۰۳)

ہر نماز کے بعد فرضوں کا سلام پھیر کر سانس کے ساتھ (اَللّٰہُ) کا ورد کرنا۔

☆ مراقبہ

چوبیس گھنٹوں میں دو مرتبہ آدھ آدھ گھنٹے کے لئے دُنیا ومافیہا سے ہٹ کٹ کر اللہ سے لو لگا کر بیٹھنا اور تصور کرنا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت آرہی ہے میرے دل میں سما رہی ہے، میرے دل کی ظلمت وسیاہی دور ہو رہی ہے اور میرا دل شکریہ کے طور پر کہہ رہا ہے اللہ اللہ اللہ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِىْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً (الاعراف:۲۰۵)

ترجمہ: اور اپنے رب کا ذکر اپنے دل میں عاجزی سے اور خفیہ طور پر کرو۔

☆ تلاوت قرآن مجید

آدھا پارہ روزانہ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (مزمل:۲۰)

ترجمہ: اور قرآن سے جو کچھ میسر آئے تو اُس کی تلاوت کرو۔

☆ استغفار

ایک سو مرتبہ روزانہ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّىْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ (ھود:۵۲)

ترجمہ: اپنے رب سے بخشش طلب کرو پھر اُس کی طرف رجوع کرو۔

☆ دُرود شریف خضری

تین سو مرتبہ روزانہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب:۵۵)

ترجمہ: اے ایمان والو! اُس پر درود و سلام خوب پڑھو۔

☆ رابطۂ شیخ

دین سیکھنے اور تربیت حاصل کرنے کے لئے شیخ سے خط و کتابت یا ٹیلفون کے ذریعے رابطہ رکھنا جب بھی ممکن ہو شیخ کی صحبت میں وقت گزارنا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

خلفاء طریقت وصاحبان اجازت (مرد وزن) کے لئے روزانہ کے معمولات

(۱)۔ سنت وشریعت کی مکمل تابعداری کا التزام کرنا

(۲)۔ ہر نماز کے بعد ذکر اسمِ ذات پاسِ انفاس کم از کم 21/21 بار، بعد از نمازِ عشاء درود شریف خضری 300 بار اور کسی بھی وقت استغفار 100 بار روزانہ باقاعدگی سے پڑھنا۔

(۳)۔ روزانہ کم از کم ایک ایک بار سورۃ یٰسین، سورۃ محمد ﷺ، سورۃ فتح اور سورۃ رحمٰن کی تلاوت کرنا اور حزب البحر کو معمول میں شامل کرنا۔

(۴)۔ ذکر (اسمِ ذات، پاس انفاس، نفی اثبات، سلطان الاذکار) صبح وشام کم از کم 15/15 منٹ باقاعدگی سے کرنا اور ذکرِ کثیر کا عادی بننا۔

(۵)۔ ماہانہ ختماتِ خواجگان، ترجیحاً ہفتہ وار کا التزام کرنا۔

(۶)۔ صبح وشام اپنا اور اہلِ خانہ واہلِ نسبت کا باقاعدگی سے حصار کرنا۔(اول وآخر درود شریف 11/11 بار، آیۃ الکرسی 11 بار، سورہ فلق وسورہ الناس 11/11 بار اور تیسرا کلمہ 11 بار)

(۷)۔ تفسیر مظہر القرآن، سیرت طیبہ ضیاء النبی، احادیث مبارکہ کی کتاب ریاض الصالحین، آسان فقہ اور مکتوبات مجدد پاکؒ کا مطالعہ اپنے روزانہ کے معمولات میں شامل کرنا۔

(۸)۔ صحت وصفائی (ورزش) کے لئے روزانہ ایک گھنٹہ مخصوص کرنا اور ورزش کرنا اور ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کرنا۔

(۹)۔ ترویج شریعت وطریقت کے لئے ماہانہ/ سالانہ بنیادوں پر مالی معاونت کرنا اور ادائیگی زکوٰۃ وصدقات کا التزام کرنا اور اس میں کسی قسم کی غفلت ہرگز نہ کرنا۔

(۱۰)۔ رضائے الٰہی کی خاطر اپنے سلسلہ طریقت ونسبت کو فروغ دینا اور مخلوقِ خُدا کی

رشد و ہدایت کے لئے حریص رہنا۔

(۱۱)۔ اکثر خواجگانِ نقشبند کا معمول ہے کہ وہ نمازِ عصر کے بعد ختم مجددیہ، ختم معصومیہ، ختم غوثیہ اور ختم استغفار کا التزام کرتے ہیں۔

نقشبندی ٹوپی کے حاملین کے لئے
روزانہ کے اسباق و معمولات

(۱)۔ اپنے جملہ اسباق شریعت و طریقت کا باقاعدگی سے التزام کرنا۔

(۲)۔ ہر نماز کے بعد ذکر اسمِ ذات 11/11 بار، بعد از نمازِ عشاء درود شریف خضری 300 بار اور دن میں کسی وقت استغفار 100 بار روزانہ باقاعدگی سے پڑھنا۔

(۳)۔ ذکر (اسمِ ذات، پاس انفاس، نفی اثبات، سلطان الاذکار) صبح و شام کم از کم 10/10 منٹ باقاعدگی سے کرنا۔

(۴)۔ ماہانہ مجلسِ ذکر و مراقبہ و ختمات خواجگان کا اہتمام و انتظام کرنا۔

(۵)۔ دلائل الخیرات و حزب البحر اپنے شیخ سے اجازت لے کر پڑھنا۔

(۶)۔ منازلِ طریقت طے کرنے کے لئے اپنے سینئر برادرانِ طریقت اور شیخ طریقت سے مسلسل راہنمائی لینا۔

(۷)۔ امورِ شریعت و طریقت کی انجام دہی کے لئے شیخِ طریقت سے بھرپور جانی، مالی و تنظیمی معاونت کرنا۔

(۸)۔ صحت و صفائی (ورزش) کے لئے روزانہ ایک گھنٹہ مخصوص کرنا اور ورزش کرنا۔

بیعت کرنے کا مسنون طریقہ

سلسلہ طریقت میں ارادت کے جذبہ سے شامل ہونے کے آرزومند کے لئے استخارہ فرمائیں۔شرح صدر ہو جانے کے بعد باوضو بیعت کریں۔

1-(i) شیخ اپنا دایاں ہاتھ ارادت مند کے دائیں ہاتھ کے اوپر رکھے کہ دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں آپس میں مل جائیں۔

(ii) پھر ارادت مند اپنا بایاں ہاتھ شیخ کے دائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے کہ اُس کے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی شیخ کے دائیں ہاتھ کی پشت پر ہو۔

(iii) اور پھر شیخ اپنا بایاں ہاتھ ارادت مند کے بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے۔بہتر ہے دو زانوں ہو کر بیٹھیں۔

(iv) اگر ایک سے زائد ارادت مند اکٹھے بیعت کریں تو سب اپنا اپنا دایاں ہاتھ شیخ کے دائیں ہاتھ کے نیچے رکھیں گے۔پھر اسی طرح بائیں ہاتھ اور سب سے اوپر شیخ کا بایاں ہاتھ اُن سب کے ہاتھوں کی پشت پر ہوگا۔

2- سب سے پہلے کلمہ طیبہ شریف 3 بار پڑھائیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّد‘‘ رَّسُوْ لُ اللّٰہ

3- دوسرا کلمہ شریف ایک بار پڑھائیں۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً اعَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

4- ایمان مفصل پڑھائیں۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ

خَیۡرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالۡبَعۡثِ بَعۡدَ الۡمَوۡتِ

5- استغفار پڑھائیں۔

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

6- پھر مندرجہ ذیل الفاظ پڑھائیں کہ ارادت مند پیچھے پیچھے پڑھے۔

☆ اے اللہ! میں اپنے تمام کبیرہ اور صغیرہ گناہوں سے سچی توبہ کرتا رکرتی ہوں اور وعدہ کرتا رکرتی ہوں کہ آئندہ ہر قسم کے گناہوں سے پرہیز کروں گا رگی۔ بالخصوص کفر، شرک، زنا، چوری، ڈاکہ، جوا، شراب اور جھوٹ اور دیگر گناہِ کبیرہ سے پرہیز کروں گا رگی اور صغیرہ گناہوں سے بچنے کی کوشش کروں گا رگی۔

☆ اے اللہ میں وعدہ کرتا رکرتی ہوں کہ آئندہ کیلئے پانچ وقت نماز باقاعدگی سے ادا کروں گا رگی۔ باجماعت کوشش کروں گا، ماہِ رمضان کے روزے رکھوں گا رگی۔ آپ نے توفیق دی تو اپنے مال سے زکوٰۃ، صدقات، عشر اور قربانی وغیرہ ادا کروں گا رگی۔ آپ (جل جلالہ) نے توفیق دی تو حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ کی سعادت حاصل کروں گا رگی۔

☆ اے اللہ میں کمزور ہوں، نفس اور شیطان سخت دشمن ہیں۔ اے اللہ! تو میری مدد فرما اور مجھے ان وعدوں پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرما۔ میرا دین میری دنیا اور میری آخرت کامیاب فرمادے۔ آمین!

اب یہ کلمات صرف شیخ بولے گا۔

میں آپ کو اپنے بزرگوں کی اجازت اور طریقے کے مطابق سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں شامل کرتا ہوں اور ذکر اسمِ ذات ''اَللّٰہُ''، ''اَللّٰہُ''، ''اَللّٰہُ'' (ارادت مند کو بھی ساتھ ساتھ پڑھائیں اور اُس کے قلب پر لفظ اللہ نقش کریں پوری روحانی توجہ سے) آپ کے ملک کرتا ہوں، آپ کے سینے میں امانت رکھتا ہوں اور آپ کو اجازت دیتا ہوں جیسا کہ میرے بزرگوں نے مجھے اجازت

دی ہے، (یہ الفاظ تین بار دہرائیں)۔ اس دوران شیخِ طریقت قلب پر پوری روحانی توجہ جمع فرما کراس کے لطیفہ قلب پر ڈالیں اور لفظ اللہ وہاں پر نقش کر دیں اور ہر گندگی غلاظت باہر نکال پھینکیں اور ارادت مند کو کہے کہ آپ کہیں کہ

☆ میں اس ذکر کو قبول کرتا/کرتی ہوں۔ (تین بار دہرائیں)۔

☆ اب ذکر اسمِ ذات پاسِ انفاس کروائیں۔ طریقہ بھی سمجھائیں کہ فیض آتا ہے اللہ کی بارگاہ سے حضور اکرم ﷺ کے سینہ مبارک میں وہاں سے میرے شیخ کے قلب سے میرے قلب میں، جیسے آسمان سے زمین پر بارش آتی ہے ایسے ہی شیخ کے قلب سے میرے قلب پر فیض آرہا ہے۔ اب پوری روحانی قوت و ہمت صرف کر کے صاحبِ ارادت کا قلب و لطائف دورانِ ذکر پاک کریں، بیدار کریں اور ذکر سے جاری کریں۔

☆ جب تسلی اور اطمینان ہو جائے کہ آپ کے قلب سے اُس کے قلب میں خوب فیض چلا گیا ہے اور اُس کا قلب روشن و منور ہو گیا ہے تو پھر پہلا کلمہ پڑھتے ہوئے ذکر ختم کر دیں اور اب صاحب نسبت کے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلی پر دم کریں تا کہ وہ چہرہ اور سینے پر ہاتھ مل لے۔

☆ اب اُسے اوپر بتائے گئے تینوں اسباق کی تلقین کریں اور نیک مجلس اختیار کرنے کی وصیت کریں۔ (ذکر، استغفار اور درود شریف خضری)

نوٹ: عورتوں کو بیعت کرنے کے لئے مندرجہ ذیل تین طریقوں میں سے کوئی طریقہ اختیار کر سکتے ہیں اور یہ طریقہ باپردہ ہونا چاہئے۔

☆ پاک کپڑا، جس کا ایک سرا شیخ اور دوسرا خاتون/خواتین پکڑتی ہیں۔

☆ لاٹھی، جس کا ایک سرا شیخ اور دوسرا خاتون/خواتین پکڑتی ہیں۔

☆ پانی کا حوض، جس میں شیخ اور خاتون/خواتین اپنا اپنا دایاں ہاتھ ڈالتے ہیں۔

نوٹ: تینوں طریقوں میں دونوں اپنا دایاں ہاتھ استعمال کرتے ہیں۔

☆ آخر میں پھر سب مل کر سورہ فاتحہ پڑھیں اور اس عملِ خیر کو اپنے مشائخ کے توسط سے اللہ کے حضور پیش کریں۔ نیز اس کا ثواب اپنے مشائخ کو حضور ﷺ کے توسط سے پیش کریں۔ اُن کی روحانی توجہات ارادت مند کے شاملِ حال ہونے کی بھی دُعا کریں۔ اپنے ارادت منداور اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کردیں۔

☆ آخر میں نئے صاحبِ نسبت سے مصافحہ یا معانقہ کریں اور خواتین کو دُعا دیں یا باپردہ صرف سر پر دائیں ہاتھ سے پیار دیں۔ نیز ذکر کے دوران خواتین سے کہیں کہ وہ چہروں کو اپنے دوپٹے چادر سے اچھی طرح ڈھانپ لیں تاکہ جمعیت قلب حاصل ہوسکے۔

شجرہ طریقت کی اہمیت و برکات

ارشادِ خداوندی ہے:

کَلِمَةً طَیِّبَةً کَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصۡلُهَا ثَابِت’‘ وَّ فَرۡعُهَا فِی السَّمَآءِ(ابراهیم: 24)

ترجمہ: پاکیزہ کلمہ پاکیزہ درخت کی طرح ہوتا ہے جس کی بنیاد مستحکم اور شاخیں آسمان میں پھیلی ہوتی ہیں۔

جس طرح پتوں، شاخوں، ٹہنیوں اور تنے کی بنیاد مضبوط جڑ اور زمین میں مستحکم ہوتی ہے اسی طرح رشد و ہدایت اور صراطِ مستقیم کے لئے منارہ نور بننے والا بھی نیکی کی جڑ اور بنیاد بنتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے:

اَلدَّالُ عَلَی الۡخَیۡرِ کَفَاعِلِهٖ

ترجمہ: نیکی کی راہ دکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔

لہذا آقا دو جہاں جناب محمد رسول اللہ ﷺ مرشدِ عالمین ہیں اور ہر نیکی و بھلائی کے لئے اصل اساس آپ ﷺ کی ذات بابرکات ہے۔ قرآنِ مجید فرقانِ حمید کے درج ذیل الفاظ اس کا ثبوت ہیں۔

☆ وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ (الانبیاء: 107)

☆وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیۡر’‘ وَّ نَذِیۡر’‘ (سبا:28)

☆ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعًا (اعراف: 8)

بحکم الٰہی قیامت تک کے لئے مرشد و ھادی ہیں۔ اس لئے آپ کے ساتھ تعلق قلبی، روحی و جسمانی جملہ حسنات و برکات کے حصول کا سب سے بڑا اور موثر ذریعہ ہے۔ کیونکہ آپ کے توسل سے کتاب، حکمت اور تزکیہ نصیب ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ روزِ قیامت نسبی و خاندانی رشتے غیر موثر ثابت ہو جائیں گے لیکن رشتہ رشد و ھدایت، تقویٰ و پرہیز

گاری وہاں پر بھی ذریعہ بخشش ونجات بنے گا۔جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے:

اَ لْاَخِلَّآ ءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّاالْمُتَّقِیْنَ (الزحزف:67)

ترجمہ: اس روز رشتہ دار بعض بعض کے دشمن ہو جائیں گے سوائے متقین کے (جو دشمن نہیں بلکہ دوست و مددگار ثابت ہوں گے)

شجرہ طریقت اصل میں اہل اللہ کے ساتھ اپنا قلبی، روحانی، فکری، مجلسی اور حُبّی تعلق کا نسب نامہ ہے۔جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوا:

یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِھِمْ (بنی اسرائیل:71)

ترجمہ: اس روز ہم لوگوں کو ان کے اماموں کے ساتھ بلائیں گے۔

اہلِ حق انبیاء ومرسلین، بزرگانِ دین وملت جن سے ان کا رشتہ اخوت وصحبت تھا ان کی وساطت سے بلائے جائیں گے جب کہ بدبخت قوم کافرین ومشرکین کے ساتھ اپنا حشر کریں گے۔یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک میں اہل اللہ کے ساتھ دوستی ،سنگت اور قلبی وروحی تعلق ورشتہ استوار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

جن میں چند معروف دعاؤں کے اختتامی کلمات کچھ یوں ہیں:

☆ وَ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ہ اور تم سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

☆ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ہ متقین کے ساتھ

☆ مَعَ الْاَبْرَارِ ہ نیکو کاروں کے ساتھ

بلکہ حضرت سیدنا ابراہیمؑ نے دعا مانگی:

☆ وَاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ (الشعرا:83)

ترجمہ: اور مجھے صالحین کے ساتھ ملادے۔

لَایَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ ترجمہ: اوران کی صحبت میں بیٹھنے والا کوئی بدبخت نہیں ہوسکتا۔

تو نسبت صحبت ومحبت کو ہی شجرہ طریقت کہتے ہیں۔

جس کی حسنات وبرکات دونوں جہانوں میں وجہء افتخار ہیں۔

نسبت وصحبت کے چند پہلو

ا۔ اسلام میں رشتہء اخوت کو نسبی وصلبی رشتوں پر فوقیت اور فضیلت حاصل ہے۔جیسا کہ فرمایا:

اِنَّمَا الْمُئوِمِنُوْنَ اِخْوَۃ" (الحجرات:10)

ترجمہ: بے شک تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

اقبالؒ فرماتے ہیں:

بتانِ رنگ وخوں کو توڑ کر ملت میں گم ہوجا
نہ ایرانی رہے باقی نہ تورانی نہ افغانی

۲۔ نسبی اور صلبی رشتوں میں چیمے ،چٹھے،ٹوانے ،روہیلے ،جاٹ،مغل، کھوکھر ،راجپوت،ناگی، قلندر،بٹ،جٹ،نت ،پٹھان،خٹک وغیرہ عام طور پر بیان ہوتے ہیں جب کے روحانی نسب میں نقشبندی،مجددی، چشتی، قادری ،سہروردی ،رفاعی،شاذلی،فریدی،صدیقی،فاروقی،عثمانی،علوی وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔

۳۔ محدثین میں بھی اسماء الرجال کا پورہ فن باقاعدہ سیکھا اور سکھایا جاتا ہے۔جو راویانِ حدیث کے نسب نامے ہوتے ہیں۔

۴۔ ترمذی شریف صفحہ نمبر 19 جلد دوئم میں حدیث نقل ہے:

تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِکُمْ

ترجمہ:تم اپنے نسب سکھایا کرو۔

لہذا باعثِ فخر نسب طریقت ہے جو اللہ رب العالمین کی محبت،اطاعت،قربت

اورتوبۃ النصوح پر بنیاد کرتا ہے۔اسی کو شجرۂ طریقت کہتے ہیں۔متعدد اولیاء کاملین نے شجرۂ طریقت کے بے پناہ فوائد وثمرات نقل فرمائے ہیں۔کیونکہ حدیث رسول ﷺ ہے۔

عِنۡدَ ذِکۡرِ الصَّالِحِیۡنَ تَنَزَّلُ الرَّحۡمَۃ"

ترجمہ: صالحین کے ذکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔

میں نیواں تے میرا مرشد اچا
تے میں اچیاں دے سنگ لائی ہو
صدقے جاواں اینہاں اچیاں اُتوں
جنہاں نیویاں نال نبھائی ہو

میاں محمد بخشؒ

صاحبانِ طریقت کے لئے دیگر ادعیہ مسنونہ

درود شریف

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الاحزاب:56)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی ذات پر، اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ پر درود بھیجو اور سلام عرض کیا کرو جیسا کہ سلام پیش کرنے کا حق ہے۔

واضح ہو کہ درود شریف افضل عبادت اور اعظم قربات سے ہے۔ اسکی مقبولیت شک وشبہ سے بالا ہے۔ درود شریف قُربِ رسول ﷺ برکات کے حصول اور ذات تک وصول کا موثر ذریعہ ہے۔ درودِ ابراہیمؑ کے علاوہ بھی جن کلموں اور صیغوں کے ساتھ درود پڑھا جائے مقبول ہے۔ کیونکہ قرآنِ حکیم میں صلوٰۃ وسلام کا حکم مطلق بلا تخصیص ہے۔

درودِ ابراھیمی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ ,إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ ,إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ

ترجمہ: اے اللہ تو محمد اور ان کی آل پر درود بھیج۔ جس طرح تو نے آل ابراہیم پر درود بھیجا اے اللہ تو محمد اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی بے شک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔

درود شریف خضری

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍوَّ اٰلِهٖ وَسَلَّمْ

ترجمہ: رحمت بھیج اللہ تعالیٰ اپنے حبیب محمد ﷺ پر اور انکی ساری امت پر اور سلامتی بھیج۔

سلسلہء نقشبندیہ میں یہ درود کثرت سے پڑھا جاتا ہے۔ طالب کیلئے روزانہ تین سو بار بعداز نمازِ عشاء درود خضری پڑھنا لازم ہے۔ یہ درود پڑھنے والا اقربِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰت سے شادکام ہوتا ہے اور حضرت خضر علیہ السّلام کی تربیّت میں فائز المرام ہوتا ہے۔

درود جنت

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ

وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ (سعادت الدارین)

ترجمہ: رحمت بھیج اللہ تعالیٰ محمد ﷺ پر اتنی تعداد میں جتنی کوئی ذکر کرنے والے کریں اور اتنی تعداد میں جتنے ذکر سے غفلت کرنے والے غفلت کریں۔

حضرت امام شافعیؒ نے اپنی کتاب ''الرسالة'' میں یہ درود لکھا ہے حضرت عبداللہ بن حکیمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے وصال کے بعد خواب میں انہیں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ امام شافعیؒ نے جواب دیا کہ میں نے اپنی کتاب میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں جو درود لکھا ہے اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے بخش دیا ہے۔ میں نے پوچھا وہ درود کیا ہے؟ تو آپ نے مندرجہ بالا درود کا ذکر فرمایا۔

صلوٰۃ البیر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍوَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

صَلٰوةً دَآئِمَةً مَّقْبُوْلَةً تُؤَدِّىْ بِهَا عَنَّا حَقَّهُ الْعَظِيْمِ (دلائل الخیرات)

ترجمہ: اے اللہ تو درود بھیج ہمارے آقا ﷺ پر اور ہمارے آقا ﷺ کی آل پر ہمیشہ رہنے والا درود، مقبول شدہ ہو، اتنی تعداد میں ہماری طرف سے جتنا کہ عظمتوں والا حق ہے۔

درود شفا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَآئِھَا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

(تحفۃ الصّلوٰۃ)

ترجمہ: اے اللہ درود بھیج ہمارے آقا ﷺ اور ہمارے والی محمد ﷺ پر جو دلوں کے لئے شفا ہیں اور ان کے لئے دوا ہیں اور جسموں کے لئے عافیت اور ان کی شفا ہے اور آنکھوں کی روشنی ہے اور ان کی ضیاء ہے اور اس کی ساری آل اور اسکے سارے صحابہؓ پر برکت اور سلامتی بھی بھیج۔

درود استغاثہ

حل مشکلات اور گناہوں سے نجات کے لیے تریاقِ مجرّب ہے۔

اوّل: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْم ایک ہزار مرتبہ (1000)

اس کے بعد 350 مرتبہ درج ذیل دُرود شریف پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْٓ اَدْرِکْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ

ترجمہ: اے اللہ درود بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور ہمارے آقا محمد ﷺ کی آل پر۔ تحقیق میری کوششیں دم توڑ گئیں میری مدد فرما اے اللہ کے رسول ﷺ رحمتیں بھیجے اللہ تعالیٰ آپ پر اور سلامتی۔

مصیبتوں اور پریشانیوں کے وقت مسلسل چند یوم تک ایک ہزار بار پڑھیں۔

(منقول از علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ شواھد الحق فی الاستغاثۃ الخلق)

درودتنجینا

یہ درودشریف روزانہ 41 دن تک ایک ہی مجلس میں 313 بار پڑھنا قضائے حاجات وشفائے امراض کے لئے اکسیر ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَآ اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر“ ط

ترجمہ: اے اللہ رحمت بھیج اور سلامتی بھیج اوپر ہمارے آقا محمد ﷺ پر، ایسا درود کہ نجات مل جائے ہم کو اس کی برکت سے تمام دکھوں سے اور آفتوں سے اور پوری کردے تُو ہماری حاجتیں اس کی برکت سے اور پاک کردے ہم کو اس کی برکت سے تمام گناہوں سے اور بلند کردے ہم کو اس کی برکت سے اپنی بارگاہ میں بلند درجوں کے ساتھ اور پوری کردے اس کی برکت سے ہماری ساری آرزوئیں تمام قسم کی بھلائیوں کے ساتھ زندگی میں بھی اور ہماری موت کے بعد بھی۔ اے اللہ بے شک تو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

درودتاج

یہ درود حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ صاحب حزب البحر کی طرف منسوب ہے اور بارگاہِ رسالت ﷺ میں مقبول ہے۔ اولیاء اللہ کے ایصالِ ثواب کے وقت اکثر پڑھا جاتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَا نَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَلْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ط اِسْمُہٗ مَکْتُوْب“ مَّرْفُوْع“ مَّشْفُوْع“ مَّنْقُوْش“ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ط سَیِّدِ الْعَرَبِ

وَالْعَجَمِ ط جِسْمُہٗ مُقَدَّس" مُّعَطَّر" مُّطَهَّر" مُّنَوَّر" فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ط شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِالدُّجٰى صَدْرِالْعُلٰى نُوْرِالْهُدٰى كَهْفِ الْوَرٰى ط مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِيْلِ الشِّيَمِ ط شَفِيْعِ الْاُمَمِ ط صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ط وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ ط وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ط شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ ط اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ ط مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ ط شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ ط سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ ط مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ ط مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنَ ط سَيِّدِالثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ ط وَسِيْلَتِنَافِى الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ جَدِّالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِى الْقَاسِمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ ط نُوْرٍمِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ ط (3بار) يٰاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ　　كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ　　صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

ترجمہ: اے اللہ رحمتیں بھیج اوپر ہمارے آقا ﷺ کے اور ہمارے والی محمد ﷺ کے جو صاحبِ تاج ہیں اور صاحبِ معراج ہیں اور صاحبِ براق ہیں اور صاحبِ علم ہیں۔ بلاؤں کو دفع کرنے والے اور وباؤں کو ٹالنے والے اور قحط کو ختم کرنے والے اور بیماریوں کو مٹانے والے اور غموں کو غلط کرنے والے ہیں۔ آپ ﷺ کا اسم مبارک لکھا ہوا ہے بلند کیا ہوا ہے ہر طرف پھیلا ہوا ہے اور نقش کیا گیا ہے لوح وقلم میں۔ آپ ﷺ عرب وعجم کے سردار ہیں۔ آپ ﷺ کا جسم مبارک پاک ہے خوشبوؤں سے بھرا ہوا ہے اور طہارت و پاکیزگی کا جامع ہے، روشن ہے، گھر میں بھی اور حرم میں بھی۔ آپ ﷺ چمکتے ہوئے سورج ہیں اور

چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوئے ہیں ۔اور بلندیوں کی معراج پر ہیں۔ہدایت کا نور ہیں، تاریک کوٹھری میں روشنی کرنے والے ہیں۔اور تاریکیوں میں روشنی پھیلانے والے ہیں۔ پیاری خصلت والے ،ساری امتوں کی شفاعت کرنے والے ہیں جو دوسخا کے پیکر ہیں اور آپ ﷺ کا اللہ آپ ﷺ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جرائیلؑ آپ ﷺ کے خادم ہیں اور براق آپ ﷺ کی سواری ہے اور معراج کی بلندیاں آپ ﷺ کا سفر ہیں اور سدرہ کی بلندی آپ ﷺ کا مقام ہے۔اور کعبہ قوسین (دو کمانوں کا فاصلہ) آپ ﷺ کا مطلوب ہے اور آپ ﷺ کا مطلوب آپ ﷺ کا مقصود ہے اور آپ ﷺ کا مقصود آپ ﷺ کے پاس موجود ہے۔ سارے رسولوں کے سردار ہیں ،سارے نبیوں کے خاتم ہیں ،سب گناہگاروں کی شفاعت کرنے والے ہیں،غریبوں کے غم گسار ہیں ،سب جہانوں کے لئے رحمت ہیں ،عاشقوں کے لئے راحت ہیں،آرزومند خوش نصیبوں کی مراد ہیں،عارفین کا سورج ہیں،سلوک کی راہ پر چلنے والوں کے لئے بھی چمکتا ہوا سورج اور مقربین کا چراغ ہیں ،فقراء سے محبت کرنے والے اور غریبوں کی دل جوئی کرنے والے اور مسکینوں سے پیار کرنے والے ،دونوں جہانوں کے سردار ،دونوں حرموں کے نبی ،دونوں قبلوں کے امام،دونوں جہانوں میں وسیلہ ہیں،صاحبِ قاب قوسین ہیں اور محبوب ہیں اس کے جو رب ہے دونوں مشرقوں اور مغربوں کا ،جدِّ اعلیٰ ہیں حسن اور حسین کے ،ہمارے آقا ﷺ ہیں اور دونوں جہانوں کے والی ہیں،ابی قاسم محمد بن عبداللہ ہیں ،اللہ کے نور سے اک نور ہیں ،اے اشتیاق رکھنے والو! اس آقا ﷺ کے حسن و جمال ک نور سے (فیض پالو)

پہنچ گیا بلندیوں پر اپنے کمال کے ساتھ
چھٹ گئے اندھیرے اس کے حسن و جمال سے
کتنے حسین ہیں سارے کے سارے اس کے عادات و اطوار
سارے درود بھیجو اس پر اور اس کی آل پر

اوراس کا محبوب بھی (درود بھیجتا) اوراس کے صحابہ کرامؓ بھی اور سلامتی بھیجو، بہترین سلامتی کثرت کے ساتھ اور بار بار۔

درود ناریہ

یہ درود تریاقِ مجرب ہے۔ایک ہی مجلس میں بیک نشست 4444بار پڑھ کر نبی کریم ﷺ کے توسل سے دعا مانگیں ہر قسم کی امراض ومشکلات دور اور مصائب کافور ہوں گے۔دنیا اور آخرت میں کشائش کے لیے اکسیرِ اعظم ہے۔ہر قسم کے دشمنوں پر فتح ونصرت ہوگی۔تین دن تک مسلسل پڑھنا بے حد مفید ثابت ہوا ہے ناریہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آگ کی طرح اس کا اثر متعدی ہے۔علماء ومشائخ کا معمول ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَآئِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِىْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ م بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ (حاشیہ دلائل الخیرات)

ترجمہ: اے اللہ ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر کامل درود اور پورا سلام بھیج کہ جن کے وسیلے سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں اور مصائب دور ہو جاتے ہیں اور جن کے سبب حاجتیں پوری کی جاتی ہیں اور مطلوبہ مقاصد پورے کیے جاتے ہیں اور تمام کاموں کے انجام اچھے ہوتے ہیں اور آپؐ کے چہرۂ کریم کے صدقے بادل سیراب کیے جاتے ہیں اور آپؐ کے آل واصحاب پر ہر گھڑی اور ہر سانس میں اپنے علم کے مطابق درود وسلام بھیج۔

استغفارات

حصولِ روحانیت اور لطائف کی نورانیت اور مال واولاد میں برکت کے لیے استغفار کی کثرت قرآن وحدیث کی تعلیم کے مطابق لازمی ہے۔اس ضمن میں قرآن وحدیث کی روشنی میں استغفار درج ذیل ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ رَبِّیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنۡتَ خَلَقۡتَنِیۡ وَاَنَا عَبۡدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھۡدِکَ وَوَعۡدِکَ مَا اسۡتَطَعۡتُ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شَرِّمَاصَنَعۡتُ وَ اَبُوۡءُ لَکَ بِنِعۡمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوۡءُ بِذَنۡبِیۡ فَاغۡفِرۡلِیۡ فَاِنَّہٗ لَایَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّآ اَنۡتَ (بخاری:ص933،ج2)

ترجمہ: اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے۔نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں اوپر تیرے دعوے کے قائم ہوں، اور تیرے وعدے پر بھی قائم ہوں جتنی مجھ میں طاقت ہے۔اور میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں ہر اس کے شر سے جو شے میں نے بنائی اور میں نے ناشکری کی تیری نعمت کے ساتھ جو مجھ پر تھی اور میں نے ناشکری کی اپنے گناہ کے ساتھ۔پس تو معاف کردے مجھے پس بے شک نہیں معاف کرتا گناہوں کو سوائے تیرے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص اس استغفار کو ایک مرتبہ دن میں یا رات میں یقینِ کامل کے ساتھ پڑھ لے گا۔اگر وہ اس دن یا رات میں وفات پائے گا تو وہ ضرور جنتی ہوگا۔حدیث شریف میں اس استغفار کو سیّدُ الاستغفار (سب سے بڑا استغفار) کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔

اَسۡتَغۡفِرُاللّٰہَ الَّذِیۡ لَآاِلٰہَ اِلَّاھُوَالرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ الَّذِیۡ لَایَمُوۡتُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ رَبِّ اغۡفِرۡلِیۡ (اذکارِ معصومیہ)

ترجمہ: میں معافی طلب کرتا ہوں اللہ سے وہ ذات کہ نہیں کوئی معبود سوائے اس کے وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے وہ زندہ وقائم ہے۔وہ ذات کہ اسے موت نہیں اور میں رجوع کرتا ہوں اس کی طرف اے میرے رب مجھے معاف کردے۔

25 مرتبہ صبح وشام پڑھنے والا عظیم برکات دینی ودنیاوی حاصل کرتا ہے اور جملہ مکروہات وآفات سے نجات مل جاتی ہے۔

اَسۡتَغۡفِرُاللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

ترجمہ: میں معافی طلب کرتا ہوں اے میرے رب، ہر گناہ سے اور میں رجوع کرتا ہوں اس کی طرف۔

روزانہ ایک سو بار پڑھنے سے خطائیں معاف ہوجاتی ہیں۔

اَسۡتَغۡفِرُاللّٰہَ الۡعَظِیۡمَ الَّذِیۡ لَآاِلٰہَ اِلَّاھُوَالۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

ترجمہ: میں معافی طلب کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے جو بڑی عظمت والا ہے۔ وہ ذات کہ نہیں کوئی معبود سوائے اسکے وہ زندہ اور قائم ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

روزانہ سو بار پڑھنا گناہوں کے لیے اکسیر ہے۔

مسبعات العشر

(دس وظائف ۷/۷ بار پڑھنا)

ہمارے سلسلہ کے بزرگوں نے سالکین کے لیے ذکر وفکر، تلاوتِ کثرت اورنوافل کے علاوہ دلائل الخیرات، حزب البحر اور مُسبّعات عشر بھی پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ شرائط وآداب کوملحوظ رکھتے ہوئے ان کا التزام دینی ودنیاوی برکتوں اور روحانی رفعتوں کا موجب ہے۔ (واللہ الموفق للصواب)

یہ اورادِ مقدسہ تمام سلاسلِ طریقت کے اولیاء کا معمول ہیں۔ پابندی کے ساتھ پڑھنے والوں کو بے شمار دینی ودنیاوی برکات حاصل ہوتی ہیں۔ دشمنوں اور حاسدوں کے شر سے پناہ ملتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتے ہیں۔ روزانہ طلوعِ آفتاب سے قبل اور غروب آفتاب سے قبل پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

مسبعات عشر کا معنی یہ ہے کہ وہ دس چیزیں جو سات سات بار پڑھی جاتی

ہیں۔(کمافی مقامات الخیر)

(1) سورفاتحہ مع بسم اللہ (2) سورۃ الناس مع بسم اللہ

(3) سورۃ الفلق مع بسم اللہ (4) سورۃ اخلاص مع بسم اللہ

(5) سورۃ الکافرون مع بسم اللہ (6) آیۃ الکرسی مع بسم اللہ

(7) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَاءَ نَفْسِهٖ وَ زِنَّةَ عَرْشِهٖ وَمَدَارَ كَلِمَاتِهٖ

ترجمہ: پاک ہے اللہ اور تمام تعریفیں اللہ کو اور نہیں کوئی موبود مگر اللہ کے اور اللہ کے جو بلند عظمت والا ہے۔اس کی مخلوق کی تعداد کے مطابق اور ا کی ذات کی رضا کے مطابق اور اس کے عرش کی زینت کے مطابق اور اس کے کلمات کی لمبائی کے مطابق۔

(8) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَاا صَلَّيْتَ عَلٰى (سَيِّدِنَا) اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ(سَيِّدِنَا)اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى (سَيِّدِنَا)مُحَمَّدٍالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى (سَيِّدِنَا) اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ(سَيِّدِنَا) اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ"

ترجمہ: اے اللہ رحمتیں بھیج اوپر ہمارے آقا ﷺ حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی بیویوں پر جو مومنیں کی مائیں ہیں اور آپ ﷺ کی اولاد پر اور آپ ﷺ کے اہلِ بیت پر صلوٰۃ بھیج جس طرح تو نے صلوٰۃ بھیجا حضرت سیدنا ابراہیمؑ پر اور حضرت سیدنا ابراہیمؑ کی آل پر اور برکت دے ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کو اور آپ ﷺ کی بیویوں کو جو مومنیں کی مائیں ہیں اور آپ ﷺ کی اولاد کو اور آپ ﷺ کے اہل بیت کو جس طرح برکت دی تو نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اور حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی آل کو، تمام جہانوں کو بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

(9) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَلِوَالِدَىَّ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِىْ صَغِيْرًا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ

لِجَمِيعِ الْمُؤمِنِيْنَ وَالْمُؤمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَ مْوَاتِ اِنَّكَ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ مُّجِيْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ .

ترجمہ: اے اللہ مجھ کو اور میرے والدین کو بخشدے، تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے بچپن میں مجھ پر کیا۔ اے اللہ بخشدے مجھے، تمام مومن مردوں کو اور تمام مومن عورتوں کو اور مسلمان مردوں کو اور مسلمان عورتوں کو جو ان میں زندہ ہیں یا مر چکے ہیں۔ بے شک تو سننے والا، قریب ہے، دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔ ہم پر اپنی رحمت فرما۔ اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

(10) اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ افْعَلْ بِیْ وَبِهِمْ عَاجِلاً وَّاٰجِلاً فِی الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مَا اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ وَّلَا تَفْعَلْ بِنَا يَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَهٗ اَهْلٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّئُوْفٌ رَّحِيْمٌ .

ترجمہ: اے میرے اللہ! اے میرے پروردگار اسے میرے لئے اور ان کے لئے جلد خیر و برکت والا بنادے دین میں اور دنیا میں اور آخرت میں اور جو اس کی اہلیت رکھتا ہے۔ اور اس کو میرے لئے بنیاد نہ بنا جس کے ہم اہل ہیں بے شک تو بخشنے والا، بردبار، کرم کرنے والا، لطف کرنے والا، مالک، نیک، شفقت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

ختماتِ خواجگانِ نقشبندیہ (علیہم الرحمۃ والرضوان)

حضرت سیّد محمد حقی نازلیؒ نے اپنی تصنیف ''خزینۃ الاسرار'' میں تحریر فرمایا ہے کہ یہ ختم حضرت سیّدنا امام جعفر صادقؓ سے حضرت شاہِ نقشبند یہ بخاریؒ تک منقول ہے اور مشائخِ نقشبندیہ مجددیہ کا آج تک معمول ہے۔

مشائخ کا اتفاق ہے کہ یہ ختم مبارک قضائے حاجات، حصولِ مرادات، وصولِ قربات اور ظہورِ تجلیات کے لیے اکسیر اور دفعِ بلا، قہرِ اعداء اور حصولِ شفاء کے لیے نسخہء کیمیا ہے۔

سلسلہء نقشبندیہ میں ذکر اسمِ ذات و نفی اثبات کے بعد یہ ختم رکنِ اعظم سمجھا جاتا ہے۔ اس ختم کی برکت سے خواجگانِ نقشبندیہ کی ارواحِ مقدسہ خصوصی توجہات فرماتی ہیں اور ان کے توسل سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ سالارِ طریقت حضرت شاہِ نقشبند بخاریؒ نے فرمایا:

تَوَسَّلُ بَمَابِکُنُ حَاجَتُ رَوَابَه بِیُں

ترجمہ: یعنی ہمارے توسل سے دعائیں مانگو حاجتیں پوری ہوں گی۔

اس ختم کے بارے میں مشائخ کے معمولات قدرے مختلف ہیں۔

- ☆ روزانہ بعد از نماز عصر یا مغرب پڑھنا چاہیے۔
- ☆ یہ ختم جملہ حاجاتِ دینی و دنیاوی کے لیے اکسیر ہے۔
- ☆ ختم کے لیے پیر، جمعرات اور جمعہ کے ایام بہتر ہیں۔
- ☆ متوسلین کے لیے کم از کم ہفتہ میں ایک بار یہ ختم پڑھنا ضروری ہے۔
- ☆ اس ختم کے لیے خلوت اور یکسوئی ضروری ہے تا کہ نسبت رابطہ قائم رہے مزید جگہ بھی

پاک وصاف ہونی چاہیے۔

☆مجلسِ ختم میں بدعقیدہ افراد وامارد (بے ریش لڑکوں) ناجنس (جو داخلِ طریقت نہ ہوں) اور حقہ سگریٹ پینے والوں کو شامل نہ کیا جائے۔

مشائخِ کرام کا معمول تھا کہ جب وہ مجلس وعظ واجتماعِ مریدین سے فارغ ہوتے تو مذکورہ بالا اذکار واوراد پڑھ کر مجلس ختم کرتے اور مریدین کو دعا کے ساتھ واپس جانے کی اجازت دیتے۔ لہٰذا ترکیب الفاظ بر تقدیر حذف مضاف یوں ہے۔

ختم مجلسِ خواجگان یا مشائخ (علیہم الرضوان) چونکہ دعا پر مجلس کو ختم کرتے تھے اس لیے ان کی ہر محفل ومجلس کو ختم کے نام سے پکارا جانے لگا۔

ختمِ خواجگانِ نقشبندیہ کبیر

استغفار	تین بار (3)
درود شریف خضری	سو بار (100)
سورۃ فاتحہ (مع بسم اللہ)	سات بار (7)
سورۃ الم نشرح (مع بسم اللہ)	اناسی بار (79)
سورۃ اخلاص (مع بسم اللہ)	ایک ہزار ایک بار(1001)
سورۃ فاتحہ (مع بسم اللہ)	سات بار (7)
درودِ خضری	سو بار (100)

اَللّٰھُمَّ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ (100)

اے میرے اللہ اے حاجتیں پوری کرنے والے

یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ (100)

اے تمام مہمات میں مدد کرنے والے

یَاحَلَّالَ الْمُشْکِلَاتِ(100)

اے تمام مشکلات کو حل کرنے والے

یَادَافِعَ الْبَلِیَّاتِ(100)

اے تمام بلاؤں کو دور کرنے والے

یَارَافِعَ الدَّرَجَاتِ(100)	**یَامُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ(100)**
اے درجات کو بلند کرنے والے	اے دعاؤں کو قبول کرنے والے
یَامُنَزِّلَ الْبَرَکَاتِ(100)	**یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ(100)**
اے برکتیں نازل فرمانے والے	اے اسباب پیدا کرنے والے
یَامُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ(100)	**یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ(100)**
اے رحمتوں کے دروازے کھولنے والے	اے بیماریوں سے شفاء دینے والے

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ(100)

اے زندہ اور قائم پیکر رحمت کے صدقے میں تجھ سے رحمت مانگتا ہوں

یَادَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ(100)	**یَامُفَرِّحَ الْمَحْزُوْنِیْنَ(100)**
اے پریشان حالوں کو پختہ راہ دینے والے	اے غم زدوں کو خوشی دینے والے
یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ(100)	**یَآاَمَانَ الْخَائِفِیْنَ(100)**
اے التجائیں کرنے والوں کی دردرسی کرنے والے	اے خوف زدہ کو امن سلامتی دینے والے
یَاخَیْرَالنَّاصِرِیْنَ(100)	**یَاخَیْرَالرَّازِقِیْنَ(100)**
اے سب سے بہتر مدد کرنے والے	اے سب سے بہتر رزق دینے والے
یَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ(100)	**اَللّٰھُمَّ آمِیْنَ(100)**
اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے	اے قبول کرنے والے (قبول فرما)

ختم شریف کے اختتام پر درج ذیل طریقے سے ایصالِ ثواب کریں۔

یہ ختم سرورِ کائنات ﷺ کی بارگاہ میں بطورِ ہدیہ پیش کریں اور ساتھ ہی آپ ﷺ کے اصحابؓ واہلِ بیت اور اولیائے امت خصوصًا درج ذیل خواجگان کی ارواحِ مقدسہ کو

ایصالِ ثواب کریں۔

حضرت سیدنا امام جعفر صادقؒ حضرت خواجہ بایزید بسطامیؒ

حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ حضرت خواجہ ابومنصور ماتریدیؒ

حضرت خواجہ احمد یسویؒ حضرت خواجہ یوسف ہمدانیؒ

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ حضرت خواجہ عارف ریوگریؒ

حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنیؒ حضرت خواجہ باباسماسیؒ

حضرت خواجہ سید امیر کلالؒ حضرت خواجہ بہاؤالدینؒ

ختمِ خواجگانِ نقشبندیہ (صغیر)

(مع ذکر نفی اثبات تہلیلی، لسانی بلحاظِ معنی)

اوّل وآخر درود شریف خضری سو، سو بار

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پانچ سو بار

ہر سو کے بعد **مُحَمَّدٌ رَّسُوْ لُ اللّٰهِ** ایک بار

ختمِ شاہِ نقشبندؒ

اوّل وآخر درود شریف خضری سو، سو بار

یَاخَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ پانچ سو بار

ترجمہ: اے خفیہ طریقے سے لطف وکرم کرنے والے خدا مجھ پر بھی خفیہ طریقے سے کرم کردے۔

ختم باقی باللہؒ

(منسوب بہ حضرت خواجہ باقی باللہ دہلویؒ)

اوّل وآخر درود شریف خضری سو، سو بار

یَابَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ پانچ سو بار

ہر سو کے بعد کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ؕ ایک بار

ترجمہ: اے اللہ تو باقی ہے اور باقی رہنے والا۔ ہر شے فنا ہو جانے والی ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والی تیرے رب کی ذات ہے جو بزرگی والا اور عظمتوں والا ہے۔

ختم مجددیہ

(منسوب بہ قیومِ اول حضرت امامِ ربانی مجدد الف ثانیؒ)

اوّل وآخر درود شریف خضری — سو، سو بار

وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ — پانچ سو بار

ہر سو کے بعد الْعَلِیِّ الْعَظِیْم — ایک بار

ترجمہ: اور نہیں ہے کوئی ہمت (نیکی کرنے کی) اور نہ کوئی طاقت (گناہ سے بچنے کی) سوائے اللہ کے جو بلند عظمت والا ہے۔

بمطابق حدیثِ پاک ﷺ یہ کلمہ مذکور ننانوے باطنی روحانی امراض کے لیے شفا ہے۔ جن میں ادنیٰ مرض وہم وغم ہے۔

ختم معصومیہ

(منسوب بہ عروۃ الوثقٰی حضرت خواجہ معصوم سرہندیؒ)

اوّل وآخر درود شریف خضری — سو، سو بار

لَآاِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ — پانچ سو بار

ہر سو کے بعد فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ ایک بار

ترجمہ: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ تو پاک ہے، بے شک میں ہی ظلم کرنے والوں سے ہوں۔ پس قبول

کرلیا ہم نے اس کو اور نجات دے دی ہم نے اس کو غم سے اور اسی طرح ہم نجات دیتے رہیں گے ایمان والوں کو۔

یہ ختم حلِ مشکلات اور دفعِ بلیّات کے لیے بے حد مفید ہے۔

ختمِ نوریہ

(منسوب بہ حضرت خواجہ نور محمد چوراہیؒ)

اوّل و آخر درود شریف خضری	سو، سو بار
یَانُوْرُ	پانچ سو بار

ہر سو کے بعد **اَللّٰھُمَّ یَانُوْرُ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ نُوْر "عَلٰی نُوْر** ایک بار

ترجمہ: اے میرے اللہ، اے نورِ حقیقی روشن کر دے میرا دل اپنی معرفت کے نور کے ساتھ اور نور پر نور بھیج۔

ختمِ ہادی

(منسوب بہ حضرت خواجہ ہادی نامدار نتھیالویؒ)

اوّل و آخر درود شریف خضری	سو، سو بار
یَاھَادِیْ اَنْتَ الْھَادِیْ	پانچ سو بار

ہر سو کے بعد **لَیْسَ الْھَادِیْ اِلَّا ھُوْ** ایک بار

ترجمہ: اے ہدایت دینے والے خدا تو ہی ہدایت دینے والا ہے۔

ختمِ بسم اللہ

(منسوب بہ شمس الہند حضرت خواجہ سید چنن شاہ نوریؒ)

اوّل و آخر درود شریف خضری	سو، سو بار
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	ایک ہزار بار

ہر سو کے بعد بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَافِی السَّمَآءِ وَھُوَالسَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ایک بار

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اللہ کے نام سے شروع جس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا ساتھ اس کے نام کے کسی چیز کا زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہ سننے والا ہے، جاننے والا ہے۔

ختم سعیدیہ

(منسوب بہ حضرت خواجہ محمد سعید احمد مجددیؒ)

اوّل وآخر درود شریف خضری — سو، سو بار

یَا حَیُّ — پانچ سو بار

ہر سو کے بعد یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَۃِ مُلْکِہٖ وَبَقَآئِہٖ یَا حَیُّ — ایک بار

ترجمہ: اے ہر آن زندہ وقائم تیری کل کائنات میں کوئی ذات ہمیشہ اور باقی رہنے والی نہیں ہے سوائے تیرے، اے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ وقائم خدا۔

ختم عظیمیہ

(منسوب بہ حضرت خواجہ پروفیسر محمد عظیم فاروقی)

(برائے ایصالِ ثواب حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ)

اوّل وآخر درود شریف خضری — سو، سو بار

یَا عَظِیْمُ — پانچ سو بار

ہر سو کے بعد

اَللّٰھُمَّ یَا عَظِیْمُ ذَاالثَّنَآءِ الْفَاخِرِ وَالْعِزِّوَالْمَجْدِ وَالْکِبْرِیَآءِ فَلَا یَذِلُّ عِزُّہٗ یَاعَظِیْمُ

ایک بار

ترجمہ: اے میرے اللہ کریم اے سب سے زیادہ عظمت والے صاحبِ حمد وثناء صاحب فخر وعزت اور بزرگ اور صاحب کبریاء پس تیری عزت وعظمت کو کبھی بھی کوئی زوال ونقصان نہیں ہے۔اے عظمت والے خدا۔

ختمِ غوثیہ

(منسوب بہ حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ)

اوّل وآخر درود شریف خضری سو،سو بار

حَسۡبِیَ اللّٰہُ وَنِعۡمَ الۡوَکِیۡل پانچ سو بار

ہر سو کے بعد نِعۡمَ الۡمَوۡلٰی وَنِعۡمَ النَّصِیۡر ایک بار

ترجمہ: کافی ہے مجھے اللہ تعالیٰ اور وہ بہتر مدد کرنے والا ہے وہ اچھا مالک ہے اور بہتر مددگار ہے۔

ختمِ استغفار

(برائے جمیع اولیاء امت)

اوّل وآخر درود شریف خضری سو،سو بار

اَسۡتَغۡفِرُاللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ ایک ہزار بار

ہر سو کے بعد اَسۡتَغۡفِرُاللّٰہَ الۡعَظِیۡمَ الَّذِیۡ لَآاِلٰہَ اِلَّاھُوَالۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ ایک بار

ترجمہ: میں معافی طلب کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے جو بہت بڑا ہے۔وہ ذات نہیں کوئی معبود سوائے اس کے،وہ زندہ ہے،قائم ہے اور میں رجوع کرتا ہوں اس کی طرف۔

شجرہ شریف

عُرفِ عام میں سلسلہءِ نسب یا مشائخ کی ترتیب وار فہرست کو شجرہ کہتے ہیں۔

شجرہ: اولیائے صالحین سے الحاق کا موثر ذریعہ ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صالحین کے ساتھ ملا دینے کی دُعا مانگی تھی۔

وَاَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ (الشعرا: 83)

شجرہ: وصول الی اللہ کا وسیلہ ہے۔

وَابۡتَغُوۡۤا اِلَیۡہِ الۡوَسِیۡلَۃَ (المائدۃ :35)

شجرہ: معیتِ صادقین کا زینہ ہے۔

وَکُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ (التوبۃ: 119)

شجرہ: رُوحانی نسب نامہ ہے۔

بعض احادیث و آثار میں علم الانساب سیکھنے اور یاد رکھنے کی تاکید ہے جیسے تَعَلَّمُوۡامِنۡ اَنۡسَابِکُمۡ (ترمذی: ص 19، ج2) یعنی اپنے نسب سکھایا کرو۔ یہ تاکید صلبی کے علاوہ نسبت باطنی روحانی کو بھی شامل ہوسکتی ہے کیونکہ مریدین اپنے مشائخ کی معنوی اولاد ہوتے ہیں۔

شجرہ: مشائخ کی روحانی توجہات کا سبب ہے۔

حضرت خواجہ پارسا محمد رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ خواجگان حضرت شاہ نقشبند قدس سرّہ کے ملفوظات میں بیان کیا ہے کہ طریق سلوک میں ارواحِ مقدّسہ، فیضِ ربانی اور تجلیاتِ رحمانی کے وصول میں وسائط اور وسیلہ ہیں۔

شمس الہند حضرت خواجہ سید چنن شاہ رحمۃ اللہ علیہ (وارث مسند آلومہار شریف) نے فرمایا۔

درود تاج شریف اور ہمارے خواجگان کا شجرہ روزانہ (بلاناغہ) پڑھنے والوں پر آسیب وجادو اثر نہیں کرے گا (باذن اللہ) شجرہ روزانہ پڑھنا بہتر ہے۔ ہفتہ میں ایک بار ضروری ہے۔ ختمِ خواجگان کے بعد لازماً پڑھیں۔ شجرہ پڑھنے کے بعد مشائخ سلسلہ کی ارواح کو بہ غایت احترام ایصال ثواب کا التزام کریں اور اس کے بعد درود تاج بھی پڑھیں۔

(واللہ الموافق والمستعان)

سِلْسِلَة'' نَقْشُبَنْدِيَة'' مَجَدَّدِيَة'' سَعِيْدِ يَّه'' عَظِيْمِيَة''

(اَلشَّجَرَةُ الشَّرِيْفَةُ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِلٰهِىْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِالْمُرْسَلِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدِ نِ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلِيَاءِ اُمَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ
اِلٰهِىْ بِحُرْمَةِ اَوَّلِ الْخُلَفَآءِ بِالتَّحْقِيْقِ
سَيِّدِنَا اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِىْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اِلٰهِىْ بِحُرْمَةِ فَارِسِ الْمَيْدَانِ الْقُدْسِيِّ
سَيِّدِنَا سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اِلٰهِىْ بِحُرْمَةِ صَاحِبِ الْاَفْضَالِ وَالْمَكَارِمِ
سَيِّدِنَا الْاِمَامِ الْقَاسِمِ رَضِىَ اللّٰه' تَعَالٰى عَنْهُ
اِلٰهِىْ بِحُرْمَةِ الشَّيْخِ الْفَائِقِ وَالسَّابِقِ
سَيِّدِنَا الْاِمَامِ جَعْفَرِ نِ الصَّادِقِ رَضِىَ اللّٰه' تَعَالٰى عَنْهُ
اِلٰهِىْ بِحُرْمَةِ الْغَوْثِ الصَّمَدَانِيِّ

حَضْرَتِنَا اَبِیْ یَزِیْدِ نِ الْبُسْطَامِیْ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ الْعَارِفِ الرَّبَّانِیّ

حَضْرَتِنَا اَبِی الْحَسَنِ الْخَرْقَانِیّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ صَاحِبِ الْحُجَّۃِ الْقَوِیّ

حَضْرَتِنَا خَوَاجَہ اَحْمَدَ الْیَسْوِیّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ مَخْمُوْرِ الْفَیْضِ السَّرْمَدِیّ

حَضْرَتِنَا اَبِیْ مَنْصُوْرِ نِ الْمَا تُرِیْدِیّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِصَاحِبِ طَرِیْقَۃِ النَّبِیّ

حَضْرَتِنَا اَبِیْ عَلِیّ نِ الْفَا رْمِدِیّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ الْاِمَامِ الْحَقَّانِیّ

حَضْرَتِنَا یُوْسُفَ الْھَمْدَ انِیّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ الشَّیْخِ الْآثَانِیْ

حَضْرَتِنَا عَبْدِالْخَالِقِ الْغَجْدَ وَانِیْ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ صَاحِبِ الشَّانِ الْعَبْقَرِیّ

حَضْرَتِنَا مُحَمَّدْ عَارِفِ نِ الرِّیْوَجَرِیّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ الْمُسْتَغْرِقِ فِیْ بَحْرِ الشُّھُوْدِ الْاَزَلِیّ

حَضْرَتِنَا خَوَاجَہ اِنْجِیْرِ مَحْمُوْدِنِ الْفَغْنَوِیّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ مَصْدَرِ الْفَیْضِ الظَّاھِرِیّ وَالْبَاطِنِیّ

حَضْرَتِنَا عَزِیْزَانِ عَلِیّ نِ الرَّامِیْتَنِیّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ الشَّیْخِ الْمُکَرَّمِ وَالْمُمَجَّدِ

حَضْرَتِنَا سَمَاسْ خَوَاجَہ مُحَمَّدُ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

اِلٰہِیْ بِحُرْمَةِ صَاحِبِ الْفَضْلِ وَالْکَمَالِ

حَضْرَتِنَا خَوَاجَہ اَمِیْرِ نِ الْکُلَالِ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

اِلٰہِیْ بِحُرْمَةِ مُئَوِ یِّدِ الْحَقِّ وَالْمِلَّةِ وَالدِّیْنِ حَضْرَتِنَا خَوَاجَہ

سَیِّدُ مُحَمَّدُ بَہَاوءُ الدِّیْنِ الْاَوَیْسِیِّ الْبُخَارِیِّ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

اِلٰہِیْ بِحُرْمَةِ نُزْہَةِ بُسْتَانِ الْاَبْرَارِ

حَضْرَتِنَا عَلاَءِ الدِّیْنِ الْعَطَّارِ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

اِلٰہِیْ بِحُرْمَةِ الشَّیْخِ التَّقِیِّ وَالنَّقِیِّ

حَضْرَتِنَا مُحَمَّدُ یَعْقُوْبَ الصَّرْخِیِّ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

اِلٰہِیْ بِحُرْمَةِ مَعْدَنِ الْاَنْوَارِ وَالْاَسْرَارِ

حَضْرَتِنَا خَوَاجَہ عُبَیْدُاللّٰہِ الْاَحْرَارِ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

اِلٰہِیْ بِحُرْمَةِ قُدْوَةِ الْاَمَاجِدِ

حَضْرَتِنَا مُحَمَّدِ نِ الزَّاہِدِ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

اِلٰہِیْ بِحُرْمَةِ الْقُطْبِ الْاَوْحَدُ

حَضْرَتِنَا دُرْوَیْشِ مُحَمَّدُ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

اِلٰہِیْ بِحُرْمَةِ شَیْخِ الزَّمَانِ

حَضْرَتِنَا مُحَمَّدِ نِ الْاَمْکَنَانِ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

اِلٰہِیْ بِحُرْمَةِ مَبْدَءِ الْفَیْضِ الْوَافِیِّ

حَضْرَتِنَا مُحَمَّدِ عَبْدِ الْبَاقِیِّ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

اِلٰہِیْ بِحُرْمَةِ الْاِمَامِ الرَّبَّانِیِّ وَالْقَیُّوْمِ الْاَثَانِیِّ

حَضرَتنَا اَحمَدَ اَلمُجَدّدِ لِلاَلفِ الثَّانِیّ رَحمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہِ

اِلٰھِیْ بِحُرمَۃِ مَخزَنِ الاَسرَارِ وَالعُلُومِ

حَضرَتنَا شَاہ مُحَمّدِ نِ المَعصُومِ رَحمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہِ

اِلٰھِیْ بِحُرمَۃِ حُجَّۃِ العُلُومِ الرُّوحَانِیّ

حَضرَتنَا حُجَّۃِ اللّٰہِ النَّقَشبَندِ نِ الثَّانِیّ رَحمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہِ

اِلٰھِیْ بِحُرمَۃِ صَاحِبِ الصِّدقِ وَالصَّفَا

حَضرَتنَا مُحَمَّدْ زُبَیرِ نِ ابنِ العُلٰی رَحمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہِ

اِلٰھِیْ بِحُرمَۃِ حَافِظِ حَدِیثِ رَسُولِ الثَّقَلَین

حَضرَتنَا مُحَمَّدْ اَشرَفْ حَیدَرْ حُسَینَ رَحمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہِ

اِلٰھِیْ بِحُرمَۃِ صَاحِبِ السِّرّ وَالحُضُورِیّ

حَضرَتنَا جَمَالِ اللّٰہِ الرَّامفُورِیّ رَحمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہِ

اِلٰھِیْ بِحُرمَۃِ زُبدَۃِ اَھلِ الرِّضَا

حَضرَتنَا شَاہْ مُحَمَّدْ عِیسٰی رَحمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہِ

اِلٰھِیْ بِحُرمَۃِ المُوصِلِ اِلَی اللّٰہِ

حَضرَتنَا مُحَمَّدْ فَیضِ اللّٰہِ رَحمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہِ

اِلٰھِیْ بِحُرمَۃِ مَقبُولِ الصَّمَدِ

حَضرَتنَا خَواجَہ نُورِ مُحَمَّدْ رَحمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہِ

اِلٰھِیْ بِحُرمَۃِ عَالِمِ اَسرَارِ الھُدٰی

حَضرَتنَا ھَادِی نَامدَارْ شَاہْ رَحمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہِ

اِلٰھِیْ بِحُرمَۃِ صَاحِبِ المُقَامِ وَالحُضُورِیّ

حَضْرَتِنَا سَیِّدُ چَنَّنْ شَاہ نُوْرِیْ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ
اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ سُلْطَانِ الْوَاصِلِیْنَ
حَضْرَتِنَا سَیِّدُ مُحَمَّدُ اَمِیْنُ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ
اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ قُطْبِ الْکَوْنَیْنِ
حَضْرَتِنَا سَیِّدُ مُحَمَّدُ حُسَیْنُ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ
اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ مَظْھَرِ اَنْوَارِ الْخَفِیِّ وَالْجَلِیِّ
حَضْرَتِنَا صُوْفِیْ مُحَمَّدُ عَلِیِّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ
اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ بِبَرْکَۃِ شَیْخِنَا الصَّفِیِّ
حَضْرَتِنَا مُحَمَّدُ سَعِیْدُ اَحْمَدِن الْمُجَدَّدِیِّ جَعَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی
قُرَّۃَ عَیْنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ صَلٰوۃُ اللّٰہِ الْوَلِیِّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ
اِلٰھِیْ بِوَسِیْلَۃِ مُرْشِدِنَا خَواجہ مُحَمَّدُ عَظِیْم نِ الْمُجَدَّدِیِّ
جَعَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی خَادِمُ الْمُجَدِّدُ اَلْفِ ثَانِیْ
وَبِحُرْمَۃِ جَمِیْعِ اَوْلِیَائِکَ وَاَحِبَّائِکَ اَدْخِلْنَا مَعَ الصَّالِحِیْنَ
فِیْ غُرُفَاتِ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْنِ بِجَاہِ نَبِیِّکَ الْکَرِیْمِ
عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ

شجرہ شریف (منظوم اردو)

☆☆☆ نقشبندیہ مجددیہ سعیدیہ عظیمیہ ☆☆☆

فضل کر یارب محمد مصطفٰے ﷺ کے واسطے سید الکونین شاہِ انبیا ﷺ کے واسطے
دور کر غم دل مرے سے یا الہ العالمین ابوبکر صدیقؓ اکبر باصفا کے واسطے
درد اپنا کر عطا مسکین کو اے میرے کریم حضرت سلمان فارسؓ اتقیاء کے واسطے
جو خیالِ غیر ہو دل سے اٹھا دے والیا شاہ قاسمؒ بن محمد ذوالحیاء کے واسطے
کر عنایت درد اس بے درد کو میرے الہ جعفرِ صادقؒ امامِ اولیاء کے واسطے

☆☆☆ شاخ حضرت علی المرتضیٰؓ ☆☆☆

ہو کرم پھر یاالٰہی مصطفٰے ﷺ کے واسطے سید الکونین ختم الانبیاء ﷺ کے واسطے
دے شرابِ شوق مجھ کو یا الہ العالمین قاسمِ کوثر علی المرتضیٰؓ کے واسطے
بخشدے مجھ کو بحقِ فاطمہؓ بنتِ رسول بہر حسنینؓ وشہیدانِ رضا کے واسطے
دور کر رنج و الم، مسکین کا رب کریم حضرت عابد اسیرِ کربلا کے واسطے
دولت عشق و محبت کر عطا اے ذوالمنن حضرت باقرؒ امامِ اصفیاء کے واسطے

واضح رہے کہ امام جعفر صادق کو حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ اور
حضرت سیدنا علی المرتضٰےؓ سے دوطرفہ نسبت حاصل تھی۔

دوطرف کے فیض سے مخمور کر مجھ کو الہٰ جعفرِ صادقؒ امامِ رہنما کے واسطے
نعمتِ ایقان والفت کر عطا رب رحیم شاہِ شاہاں بایزیدؒ اولیاء کے واسطے
کر عنایت راہِ عرفان یا اِلہ العالمین بوالحسن خرقانیؒ عارف باصفا کے واسطے
جذب و مستی کر عطا اے خالقِ ارض وسما شہ ابوالمنصورؒ، منظور الٰہ کے واسطے

دور کر غفلت میری اے دو جہاں کے بادشاہ　　خواجہء احمدؒ ولی بحرِ صفا کے واسطے

کوئی دم غافل نہ ہو یاد سے تیری خدا　　بوعلیؒ شاہِ طریقت مقتدا کے واسطے

شورِ ھو کا دل میرے میں ہو اللہ العالمین　　شاہِ ہمداں یوسفؒ پیرِ ہدیٰ کے واسطے

تشنہ لب کو اے میرے ساقی پلا آبِ حیات　　عبدِ خالق غجدوانیؒ پر ضیاء کے واسطے

محو کر دے یا خدا مسکین کو اپنے عشق میں　　حضرتِ عارف محمدؒ بے ریا کے واسطے

اے خدا میرے لئے دونوں جہاں محمود کر　　خواجہ محمود کاملؒ مہ لقا کے واسطے

بلبلِ باغِ رسالت قافلہ سالارِ عشق　　شہ عزیزانِ علیؒ حق نما کے واسطے

دم بخود مخمور کر دے عشق میں اپنے اللہ　　حضرت بابا سماسیؒ اہلِ بقا کے واسطے

راہ طریقت کا حقیقت کا دکھا دے یا خدا　　سید میرکلالؒ اہلِ صفا کے واسطے

نقش کر دے دل میرے پر نام اپنا مالکا　　شاہ بہاؤالدین تاجِ اولیاء کے واسطے

دم بدم مجھ کو ستاتا نفسِ کافر ہے خدا　　لے چھڑا عطار ہادی رہنما کے واسطے

کر غریقِ بحرِ عرفان اے مرے رب رحیم　　حضرت یعقوب چرخیؒ پیشوا کے واسطے

راز اپنا کر عطا مسکین کی ہے التجا　　خوجہ احرارؒ و زاہدؒ پارسا کے واسطے

دل مرے کو ذوق اپنا کر عطا رب غفور　　خواجہ درویش محمدؒ باوفا کے واسطے

شرِ شیطانی سے مجھ کو لے بچا ہادی مرے　　خواجہ امکنگی ولیؒ بحرِ سخا کے واسطے

ماسوا تیرے نہ ہو کوئی بھی مجھ کو آرزو　　باقی باللہ خواجہء اہلِ بقا کے واسطے

حضرتِ قیومِ اول ، مظہرِ نورِ خدا　　خواجہء شیخ مجددؒ نائبِ خیر الوریٰ

قبلہء حاجات، حضرت کعبہء ہر مدعا　　ساقیء بزمِ حقیقت مصدرِ فیض و عطا

سِرّ اپنا کر عطا مسکین ہے در پہ کھڑا　　اس مجدّد الفِ ثانیؒ باخدا کے واسطے

صدقہء قیومِ ثانی سوز و مستی کر عطا　　خواجہء معصومؒ قبلہ بحرِ عطا کے واسطے

حُجۃ اللہ کا تصدق کر عطا جامِ وصل — نقشبند قیومِ ثالثؒ حق نما کے واسطے

دور کر آلام میرے بہرِ خواجہ زبیرؒ — حضرت قیومِ رابعؒ خوش لقا کے واسطے

مثلِ شیشہ کر مرے دل کو شعاعِ شوق سے — خواجہ قطب الدین اشرفؒ ذوالعلیٰ کے واسطے

خود کو جاؤں بھول اے میرے خداوند کریم — شاہِ جمال اللہ سخیؒ مردِ خدا کے واسطے

شاہِ عیسیٰؒ کے تصدق ہر مرض کافور ہو — خواجہء فیض اللہ ولیؒ فیض شفا کے واسطے

جلوۂ نورِ ازل سے دل میرا پر نور ہو — خواجہ نورِ محمد نورِ ہدیٰؒ کے واسطے

قبلہء اہلِ نظر سرخیل بزمِ اولیاء — نامدارؒ و ہادی ملکِ ہُدیٰ کے واسطے

مظہرِ نورِ حقیقت مخزنِ اسرارِ ہو — مرکزِ فیضِ طریقت معدنِ انوار ہو

قرۃ العینِ رسول و نورِ جانِ مرتضیٰ — قبلہء کونین حضرت کعبہء دارین ما

جرمِ عصیاں معاف کر میرے خدا — خواجہ چنن شاہ نوری پیرِ ما کے واسطے

یا الٰہی ہو عطا خوشبوئے عشقِ مصطفیٰ — خواجہء سید امینؒ قطب العلیٰ کے واسطے

شہ محمد حسینؒ کے صدقے پلا جامِ وصل — خواجہء رکن الدینؒ رکنِ اولیاء کے واسطے

نقشبندی اولیاء کا فیض و جذبہ کر عطا — خواجہء محمد علیؒ رہنما کے واسطے

کر عطا فیض مجدد بہرِ خواجہء سعیدؒ — کشتہء عشقِ نبی جانِ وفا کے واسطے

ہو کرم یا الٰہی بہرِ خواجہء عظیم — پیکرِ عشقِ الٰہی جانِ وفا کے واسطے

کر کرم پھر یا الٰہی بہرِ خواجہء — پیکرِ عشقِ ومحبت جانِ وفا کے واسطے

(نام خلیفہء طریقت)

مجھ فقیرِ بے نوا پر ہوں کرم کی بارشیں — کشتگانِ خنجرِ صبر و رضا کے واسطے

شجرہ شریف (منظوم پنجابی)

☆☆☆ نقشبندیہ مجددیہ سعیدیہ عظیمیہ ☆☆☆

بخش اجر اس ختم دا یارب نبیﷺ مختار نوں
ہادیٔ خلقت محمدﷺ سید الابرار نوں
بخشدے اپنے کرم تھیں یا اللہ العالمین
آل نوں اصحاب نوں ہر اک نبی دے یار نوں
حضرت صدیقؓ نوں اس ختم تھیں بخشیں ثواب
حضرتِ سلمانؓ و قاسمؒ مرشدِ ابرار نوں
جعفرِ صادقؒ امام الاولیاء تے بایزیدؒ
بوالحسنؒ خرقان بومنصورؒ نیکوکار نوں
خواجۂ احمد ولیؒ تے بوعلیؒ ذی وقار
مردِ کامل یوسفِ ہمدانؒ پُرانوار نوں
عبدِ خالقؒ غجدوانی بادشاہِ اولیاء
شہ عارفؒ عارفِ باللہ سخی سرکار نوں
خواجۂ محمودؒ انجیر فغنویٔ باکمال
شہِ عزیزانِ علیؒ اس صاحبِ اسرار نوں
بخشدے بابا سماسیؒ نوں ثواب اس ختم دا
حضرتِ میر کلالؒ اس مرکزِ انوار نوں
شہ بہاؤ الدّینؒ قبلہ وارثِ علمِ رسول

شہنشاہِ نقشبنداں، قافلہ سالار نوں
حضرتِ عطارؒ و خواجہ حضرتِ یعقوبؒ چرخ
غوثِ اعظم نقشبنداں خواجہء احرارؒ نوں
خواجہء زاہدؒ، خواجہء درویشؒ و امکنگیؒ ولی
خواجہء باقی باللہؒ صاحبِ اذکار نوں
خواجہء شیخِ مجدّدؒ الفِ ثانی رہنما
پیرِ پیراں خواجہء معصومؒ اپنے یار نوں
حُجۃاللہ پیرِ کامل حضرتِ خواجہء زبیرؒ
پیر قطب الدّین اشرفؒ قبلہء اخیار نوں
حضرت خواجہ جمال اللہؒ و عیسیٰؒ رہنما
پیر فیض اللہؒ کامل مردِ نیکو کار نوں
خواجہ نور محمدؒ پیر ہادیؒ نامدار
شاہ چنّنؒ سیّدی آلِ شاہِ ابرار نوں
قطبِ عالم ، ابن حیدر ، خواجہ سیّد امینؒ
بخش یا رب آپؒ دی اولاد پر انوار نوں
مردِ کامل مظہرِ نورِ حسن شاہِ حسینؒ
جس دی برکت حاصل ہویا فیض حافظ یارؒ نوں
خواجہ رکن الدّینؒ دی روحِ مبارک نوں ثواب
چار پشت پیر دے اس خادمِ دلدار نوں
قبلہء اہلِ صفاء خواجہ محمد علیؒ

بخش اس امتِ مرحوم دے غم خوار نوں
یا خدا خواجہ سعیدؒ باصفا تے رحم کر
بخش کامل مغفرت اُس مردِ خوش اطوار نوں
یا خدا خواجہ سعیدؒ باصفا دے واسطے
پیر دی اُلفت عطا کر ایس گنہگار نوں
خواجہء محمد عظیم نوں فیض اپنا کر عطا
سنتِ ختم الرُسل دے سچے تابعدار نوں

دعائے ایصالِ ثواب

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ثَوَابَ مَا قَرَاءْ نَاهُ وَ بَرَکَةَ مَا تَلَوْنَا هُ وَ رَحْمَةَ مَا صَلَّیْنَاهُ عَلٰی حَبِیْبِکَ وَ نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ وَمَا هَلَّلْنَاهُ هَدِیَّةً بَالِغَةً وَّ رَحْمَةً مِّنْکَ نَازِلَةً نَقَدِّمُهَا وَنُهْدِیْهَا اِلٰی حَضْرَةِ النَّبِیِّ الْاَکْرَمِ وَالرَّسُوْلِ الْاَعْظَمِ وَالْحَبِیْبِ الْاَفْخَمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ ثُمَّ اِلٰی اَرْوَاحِ اٰبَآئِہٖ وَاِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاِلٰی مَلَائِکَةِ اللّٰهِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالْکَرُّوْبِیْنَ وَاِلٰی اَرْوَاحِ سَادَاتِنَا اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَاِلٰی بَقِیَّةِ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ بِا لْجَنَّةِ وَسَائِرِ الصَّحَابَةِ وَالْقَرَابَةِ وَالتَّابِعِیْنَ وَاِلٰی اَرْوَاحِ سَیِّدَیْنَا الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَاُمِّهِمَا سَیِّدَتِنَا فَاطِمَةِ الزَّهْرَاءُ وَسَیِّدَ تِنَا خَدِیْجَةِ الْکُبْرٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَسَیِّدَیْنَا حَمْزَةَ وَالْعَبَّاسِ وَاِلٰی اَرْوَاحِ سَیِّدَیْنَا الْخَضِرِ وَالْاِلْیَاسِ وَسَیِّدَیْنَا سَلْمَانَ الْفَارِسِیْ وَعَبْدِاللّٰهِ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَبُّ النَّاسِ وَاِلٰی اَرْوَاحِ اَئِمَّةِ اَهْلِ الْبَیْتِ اَجْمَعِیْنِ وَاِلٰی اَرْوَاحِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ الْمُجْتَهِدِیْنَ وَمُقَلِّدِیْهِمْ فِی الدِّیْنِ وَاِلٰی اَرْوَاحِ الْعُلَمَاءِ الْعَامِلِیْنَ وَالْاَوْلِیَآءِ الْکَامِلِیْنَ وَالْقُرَّاءِ وَاَئِمَّةِ الْحَدِیْثِ وَالْمُفَسِّرِیْنَ وَسَادَاتِنَا الصُّوْفِیَّةِ الْمُحَقِّقِیْنَ مِنْ هٰذَ الْیَوْمِ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ خُصُوْصًا اِلٰی اَرْوَاحِ سَیِّدِنَا الْاِمَامِ جَعْفَرِنِ الصَّادِقِ وَحَضْرَتِنَا اَبِیْ یَزِیْدِ نِ الْبُسْطَامِیِّ وَحَضْرَتِنَا اَبِی الْقَاسِمِ الْجُنَیْدِ نِ الْبَغْدَادِیْ وَ حَضْرَتِنَا شَیْخْ عَبْدُالْقَادِرِ الْجِیْلَانِیْ وَحَضْرَتِنَا خَوَاجَه مُعِیْنُ الدِّیْنِ الْاَجْمِیْرِیْ وَحَضْرَتِنَا بِهَاءِ

الدِّیْنِ نَقْشبَنْدِ الْبُخَارِیْ وَحَضْرَتِنَا شَیْخ اَحْمَدُ الْفَارُوْقِیِ الْمُجَدَّدِ
لِلاَلْفِ ثَانِیْ قَدَّسَ اللّٰہُ اَسْرَارَھُمْ وَاِلٰی اَرْوَاحِ کُلِّ وَلِیٍّ وَّوَ لِیَّۃِ اللّٰہِ مِنْ
مَّشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِھَا بَرِّھَا وَبَحْرِھَا اَیْنَمَا کَانُوْ وَکَانَ الْکَائِنُ فِیْ
عِلْمِکَ وَحَلَّتْ اَرْوَاحُھُمْ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَاِلٰی اَرْوَاحِ سَادَاتِنَا اَھْلِ
بَدْرٍ وَّاُحُدٍ وَکَرْبَلاَءٍ وَّاَھْلِ الْمُعَلّٰی وَالشُّبَیْکَۃِ وَالْبَقِیْعِ وَاِلٰی اَرْوَاحِ
مَشَائِخِنَا وَاَشْرَافِنَا الْجَمِیْعِ وَسَائِرِ اَمْوَاتِ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ
وَالْمُئو مِنِیْنَ وَالْمُئومِنَاتِ وَفِیْ صَحَائِفِ مَنْ لَا زَائِرَلَہٗ وَلَا ذَاکِرَلَہٗ عُمَّ
الْجَمِیْعَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَالِوَالِدَیَّ وَارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْ لِاُمَّۃِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کَآ فَّۃً عَآمَّۃً یَا
مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِہٖ خَیْرِ خَلْقِہٖ وَنُوْرِ عَرْشِہٖ
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَجُوْدِہٖ وَنَوَالِہٖ وَفَضْلِہٖ
وَکَمَالِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمَ بِرَ حُمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

منتخبات قصیدہ بردہ شریف

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمِ
ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمِ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ
ھُوَالْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ
لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمِ
یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُبِہٖ
سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ
ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعَنْ عُمَرَ
وَعَنْ عَلِیٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِی الْکَرَمِ
فَاغْفِرْ اِلٰھِیْ لِکُلِّ الْمُسْلِمِیْنَ بِھَا
یَتْلُوْنَ فِی الْمَسْجِدِ النَّبَوِیِّ وَالْحَرَمِ
یَا رَبِّ بِالْمُصْطَفٰی بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا
وَاغْفِرْلَنَا مَا مَضٰی یَا بَارِیءَ النَّسَمِ
یَا رَبِّ جَمْعًا طَلَبْنَا مِنْکَ مَغْفِرَۃً
وَّحُسْنَ خَاتِمَۃٍ یَا مُبْدِیءَ النِّعَمِ
مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

استخارہ کا طریقہ

کسی بھی وقت یا رات کو سونے سے پہلے دو رکعت نفل استخارہ پڑھے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ الخ دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ الخ پڑھے۔ سلام کے بعد درج ذیل دعا مانگے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُوَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ الَّذِیْ اُرِیْدُ (یہاں اس کا نام لے) خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ الَّذِیْ اُرِیْدُ (یہاں اس کا نام لے) شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ وَاقْدِرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ. (صحیح بخاری، ص155 ج1)

ترجمہ: اے اللہ بیشک میں طلب کرتا ہوں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ اور تیرے قریب ہوتا ہوں تیری قدرت کے ساتھ اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے فضل کا عظمت والے بے شک تو قدرت رکھتا ہے، میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو جاننے والا ہے غیبوں کو۔ اے میرے اللہ اگر تو جانتا ہے بے شک یہ کام جس کا میں نے ارادہ کیا (یہاں اس کا نام لے) بہتر ہے میرے لئے میرے دین میں اور میری زندگی میں اور انجام میں میرے کاموں کے پس قدرت دے دے مجھ کو اور آسان کر دے میرے اس کام کو اور اگر تو جانتا ہے یہ کام جس کا میں نے ارادہ کیا (یہاں بھی اس کا نام لے) نقصان زدہ ہے میرے لئے میرے دین میں اور میری زندگی اور انجام میں میرے کام کے۔ پس دور

کر دے اس کو مجھ سے اور دور کر دے مجھ کو اس سے اور قدرت دے دے مجھ کو بھلائی کی جہاں سے ہو پھر راضی ہو جا مجھ سے اس کے سبب۔

اس کے بعد پاک بستر پر قبلہ رو دائیں پہلو پر سو جائے۔ جب سو کر اٹھے جو بات مضبوطی کے ساتھ دل پر اترے وہی بہتر ہے۔ اُسی پر عمل کرے۔ انشاء اللہ اسی میں خیر و برکت ہو گی۔

استخارہ کے بعد بیداری یا خواب میں کچھ نظر آنا ضروری نہیں۔ بلکہ دل کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ اگر اُس کام کی طرف دل کی رغبت و توجہ پہلے سے زیادہ ہے تو وہ کام کرنے پر دلالت ہے اور اگر رغبت اُسی قدر ہے جو پہلے تھی تو بھی وہ کام منع نہیں۔ اگر استخارہ کے بعد پہلی رغبت و توجہ میں کمی محسوس ہو تو منع پر دلالت ہے۔

استخارہ کی تکرار کی حد سات مرتبہ تک ہے۔ اگر اس سے کم مرتبہ کرے تو بھی گنجائش ہے۔ ہر معاملے میں استخارہ بہر حال بہتر بلکہ ضروری ہے۔ حدیث پاک میں اس کی بہت ترغیب آئی ہے۔ دُعائے استخارہ کے بعد اگر مندرجہ ذیل الفاظ بڑھا دیئے جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ خَیْرًا فَاَرِنِیْ بَیَاضًا اَوْ خُضْرَۃً
وَاِنْ کَانَ شَرًّ ا فَاَرِنِیْ سَوَادًاَوْ حُمْرَۃً

ترجمہ: اے میرے اللہ اگر بہتر ہے پس دکھا دے مجھ کو سفید رنگ یا سبز رنگ اور اگر نقصان دہ ہے پس دکھا دے مجھ کو کالا رنگ یا سرخ رنگ۔

زیارتِ قبور کا مستحب طریقہ

۱۔ جب آپ قبرستان یا اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری کا ارادہ کریں تو جس مقام سے چلیں وہاں سے آیۃ الکرسی کو اپنا ورد بنائیں۔

۲۔ مزار پر حاضر ہونے کے بعد قبرِ انور کے سامنے صاحبِ قبر کے سرہانے یا دائیں طرف ادب سے کھڑے ہو کر سلام پیش کریں اور موقع محل کے مطابق چند کلمات نوٹ فرمائیں:

☆ اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَھْلَ الْقُبُوْرِ

☆ اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ یَا شُھَدَآ ءُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

☆ اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ یَامُجَاھِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

☆ اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ یَا سُعَدَآءُ

☆ اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ یَا نُجَبَآءُ

☆ اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ یَا نُقَبَآءُ

☆ اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ یَا مُسْلِمِیْنَ دَارُ الْاٰخِرَۃِ

☆ اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ

☆ اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ یَا مَحْبُوْبَانِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

☆ اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ یَا مُقَرَّبِیْنَ

☆ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا وَلَدِیْ / اَخِیْ / سَیِّدِیْ / وَمُرْشَدِیْ وَاٰقَآئِیْ وَمَوْلَائِیْ

☆ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَاوَالِدِیْ / وَالِدَتِیْ / اُخْتِیْ / بِنْتِیْ

۳۔ سلام پیش کرنے کے بعد صاحبِ مزار کے چہرے کی طرف بیٹھ کر سورۃ ملک، سورۃ یٰسین، سورۃ تغابن (یا سہولت سے جو سورۃ پڑھ سکیں پڑھیں) اور اگر نوافل کا وقت ہو تو نفل ادا

کریں۔

۴۔ مندرجہ بالا اشغال واذکار سے فارغ ہونے کے بعد صاحبِ مزار کی طرف قلبی وروحی طور پر متوجہ ہوں اور سورۃ القدر کی تلاوت کریں، جب تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ پر پہنچیں تو تین یا سات باران الفاظ کی تکرار کریں اور صاحبِ مزار کی طرف اپنے قلب کو راغب ومتوجہ کریں۔ اس دوران اگر دل لگ جائے تو سمجھیں رابطہ ہوگیا ہے۔ اب فوراً ذکر شروع کردیں اور (باذن اللہ) صاحبِ مزار سے حسنات و برکات اور فیضِ اکتساب کا سلسلہ شروع کردیں جیسا کہ اُس کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں ان کے نسبت والے فیض لیتے تھے۔ پھر جتنی دیر دل لگے ذکر کرتے رہیں۔

۵۔ روح کی تسکین کے بعد پھر ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ، تین مرتبہ سورۃ اخلاص اول آخر درود شریف اور دوسری پڑھائی کا ثواب ان کی روح پرُفتوح کو برائے ایصالِ ثواب پیش کریں اوران کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا مانگیں۔ ان کے وسیلۂ جلیلہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی حاجات بھی پیش کریں۔

۶۔ آخر میں اسی طرح ادب سے سلام پیش کرتے ہوئے لوٹ آئیں۔

نامش از خورشید و ماہ تابندہ تر
خاکِ قبرش از من و توُ زندہ تر

(اقبالؒ)

اُس خاک کے ذرّوں سے شرمندہ ہیں ستارے
وہ خاک کہ جس میں لیٹا ہے وہ صاحبِ اسرار

(اقبال بحضور مجدد پاک)

مجرب نسخہ جات دُعا

دُعا کی قبولیت کے ضمن میں قرآن و سنت اور اہلُ اللہ کی زندگی کے ذاتی مشاہدات وتجربات اورسال ہاسال کی محنتوں اورکوششوں کے نتیجے میں مندرجہ ذیل دعائیں اور وظائف بڑے مئوثر کامیاب اور سو فیصد مطلوبہ نتائج کے حامل ثابت ہوئے ہیں۔ قارئین کی بھلائی کی نیت سے ان میں سے چندایک پیش خدمت ہیں۔

حمدوثنا

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

(صحیح بخاری کتاب الایمان والنذ ورحدیث نمبر 6682 صحیح مسلم کتاب الذکروالدعاوالتوبہ حدیث نمبر 2694)

ترجمہ: پاک ہے اللہ اوراسی کی تعریف ہے، پاک ہے اللہ بہت بڑا۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ، وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

(صحیح: مسلم 2140، وابوداود 1503)

ترجمہ: پاک ہے اللہ اوراسی کی تعریف ہے اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اس کی ذات کی رضا کے برابر، اس کے عرش کے وزن اوراس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الۡحَمۡدَ لَآاِلٰهَ اِلَّآاَ نۡتَ ، الۡمَنَّانُ یَا بَدِیۡعُ السَّمٰوٰاتِ وَالۡاَرۡضِ ، یَا ذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ ، یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ

(سنن النسائی - 13 / تاب السھو / باب الدعابعدالذر / حدیث رقم 1300)

ترجمہ: اے اللہ بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بوجہ اس کے سب تعریف تیرے لئے ہے، تیرے سوا کوئی معبودنہیں، بہت احسان کرنے والا، آسمانوں اورزمین کونئے سرے سے پیدا کرنے والا، اے بزرگی اورعزت والے، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اوراے ہمیشہ قائم رہنے والے۔“

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

(البخاری، کتاب حادیث النبیا، باب حدثنا موس بن سماعیل، برقم 3370، وما بین المعقو فین من حدیث بی ہریر tعند مسلم، تاب الصلا، باب الصلا عل النبی ^ بعد التشہد، برقم .405)

ترجمہ: اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا .

ترجمہ: اے اللہ! نبی امی محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ ، وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ ، وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ .

(البخاری: 5997)

ترجمہ: اے اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر اسی طرح رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی، بے شک تو ہی تعریف اور بزرگی والا ہے، اے اللہ محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر اسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی، بے شک تو ہی تعریف اور بزرگی والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِ بْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِ بْرَاھِیْمَ،اِ نَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِ بْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِ بْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (البخاری: 3190)

ترجمہ: اے اللہ محمد ﷺ آلِ محمد ﷺ پر اسی طرح رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر

رحمت نازل فرمائی، بے شک تو ہی تعریف اور بزرگی والا ہے، اے اللہ محمد ﷺ اور آلِ محمد ﷺ پر اسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی، بے شک تو ہی تعریف اور بزرگی والا ہے۔"

قرآن کی مقبول دعائیں اوران کے آداب

انشراحِ صدر کیلئے

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ o وَیَسِّرْلِیْٓ اَمْرِیْ o

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ o یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ o(سورہ طٰہٰ:25سے28)

ترجمہ: اے میرے رب! میرا سینہ کھول دے۔اور میرا کام آسان کر۔اور میری زبان سے گرہ کھول دے۔تاکہ میری بات سمجھ لیں۔

علم میں اضافہ کے لئے

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًاo(سور ةطٰہٰ:114)

ترجمہ:اے میرے پروردگار! میرے علم میں اضافہ فرما۔

والدین کے بلندی درجات کیلئے

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِیْ صَغِيْرًا (سورةبنی اسرائیل:24)

ترجمہ:اے میرے رب!ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے (رحمت وشفقت سے) پالا تھا۔

نیک صالح اولاد کے لئے

رَّبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ.(سور الانبیاء:89)

ترجمہ:پروردگار! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔

بخشش کے لئے

رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَo (سورہ المومنون:118)

ترجمہ:اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

غیبی مدد کے حصول کے لئے

رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ

وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًاo (سورہ الاسرا:80)

ترجمہ: اے پروردگار! مجھے مدینے میں اچھی طرح داخل کیجیو اور مکے سے اچھی طرح نکالیو اور اپنے ہاں سے زور وقوت کو میرا مددگار بنائیو۔

ظالم دشمن پر فتح کے لئے

رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ(سورۃ العنکبوت:30)

ترجمہ:اے میرے پروردگار! ان مفسد لوگوں کے مقابلے میں مجھے نصرت عنایت فرما۔

ظالم شیاطین اور جنات سے بچنے کے لئے

رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ o وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِo

(سورۃ المومنون:98-97)

ترجمہ:اے میرے پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔اور اے پروردگار اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آموجود ہوں۔

طلب خیر کے لئے

رَّبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِo رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَا

الِدَيَّ وَلِلْمُئوْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُo(سورۃ ابراھیم:40)

ترجمہ:اے میرے پروردگار، مجھ کو ایسی توفیق عنایت کر کہ نماز پڑھتا رہوں اور میری اولاد کو بھی یہ توفیق بخش۔اے پروردگار میری دعا قبول فرما۔اے پروردگار حساب کتاب کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ

اور مومنوں کی مغفرت کرنا۔

حضورﷺ کی پسندیدہ ترین دعا

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(سورۃ البقرہ:201)

ترجمہ: اے میرے پروردگار! ہم کو دنیا میں بھی نعمت عطا فرما اور آخرت میں بھی نعمت بخشا اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھنا۔

نورقلب کے حصول کے لئے

رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ O(سورۃ التحریم:8)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمارا نور ہمارے لئے پورا کراور ہمیں معاف فرما، بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

گھریلو آسودگی کے لئے

رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ

وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا(سورۃالفرقان:74)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے دل کا چین اور آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔

اوّلین اور آخرین کی بخشش کے لئے

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ

فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ(سورۃ الحشر:10)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے گناہ معاف فرما اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ اور حسد پیدا نہ ہونے دے۔ اے ہمارے پروردگار تو بڑا

شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

حصول بخشش ونورایمان

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ق رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ٥(سورۃ ال عمران:193)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہم نے ایک ندا کرنے والے کو سنا کہ ایمان کے لئے پکار رہا تھا یعنی اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے۔اے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے محو کر اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اٹھا۔

آخرت کی بھلائی کے لئے

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ(سورۃ ال عمران:194)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! تو نے جن جن چیزوں کے ہم سے اپنے پیغمبروں کے ذریعے وعدے کئے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا، کچھ شک نہیں تو خلاف وعدہ نہیں کرتا۔

عذاب جہنم سے پناہ کے لئے

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ٥ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ط وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ٥

(سورۃ آل عمران:192-191)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! تو نے اس مخلوق کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا ہے۔تو پاک ہے تو قیامت کے دن ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچانا۔اے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اسے رسوا کیا, اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

انتہائی مصیبت کا وظیفہ

اِنَّمَآ اَشۡكُوۡا بَثِّىۡ وَحُزۡنِىۡۤ اِلَى اللّٰهِ (سورہ یوسف :86)

ترجمہ: بے شک میں اپنے غم اور اندوہ کا اظہار خدا سے کرتا ہوں۔

نیکوں کی سنگت کے لئے

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ قف اَنۡتَ وَلِيّٖ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ج

تَوَفَّنِىۡ مُسۡلِمًا وَّاَلۡحِقۡنِىۡ بِالصّٰلِحِيۡنَ o (سورۃ یوسف:101)

ترجمہ: اے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے والے، تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے۔ تو مجھے دنیا سے اپنی اطاعت کی حالت میں اٹھانا اور آخرت میں اپنے نیک بندوں میں داخل کرنا۔''

کامل پناہ الٰہی کے لئے

اَللّٰهُمَّ رَحۡمَتِكَ اَرۡجُوۡ فَلَا تَكِلۡنِىۡ اِلٰى نَفۡسِىۡ طَرۡفَةَ عَيۡنٍ، وَاَصۡلِحۡ لِىۡ شَانِىۡ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ (ابوداود، کتاب الدب، باب مایقول ذا صبح، برقم 5090)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں، پس پلک جھپکنے کے لئے بھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کر اور میرے سب حالات سنوار دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

رزق میں اضافہ کے لئے

اَللّٰهُمَّ اِنِّىۡ اَسۡئَلُكَ عِلۡمًا نَّافِعًا، وَرِزۡقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُّتَقَبِّلًا

(خرجہ ابن ماجہ، کتاب الصلا، باب مایقال بعد التسلیم، برقم 925، والنسائی فی السنن البر، 6/ 31، برقم 9850)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، پاکیزہ رزق اور قبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔

علم میں برکت کے لئے

اَللّٰهُمَّ انۡفَعۡنِىۡ بِمَا عَلَّمۡتَنِىۡ، وَعَلِّمۡنِىۡ مَا يَنۡفَعُنِىۡ، وَزِدۡنِىۡ عِلۡمًا

(خرجہ الترمذی، کتاب الدعوات، باب حدثنا بوریب، برقم 3599)

ترجمہ: اے اللہ مجھے فائدہ دے اس کے ساتھ جو تو نے مجھے سکھایا ہے اور مجھے سکھا جو میرے لئے فائدہ مند

ہے اور میرے علم میں اضافہ فرما۔

ادائیگی قرض کے لئے

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَاَغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

(رواہ الترمذی (3563) واللفظ لہ وقال حدیث حسن غریب، وحسنہ الشیخ اللبانی فی صحیح الترمذی.)

ترجمہ: اے اللہ میری کفایت کر اپنے حلال کے ساتھ، اپنے حرام سے بچا اور مجھے اپنے فضل سے اپنے سوا ہر کسی سے بے نیاز کر دے۔

جملہ امور میں خیر کے لئے

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِى الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْىِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ

(حمد، 171 /29، برقم 17628، والحام، 591 /3، والطبرانی فی البیر، 1169 /2/33)

ترجمہ: اے اللہ سب کاموں میں ہمارا انجام اچھا کر اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا۔

بری قسمت سے نجات کے لئے

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوْءِ الْقَضَاءَ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ (البخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ من جھد البلا، برقم 6347)

ترجمہ: اے اللہ بے شک میں سخت مشقت، بدبختی کے پا لینے، بری تقدیر اور دشمنوں کے خوش ہونے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

دعاوں کے رد ہونے سے پناہ

ا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا (خرجہ مسلم والترمذی والنسائی)

ترجمہ: اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جو نہ ڈرے اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔

۲۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ج وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَاشَآءَ ج وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ج وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ o

(سورۃ البقرہ:255)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے، اسے نہ اونگھ آتی ہے، نہ نیند، اسی کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان کے آگے اور پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے سوائے اس کے جو وہ چاہے، اس کی کرسی آسمانوں اور زمین تک وسیع ہے اور ان کی حفاظت اسے نہیں تھکاتی اور وہ بہت بلند اور بہت عظمت والا ہے۔''

۳۔ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

ترجمہ: اللہ کے نام سے، وہ ذات جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز زمین میں اور آسمان میں نقصان نہیں دے سکتی اور وہ بہت سننے والا، بہت جاننے والا ہے۔

۴۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ (مسند احمد بن حنبل)

ترجمہ: اے اللہ یقیناً میں تیری پناہ چاہتا ہوں کفر اور فقر سے، اے اللہ بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر سے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

۵۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ہ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ہ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَo وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَد o وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ o

ترجمہ: اے رسول ﷺ کہو میں پناہ لیتا ہوں صبح کے مالک کی، اسکی پیدا کی ہوئی ہر چیز کی برائی سے اور اندھیری رات کی برائی سے جب وہ چھا جائے اور پھونک کر گرہیں لگانے والیوں کی برائی سے اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

۶۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ o مَلِکِ النَّاسِo اِلٰہِ النَّاسِ o مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ o الۡخَنَّاسِo الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسo مِنَ الۡجِنَّۃِ وَالنَّاسِo

ترجمہ: کہو کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں، یعنی لوگوں کے حقیقی بادشاہ کی، لوگوں کے معبود برحق کی، شیطان وسوسہ انداز کی برائی سے جو خدا کا نام سن کر پیچھے ہٹ جاتا ہے، جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے، خواہ وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

۷۔ سُبۡحَانَ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقۡرِنِیۡنَ o

وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَo (سورۃ الزخرف:14-13)

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لئے مسخر کیا ورنہ ہم اسے قابو میں لانے والے نہ تھے اور بے شک ہم اپنے رب ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

۸۔ اَللّٰھُمَّ اِ نَّا نَجۡعَلُکَ فِیۡ نُحُوۡرِھِمۡ وَنَعُوۡذِ بِکَ مِنۡ شُرُوۡرِھِمۡ

(ابوداد، کتاب فضائل القرآن، باب مایقول الرجل ذا خاف قوما)

ترجمہ: اے اللہ! بے شک ہم تجھے دشمنوں کے نرخروں پر ان کے مقابلے میں رکھتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔

اظہارِ تشکر اور ارشادات رسول ﷺ

1- شکر کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی کی عبادت میں سے کسی مسنون عبادت کو بجالایا جائے۔سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں لوگوں کو عاشورا کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔جب ان سے پوچھا گیا تو انھوں نے کہا: یہ وہ دن ہے کہ جب اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو نجات دی تھی اور آل فرعون کو سمندر میں غرق کر دیا تھا۔موسی علیہ السلام نے اللہ تعالی کا شکر ادا کرنے کے لئے اس دن روزہ رکھا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: میں ان لوگوں کی نسبت موسی علیہ السلام سے زیادہ تعلق رکھتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

2- مالک بن فضلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے گھٹیا قسم کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔میں اسی حالت میں نبی ﷺ کے پاس چلا گیا۔آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: کیا تمھارے پاس مال ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں ! آپ ﷺ نے فرمایا: کس قسم کا مال ہے؟ میں نے کہا میرے پاس اللہ تعالی کے عطا کردہ اونٹ، گھوڑے، بکریاں، غلام اور ہر طرح کا مال ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالی نے تمھیں مال دیا ہے تو اس کی نعمت اور احسان کا اثر تجھ پر نظر آنا چاہئے۔(سنن ابی داؤد:۴۰۶۳)

اللہ والوں کے آزمودہ اذن شدہ وظائف

☆ برائے زیارت رسول پاک ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبۡدِکَ وَ حَبِیۡبِکَ وَ

رَسُوۡلِکَ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ

(ہر رات ایک ہزار مرتبہ)

☆ کشائش رزق کے واسطے

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ ذُنُوۡبِیۡ وَوَسِّعۡ عَلّٰی رِزۡقِی وَاقۡدِلِیۡ عَلٰی کَسۡبِہٖ

وَمَتِّعۡنِیۡ بِمَا رَزَقۡتَنِیۡ وَ تَشۡغَلۡنِیۡ فِیۡمَا صَرَّفۡتَہٗ عَنِّیۡ یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ وَ

صَلَّی اللہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجۡمَعِیۡن. (صبح وشام)

☆ روزی میں برکت کے لئے

سُبۡحَانَ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقۡرِنِیۡنَ o (ہر نماز کے بعد)

(سورۃ الزخرف:13)

☆ گم ہوئی چیزوں کے واسطے

ومِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اَنۡدَادًا یُّحِبُّوۡنَھُمۡ کَحُبِّ اللّٰہِ ؕ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا

اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ؕ وَلَوۡ یَرَی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اِذۡ یَرَوۡنَ الۡعَذَابَ اَنَّ الۡقُوَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیۡعًا وَّاَنَّ

اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعَذَابِ o (سورہ بقرہ:165)

☆ دینی ودنیوی حاجات کی تکمیل کے لئے

اس دعا کے پڑھنے سے دینی ودنیاوی حاجتیں پوری ہوجاتی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ زِدۡ نُوۡرَنَا وَ زِدۡ سُرُوۡرَنَا وَزِدۡ مَعۡرِفَتِنَا وَزِدۡ طَاعَتِنَا وَزِدۡ مُحَبَّتَنَا وَزِدۡ

عِشقَنَا وَزِدُ شَوُقَنَا وَزِدُ ذَوُقِنَا وَزِدُ حَوُلَنَا وَزِدُ قُوَّتِنَا وَزِدُ قُبُوُلِنَا وَزِدُ اَنُسنَا وَزِدُ عِلُمَنَا وَزِدُ حِلُمَنَا بِرَحُمَتِکَ یَا اَرُحَمَ الرَّاحِمِیُن.

☆ دشمن پر غالب آنے کے واسطے

جب دشمن کے سامنے جاؤ تو حسب ذیل دعا پڑھو۔

یَا سُبُوحُ، یَا قُدُّوُسُ، یَا غَفُوُرُ، یَا وَدُوُدُ.

☆ تجارت میں ترقی کے واسطے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبُدِکَ وَرَسُوُلِکَ وَعَلٰی جَمِیُعِ الُمُوُمِنِیُنَ وَالُمُوُمِنَاتِ وَعَلَی الُمُسُلِمِیُنَ وَالُمُسُلِمَاتِ

☆ زہریلے جانور کے کاٹے کا اتار

جس جگہ زہریلا جانور کاٹے اس مقام پر انگلی گھماتا ہوا ایک سانس میں سات دفعہ یہ پڑھ کر چھینٹا مارے یا کان میں دم کرے۔

رَبَّنَا ھَبُ لَنَا مِنُ اَزُوَاجِنَا وَذُرِّیَّاتِنَا قُرَّۃَ اَعُیُنٍ وَّاجُعَلُنَا لِلُمُتَّقِیُنَ اِمَامًاo

(سورۃ الفرقان:74)

☆ رجعت عمل سے محفوظ رہنے کے واسطے

جو شخص کسی عمل کے وقت حسب ذیل سورت کو پڑھ لے تو وہ عمل کی رجعت سے محفوظ رہے گا۔

اِذَا السَّمَآءُ انُشَقَّتُ o وَاَذِنَتُ لِرَبِّھَا وَحُقَّتُ o وَاِذَا الُاَرُضُ مُدَّتُ o وَاَلُقَتُ مَا فِیُھَا وَتَخَلَّتُ o (سورہ انشقاق:74)

متعدد مقاصدِ حیات کیلئے دُعائیں اور انکی شرائط

☆ بغض و عداوت سے بچنے کے لئے

پڑھتے وقت دشمن کا خیال دل میں رکھے۔

وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ط(سورہ المائدہ:64)

☆ ہر مرض و درد کے واسطے

تکلیف یا درد کی جگہ حسب ذیل آیت کو ہاتھ رکھ کر تین دفعہ دم کرے۔

وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ط(سورہ الکھف:۱۸)

☆ بدخوابی سے بچنے کے واسطے

سوتے وقت پڑھیں

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ط اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَo وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَo ط(سورہ یونس:82-81)

☆ مخلوق کی محتاجی سے بچنے کے واسطے

ستر مرتبہ پڑھا جائے۔

اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَ بِطَاعَتِکَ عَنْ مَّعْصِيَّتِکَ وَ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ بِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

☆ گم ہوئی چیز ملنے کے لئے

يَا جَامِعُ النَّاسَ لِيَوْمَ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِجْمَعْ عَلٰى ضَالَّتِیْ

☆ قرض کی ادائیگی کے واسطے

صبح و شام پڑھ لینے سے قرض ادا ہو جائے گا۔

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِo(سورۃ العمران:38)

☆ پریشانی دور کرنے کے واسطے

ہر روز سات بار پڑھا جائے۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ السَّکِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُئوْمِنِیْنَ لِیَزْ دَادُوْٓ ا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُالسَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ ط وَکَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حِکِیْمًاo(سورہ فتح:4)

☆ فتح وکامرانی کے لئے

کثرت سے پڑھی جائے

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُo وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا o فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْهُ ط اِنَّهٗ کَانَ تَوَّابًاo

☆ رزق میں کشادگی کے لیے

ہر روز نماز فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان قبلہ رو ہو کر اول آخر (11,11) بار درود شریف اور (41) بار سورہ قریش بمعہ بسم اللہ شریف پڑھیں۔

☆ کسی بھی جائز مقصد کے حصول کے لیے

بچوں اور بچیوں کے رشتے کیلئے رات کو ٹھیک بارہ بجے ننگے سر اور ننگے پاؤں کھلے آسمان کے نیچے قبلہ رو ہو کر پڑھیں۔ (صرف مردوں کیلئے) خواتین سر پر کپڑا رکھ کر قبلہ رو مصلّے پر بیٹھ کر پڑھیں۔

اول آخر درود شریف	11,11بار
یَا مُسَبِّبَ الْاَ سْبَاب	500بار

☆ آفات وبلیات سے محفوظ رہنے کے لیے

اپنے آپ کو اور اپنے بال بچوں کو جملہ آفات وبلیات سے محفوظ رکھنے کے لیے صبح

سورج طلوع ہونے سے پہلے اور شام سورج غروب ہونے سے پہلے اپنا اور اپنے بال بچوں کو حصار کیا جائے۔

☆ اول آخر درود شریف (11,11) بار

☆ آخری دونوں قل (سورۃ الفلق، سورۃ الناس) (11,11) بار

☆ آیۃ الکرسی (11) بار

☆ تیسرا کلمہ (11) بار

پڑھ کر سارے جسم پر ہاتھ پھیرا جائے اور جسکا حصار کرنا مقصود ہو اسکا تصور کر کے اسے دم کیا جائے۔

حافظے کو مضبوط اور زیادہ کرنے کیلئے

☆ کثرت سے باوضو رہیں۔

☆ عصر کی اذان سے مغرب تک اور فجر کی اذان سے طلوع آفتاب تک سونے سے پرہیز کریں۔

☆ جب غسل کی حاجت ہو تو اس میں تاخیر نہ کی جائے۔

☆ کچھ عرصہ کیلئے روزانہ سورہ اخلاص (500) سے لیکر (1000) تک پڑھی جائے اور پانی دم کر کے پیا جائے۔ نیز کسی بھی بچی، بچے یا عزیز کے حافظے کیلئے بھی اسی عمل کو دھرایا جا سکتا ہے۔

☆ اگر بچے یا بڑے ضد کریں تو چینی پر 9 بار سورہ الم نشرح پڑھ کر دم کر کے کھلائیں۔

کاروبار میں مسلسل اضافے اور برکت کیلئے

اپنی آمدنی اور نفع میں (5 سے 50) فیصد نفع ماہانہ بنیادوں پر کسی مدرسہ، مسجد یا کار خیر میں باقاعدگی سے استعمال کیا جائے۔ رزق کبھی کم نہ ہوگا۔ (انشاءاللہ)

☆ اگر کوئی قیمتی چیز گم ہو جائے

☆ اول آخر درود شریف (11,11) بار

☆ **یَاحَفِیظُ یَامُعِیدُ** (313) بار وقفے وقفے سے پڑھا جائے۔

☆ تسخیر قلب

اگر کسی کا دل جیتنا ہوتو اسکا تصور کر کے

☆ اول آخر درود شریف (11,11) بار

☆ **یَا عَزِیزُ یَا وُدُوْدُ** (113) بار پڑھیں۔

☆ بات منوانا

اگر کسی کو کوئی بات منوانی ہوتو

☆ اول آخر درود شریف (1,1) بار

☆ **اَللّٰهُمَّ سَمِیْعُ** (11یا21) بار پڑھیں۔

☆ ظالم دشمن کا خاتمہ

اگر کوئی دین ودنیا کا دشمن ہوتو اس کا تصور کر کے درج ذیل دعائیں مانگیں۔

☆ **اَللّٰهُمَّ اکْفِنَا شَرَّهُمْ بِمَا شِئْتَ** (کثرت سے)

☆ **اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ** (کثرت سے)

☆ **اِنَّمَا اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰهِ** (کثرت سے)

نیز اس طرح دیگر متعدد کلمات طیبات ہیں جو حل مشکلات اور مقصود کیلئے دعائیں مستجاب کا مقام پا لیتے ہیں۔ اللہ رب العزت ہمارے جملہ گناہ معاف فرمائے اور امت مسلمہ پر رحم وکرم کر دے۔

مناجات صدیقیؓ

منسوب بہ حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ

۱۔ خُذْ بِلُطْفِکَ یَا اِلٰھِی مَنْ لَہٗ زَادٌ قَلِیْلٌ مُفْلِسٌ

بِالصِّدْقِ یَاْتِیْ عِنْدَ بَابِکَ یَا جَلِیْلٌ

ترجمہ: اللہ میرے اللہ مجھ پر لطف وکرم فرماؤ کہ میرے دامن میں توشہ آخرت بہت تھوڑا ہے۔ وغیرو نادار ہوں اوراس سچے یقین کے ساتھ تیرے در پر آیا ہوں کہ تُو جلالت و بزرگی والا ہے۔

۲۔ ذَنْبُہٗ ذَنْبٌ عَظِیْمٌ فَاغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ

اِنَّہٗ شَخْصٌ غَرِیْبٌ مُذْنِبٌ عَبْدٌ ذَلِیْلٌ

ترجمہ: میں عاجز گناہ گار ہوں اور میرے گناہ بہت بڑے ہیں پس تُو مجھے بخش دے کہ تیری بخشش بھی بہت بڑی ہے۔ بے شک میں بندہ مسکین ہوں گناہ گار ہوں اور ذلیل ورسوا عبد ہوں۔

۳۔ مِنْہُ عِصْیَانٌ وَّنِسْیَانٌ وَّسَھْوٌ بَعْدَ سَھْوٍ

مِنْکَ اِحْسَانٌ وَّفَضْلٌ بَعْدَ اِعْطَآءِ الْجَزِیْلِ

ترجمہ: میرے وجود میں معصیت وگناہ گار ہوں اور میں بھولا بھٹکا غفلت زدہ ہوں اور بھولنے کے بعد پھر بھولتا ہوں یعنی پے در پے عہد شکنی ہو جاتی ہے۔ تیری بلند بارگاہ سے تیرے احسان اور فضل کا طلبگار ہوں اور نیک جزاء کی عطاؤں کا خواستگار ہوں۔

۴۔ طَالَ یَا رَبِّ ذُنُوْبِیْ مِثْلَ رَمْلٍ لَاتُعَدُّ

فَاعْفُ عَنِّیْ کُلَّ ذَنْبٍ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِیْلَ

ترجمہ: میرے تمام گناہ اے میرے پروردگار ایسے طویل ہیں جیسے ریت کے ذرے جو گنتی سے باہر ہیں۔ درگزر کر کے دے مجھ سے میرے تمام گناہ اور صفائی فرمادے میرے باطن کی خوبصورت ترین صفائی۔

۵۔ قُلُ لِنَارٍ اَبُرِ دِیٔ یَا رَبِّ فِیُ حَقِّیُ کَمَا
قُلُتَ قُلُنَا نار کونی بردد فی حق الخلیل

ترجمہ: اے میرے رب کریم! آگ کو حکم دے کہ میرے لئے ٹھنڈی ہوجائے جیسے کہ تُو نے فرمایا تھا۔ کہا ہم نے کہ اے آگ ٹھنڈی ہوجا ہمارے دوست (خلیل) کی خاطر۔

٦۔ کَیُفَ حَالِیُ یَا اِلٰهِیُ لَیُسَ لِیُ خَیُرُ الُعَمَلَ
سُوٓءُ اَعُمَالِیُ کَثِیُرٌ زَادُ طَاعَاتِیُ قَلِیُلٌ

ترجمہ: اے میرے مولا کریم! میں اپنا حال تُجھے کیا بتاؤں اے میرے پیارے معبود کہ میرے دامن میں کوئی عملِ خیر نہیں۔ میرے اعمال بُرے ہونے میں کثیر ہیں اور میرے اطاعتیں زیادہ ہونے کی بجائے قلیل/ تھوڑی ہیں۔

۷۔ اَنُتَ شَافِیُ اَنُتَ کَافِیُ فِیُ مُهِمَّاتِ الُاُمُوُرِ
اَنُتَ حَسُبِیُ اَنُتَ رَبِّیُ اَنُتَ لِیُ نِعُمَ الُوَکِیُلُ

ترجمہ: اے میرے سوہنے مولا! تُو ہی ہر کام میں میری مدد اور کفالت کرنے والا ہے اور تمام مشکل مہمات میں میرا کارساز ہے۔ تُو ہی میرے لئے کافی ہے تُو ہی میرا پالن ہار اور سب سے بہترین مددگار ہے۔

۸۔ عَافِنِیُ مِنُ کُلِّ دَآءٍ وَّاقُضِ عَنِّیُ حَاجَتِیُ
اَنَّ لِیُ قَلُبًا سَقِیُمًا اَنُتَ مَنُ یَّشُفِیُ الُعَلِیُلَ

ترجمہ: مجھے ہر بیماری سے مکمل عافیت عطا فرماؤ اور میری جملہ حاجات (دینی، دینوی واُخروی) کو پورا فرماؤ۔ بے شک میرا دل بیمار ہے اور تُو ہی ہر بیمار کو شفاءِ کُلی عطا فرمانے والا ہے۔

۹۔ رَبِّ هَبُ لِیُ کَنُزَ فَضُلٍ اَنُتَ وَهَّابٌ کَرِیُمٌ
اَعُطِنِیُ مَافِیُ ضَمِیُرِیُ دُلَّنِیُ خَیُرَ الدَّلِیُلِ

ترجمہ: اے میرے رب کریم! مجھے اپنے فضل وکرم کے خزانے بخشیو۔ تُو ہی سیدھی راہ دکھانے والا اور

لطف وکرم کرنے والا ہے۔ مجھے وہ کچھ عطا فرمائیو جو میرے مَن میں پنپ رہا ہے اور میری بہترین راہ کی طرف راہنمائی فرمائیو۔

۱۰۔ هَبْ لَنَا مُلْكًا كَبِيْرًا نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ

رَبَّنَا اِذْ اَنْتَ قَاضٍ وَالْمُنَادِيْ جِبْرَئِيْلُ

ترجمہ: ہمیں بہت بڑے ملک کی قدرت واختیار عطا فرمائیو اور ہمیں ہر خوف وہراس سے نجات بخشیو۔ اے ہمارے پروردگار! جب تُو قضاوقدر کا تصّرف فرمائے اور جبرئیلؑ منادی دے رہے ہوں۔

۱۱۔ اَيْنَ مُوْسٰى اَيْنَ عِيْسٰى اَيْنَ يَحْيٰ اَيْنَ نُوْحٍ

اَنْتُ يَا صِدِّيْقُ عَاصٍ تُبْ اِلَى الْمَوْلَى الْجَلِيْلُ

ترجمہ: کہاں ہیں موسیٰؑ کلیم اللہ، کہاں ہیں عیسیٰؑ روح اللہ، کہاں ہیں یحییٰؑ اور کہاں ہیں نوحؑ۔ تُو ہی اے میرے مولا کریم! اس صدیق عاصی کو معاف فرما دینا اے جاہ وجلال والے مالکِ حقیقی۔

عظیم ایجوکیشنل کانفرنس (رجسٹرڈ) کے شعبہ جات

1۔شعبہ ویب سائٹ انفارمیشن ٹیکنالوجی آڈیو ویڈیو

انچارج: محمد علی فاروقی

معاونین: 1۔حافظ محمد عمران فاروقی 2۔وسیم احمد فاروقی 3۔خرم ضیاء رانجھا
4۔محمد سعید بابر فاروقی 5۔سلیمان بشیر فاروقی

2۔شعبہ میگزین، بکس، پبلشینگ، پرنٹنگ اور مارکیٹنگ

انچارج: محمد نعیم انور فاروقی

معاونین: 1۔حافظ محمد ندیم مجددی فاروقی 2۔حافظ غلام مصطفےٰ تبسم
3۔محمد وحید رشید فاروقی 4۔صلاح الدین ابرار فاروقی

3۔شعبہ برانچز (انچارج مارکیٹنگ)

انچارج: حافظ غلام مصطفےٰ تبسم فاروقی

معاونین: 1۔پروفیسر عتیق الرحمان فاروقی 2۔محمد عزیر فاروقی
3۔طارق محمود مغل

4۔شعبہ ممبر شپ

انچارج: ڈاکٹر ثناء اللہ فاروقی

معاونین: 1۔ محمد ابوذر فاروقی (لاہور) 2۔شیخ محمد راشد فاروقی (کامونکی)
3۔صاحبزادہ محمد عمر فاروقی (اسلام آباد) 4۔پروفیسر عتیق الرحمان فاروقی (گوجرانوالہ)

5۔شعبہ خواتین

انچارج: عظمت اللہ فاروقی

معاونین: 1۔پروفیسر مسرت عظمت فاروقی 2۔پروفیسر فوزیہ عظیم فاروقی (اسلام آباد)
3۔محترمہ نبیلہ فاروقی 4۔محترمہ تسنیم عارفہ فاروقی (اسلام آباد) 5۔طوبیٰ عظیم فاروقی
6۔مسرت خالد چودہری 7۔فرناز فیاض چودھری 8۔سامعہ فرقان فاروقی

6۔شعبہ اکیڈمیز، سکولز، کالجز

انچارج: محمد قاسم چشتی

معاونین: 1۔محمد نعیم انور فاروقی 2۔پروفیسر محمد نسیم اختر فاروقی (اسلام آباد)
3۔حافظ معین الدین فریدی 4۔محمد عمر فاروقی 5۔محمد علی فاروقی
6۔پروفیسر محبوب احمد فاروقی 7۔پروفیسر خالق داد فاروقی (اسلام آباد)
8۔پروفیسر میاں محمد ارشد (اسلام آباد)

7۔شعبہ میٹنگ، محافل، مینجمنٹ

انچارج: حافظ محمد عمر فاروقی

معاونین: 1۔محمد نعیم انور فاروقی 2۔محمد عزیر فاروقی 3۔محمد رومیل اقبال فاروقی
4۔ پروفیسر ذکاء اللہ فاروقی 5۔محمد وحید رشید فاروقی

8۔شعبہ مساجد، مدارس

انچارج: طارق محمود فاروقی

معاونین: 1۔خالد محمود حیدری 2۔حامد امجد جھول 3۔عبدالجبار
4۔محمد نعیم انور فاروقی

9۔شعبہ فنانس

انچارج: محمد راشد فاروقی

معاونین: 1۔محمد نعیم انور فاروقی 2۔رومیل اقبال فاروقی 3۔محمد عمر نواز فاروقی

4۔محمد سعید بابر فاروقی 5۔محمد قاسم چشتی 6۔طارق محمود مغل فاروقی 7۔محمد عزیر فاروقی

10۔شعبہ پبلک ریلیشنز/عوام الناس

انچارج: پروفیسر عتیق الرحمٰن فاروقی

معاونین: 1۔اعجاز علی فاروقی 2۔حافظ غلام مصطفیٰ تبسم فاروقی

3۔ڈاکٹر ثناء اللہ فاروقی 4۔ احمد شہزاد فاروقی

11۔شعبہ لیگل ڈیپارٹمنٹ

انچارج: انجم اقبال فاروقی، حافظ آصف رضا فاروقی

معاونین: 1۔ڈاکٹر ثناء اللہ فاروقی 2۔شیخ محمد راشد فاروقی

12۔شعبہ میڈیکل

انچارج: ڈاکٹر ثناء اللہ فاروقی

معاونین: 1۔ڈاکٹر امداد علی فاروقی 2۔حافظ محمد عمر فاروقی 3۔شیخ محمد راشد فاروقی

13۔شعبہ سکیورٹی فورس

انچارج: محمد اشرف مقصود فاروقی

معاونین: 1۔محمد اعجاز علی فاروقی 2۔پروفیسر عتیق الرحمان فاروقی

3۔محمد عثمان فاروقی 4۔ محمد احسان فاروقی

14۔شعبہ سیر وسیاحت (ٹورازم)

انچارج: محمد نعیم انور فاروقی

معاونین: 1۔محمد قاسم چشتی فاروقی 2۔غلام مرتضیٰ فاروقی (واپڈا ٹاؤن)

3۔احمد فاروق چشتی فاروقی

15۔شعبہ اورسیز

انچارج: محمد عزیز فاروقی

معاونین: 1۔محمد یاسر فاروقی (دبئی) 2۔محمد وسیم انور فاروقی (ابوظہبی)

3۔حافظ محمد آصف رضا فاروقی (U.K،انگلینڈ) 4۔احمد شہزاد فاروقی (یوگنڈا،افریقہ)

5۔محمد مستنصر شہزاد چیمہ فاروقی (دبئی) 6۔محمد اویس مقصود فاروقی (سعودی عرب)

7۔محمد ندیم صادق سندھو (امریکہ) 8۔محمد سلمان راشد فاروقی (آسٹریلیا)

16۔شعبہ سپورٹس

انچارج: محمد علی فاروقی

معاونین: 1۔حافظ بلال چشتی فاروقی 2۔پروفیسر سلیمان بشیر فاروقی

3۔خرم شہزاد فاروقی

17۔شعبہ مانیٹرنگ اینڈ ای ویلیوایشن (Monitering & Evaluation)

انچارج: پروفیسر محمد عظیم فاروقی

معاونین: 1۔ضیاء اللہ فاروقی 2۔محمد سعید بابر فاروقی

3۔خلیفہ کنور طارق محمود فاروقی

فہرست خلفاء طریقت و تعارف

	نام	تعلیمی قابلیت	پروفیشن
۱۱۔	محمد نعیم انور فاروقی	ایم اے اسلامیات	پراجیکٹ ڈائریکٹر، سعید اسلامک کالج، گوجرانوالہ۔
۲۔	پروفیسر محمد وسیم احمد فاروقی	ایم آئی ٹی	لیکچرار، یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب، گوجرانوالہ۔
۳۔	محمد عمر نواز فاروقی	چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ، ایم فل اسلامیت (سکالر)	وائس پریزیڈنٹ، مسلم کمرشل بینک، لاہور۔
۴۔	احمد شہزاد فاروقی	درسِ نظامی (اسکالر)	نجی کاروبار، گوجرانوالہ۔
۵۔	سید محمد عمران علی بخاری	ایم اے انگلش، ایم اے اسلامیت	پروپرائٹر المائدہ رئیل اسٹیٹ، بحریہ ٹاؤن، راولپنڈی۔
۶۔	حافظ غلام مصطفٰی فاروقی	پی ایچ ڈی اسلامیات (اسکالر)	ایجوکیٹر انسپکٹر، محکمہ تعلیم، گوجرانوالہ
۷۔	محمد حنیف اعوان فاروقی	ڈی کام	نجی کاروبار، گوجرانوالہ
۸۔	پروفیسر محمد سلیمان بشیر بٹ فاروقی	ایم ایس آئی ٹی (یوکے)، ایم اے اسلامیات	لیکچرار، چناب گروپ آف کالجز گوجرانوالہ۔
۹۔	حافظ محمد نعیم فاروقی	پی ایچ ڈی لائیوسٹاک (اسکالر)	لیفٹننٹ کرنل، ریمونٹ ڈپو، سرگودھا۔
۱۰۔	پروفیسر عتیق الرحمٰن فاروقی	ایم اے انگلش، ایم اے ٹیفل	لیکچرار، گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ۔

۱۱۔	محمد وحید رشید فاروقی	ایم فل اسلامیات (اسکالر)	کمپیوٹر لیب انچارج ،نیشنل یونیورسٹی آف میڈیکل سائنسز ،راولپنڈی۔
۱۲۔	ڈاکٹر حافظ محمد عمران فاروقی	پی ایچ ڈی آئی ٹی ،آئرلینڈ۔ ایم اے اسلامیات	سینئر سائنٹفک آفیسر ،نیشنل سنٹر فار فزکس ،اسلام آباد۔
۱۳۔	صہیب خالد کھوکھر فاروقی	ایم بی اے ۔لمز	پروپرائٹر ،کھوکھر گارمنٹس انڈسٹریز ،سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ٹو، گوجرانوالہ۔
۱۴۔	شیخ افتخار احمد فاروقی	ایم ایس سی کیمسٹری	پروپرائٹر ،عظمت انڈسٹریز ،سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ون ،گوجرانوالہ۔
۱۵۔	محمد اعجاز قلندر	بی ایس سی	پرنسپل جامعہ تنظیم الاسلام ،گوجرانوالہ۔
۱۶۔	حاجی محمد نواز مجددی فاروقی	ڈی اے ای (سول)	نجی کاروبار ،گوجرانوالہ۔
۱۷۔	مہر محمد ابوذر فاروقی	ایم اے انگلش	پروپرائٹر ،ابوذ ر مولڈنگ انڈسٹریز ، لاہور۔
۱۸۔	ڈاکٹر ثناء اللہ فاروقی	ایل ایل بی (اسکالر)، ہومیو پیتھک ڈاکٹر	میڈیکل پریکٹس ،نجی کاروبار ، گوجرانوالہ۔
۱۹۔	سید ذوالفقار حیدر فاروقی	سی ایس ایس	چیف کمشنر ،اسلام آباد
۲۰۔	محمد اشرف مقصود فاروقی	ایم اے اسلامیات ،اردو، ایجوکیشن	لیکچرار ،گوجرانوالہ۔
۲۱۔	اعجاز علی فاروقی	ایم اے اسلامیات (اسکالر)	نجی کاروبار ،اعجاز اکیڈمی ،گوجرانوالہ

۲۲۔	صلاح الدین ابرار فاروقی	ایم اے اسلامیات، بی ایڈ	گیریزن ہائی اسکول، گوجرانوالہ۔
۲۳۔	محمد راشد بشیر فاروقی	ایم فل اسلامیات (اسکالر)	ایڈووکیٹ سیشن کورٹ، پروپرائٹر لاثانی میڈیل اسٹور، کامونکی، گوجرانوالہ۔
۲۴۔	محمد سرفراز فاروقی	بی ایل آئی ایس	اسلام آباد
۲۵۔	محمد عظمت اللہ باجوہ	ایم بی اے (اسکالر)	اسسٹنٹ وائس پریزیڈنٹ، حبیب میٹروپولیٹن بینک، گوجرانوالہ۔
۲۶۔	محمد ابوبکر صدیق فاروقی	پی ایچ ڈی اسلامیات (اسکالر)	پرنسپل اسلامک ریسرچ سنٹر، گوجرانوالہ۔
۲۷۔	کنور طارق محمود فاروقی	گریجویشن	ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد۔
۲۸۔	ضیاء اللہ فاروقی	ڈی اے ای (الیکٹریکل)	ریٹائرڈ انجینئر، پی ٹی وی، اسلام آباد۔
۲۹۔	محمد سعید بابر فاروقی	ایم ایس فنانس	فنانس مینیجر، اسلام آباد۔
۳۰۔	میاں محمد خالد فاروقی (مرحوم)	ڈپلومہ ٹیکسٹائل	نجی کاروبار، کراچی
۳۱۔	محمد کامران اسلم فاروقی	ایم اے اسلامیات (اسکالر)	نجی کاروبار، گوجرانوالہ۔
۳۲۔	حافظ محمد عمر فاروقی	ایم ایس بائیوٹیکنالوجی، ایم ایل ٹی	ٹیکنیکل اسسٹنٹ لیب، نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ، اسلام آباد۔
۳۳۔	رومیل اقبال فاروقی	چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ	اسلام آباد۔

۳۴۔	محمد عمران یٰسین فاروقی	پی ایچ ڈی بیالوجی (اسکالر)	پیتھالوجیسٹ، ڈسٹرکٹ ہاسپٹل، لودھراں۔
۳۵۔	نصیر احمد فاروقی	ایم بی اے	پروپرائیٹر، گوجرانوالہ۔
۳۶۔	پروفیسر محبوب احمد فاروقی	ایم ایس سی میتھ	سابقہ سیکرٹری پنجاب ایجوکیشن بورڈ، ریٹائرڈ پروفیسر گورنمنٹ کالج، گوجرانوالہ۔
۳۷۔	محمد اصغر مغل فاروقی	ایم اے اسلامیات	محکمہ پولیس، گوجرانوالہ۔
۳۸۔	محمد قاسم چشتی فاروقی	ایم اے اسلامیات	ڈائریکٹر، سعید اسلامک کالج، گوجرانوالہ۔
۳۹۔	شیخ امتیاز احمد فاروقی	بی کام	مینجنگ ڈائیرکٹر، ٹیکسٹائیل انڈسٹریز، گوجرانوالہ۔
۴۰۔	پروفیسر ذکاء اللہ فاروقی	ایم اے انگلش	لیکچرار، آئی سی بی، اسلام آباد۔
۴۱۔	محمد علی فاروقی	ایم فل ہسٹری (اسکالر)، ایم اے انگلش	سٹوڈنٹ
۴۲۔	محمد بشیر بٹ فاروقی (مرحوم)	گریجویشن	سابقہ بینک مینیجر، گوجرانوالہ۔
۴۳۔	روحیل اقبال فاروقی	بیچلر آف انجینئرنگ	مکینیکل انجینئر، دوبئی۔
۴۴۔	محمد خالد حیدری فاروقی	گریجویشن	نجی کاروبار، گوجرانوالہ۔
۴۵۔	صوفی سہیل احمد مجددی فاروقی	ڈپلومہ	مینیجر اسٹیل مل، گوجرانوالہ۔
۴۶۔	حافظ آصف رضا فاروقی	ایل ایل ایم، بار ایٹ لا (یو کے)، ایم اے اسلامیات	ایڈووکیٹ ہائی کورٹ، گوجرانوالہ۔

۴۷۔	محمد یاسر فاروقی	ایم آئی ٹی	پولیس فورس، دوبئ
۴۸۔	محمد اویس فاروقی	بی ایس میڈیکل لیب ٹیکنالوجی (اسکالر)	سٹوڈنٹ
۴۹۔	پروفیسر محمد خالق داد فاروقی	ایم بی اے	سینئر انسٹرکٹر، گورنمنٹ کالج آف کامرس، راولپنڈی۔
۵۰۔	مولوی محمد شریف مجددی	ڈپلومہ بینکنگ	ریٹائرڈ مینیجر، یو بی ایل، گوجرانوالہ۔
۵۱۔	پروفیسر محمد نسیم اختر فاروقی	ایم کام	وائس پرنسپل، گورنمنٹ کالج آف کامرس، راولپنڈی۔
۵۲۔	محمد اکرم راحت بٹ فاروقی	ایم فل انگلش، ایم اے پنجابی، ایم اے فلاسفی	پرنسپل، السعید اسلامک انسٹیٹیوٹ آف ہائر سٹڈیز، گوجرانوالہ۔
۵۳۔	ف سہیل اسلم شیخ فاروقی	ایم ایس میڈیکل لیب ٹیکنالوجی	اسسٹنٹ ڈائیرکٹر، آئی ایس آئی، کراچی۔
۵۴۔	محمد الیاس فاروقی	بی کام، ایم بی اے	تدریس
۵۵۔	پروفیسر عمران خان فاروقی	پی ایچ ڈی ہسٹری (اسکالر)	اسسٹنٹ پروفیسر، فیڈرل گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، اسلام آباد۔
۵۶۔	حافظ محمد ندیم فاروقی	ایم اے اسلامیات	مینیجر، بیت الحکمت، اسلام آباد۔
۵۷۔	محمد رشید فاروقی	انٹر میڈیٹ	نجی ہاسپٹل، لاہور۔
۵۸۔	محمد فیاض فاروقی	انٹر میڈیٹ	نجی کاروبار، ڈسکہ، سیالکوٹ۔
۵۹۔	محمد اویس رضا فاروقی	ایم بی اے	مینیجنگ ڈائیریکٹر
۶۰۔	حافظ عبدالقادر میمن فاروقی	ایم سی ایس	ریسرچ آفیسر (دبئ)

۶۱۔	حافظ محمد عدنان فاروقی	فاضل درسِ نظامی، بی کام	مدرس، جامعہ تعلیم القرآن، علی پور فراش، اسلام آباد۔
۶۲۔	حاجی شیخ محمد اعظم فاروقی (مرحوم)	ایم کام	سابق پروپرائیٹر، عظمت انڈسٹریز، سمال اسٹیٹ ون گوجرانوالہ۔
۶۳۔	ڈاکٹر خواجہ آفتاب احمد مجددی فاروقی۔	ہومیو پیتھک ڈاکٹر	ہومیو پیتھک ڈاکٹر، گوجرانوالہ۔

نوٹ: چادرِ فضیلت / خلافت کی حاملات دُختران طریقت

(محفوظ شدہ فہرست 1 تا 221)

فہرست حاملینِ خرقہ تبرک رنقشبندی ٹوپی

☆ حافظ محمد بلال چشتی فاروقی ☆محمد ریاض گوہر ☆مجاہد اقبال علوی ☆محمد عزیر فاروقی ☆ڈاکٹر ذوالکفل احسان خاں فاروقی ☆حاجی محمد اشرف فاروقی ☆میاں محمد رفیق فاروقی ☆محمد عدیل خان فاروقی ☆مہر محمد عمر فاروقی ☆خواجہ افتخار احمد فاروقی ☆محمد آصف فاروقی ☆محمد عبدالواھاب صدیقی ☆محمد خالد چشتی فاروقی ☆پروفیسر اطہر اقبال فاروقی ☆احسان اللہ فاروقی ☆شیخ محمد ندیم فاروقی ☆حبیب الرحمٰن فاروقی ☆محمد انجم اقبال فاروقی ☆ملک اصغر علی فاروقی ☆طارق محمود اکرامی ☆میاں محمد انور انصاری ☆حکیم غلام محمد انصاری ☆محمد زبیر چشتی فاروقی ☆طارق محمود مغل فاروقی ☆محمد عمران بشیر بٹ فاروقی ☆حافظ محمد معین الدین فریدی ☆باؤ محمد ریاض ☆حاجی محمد رشید فاروقی ☆محمد ندیم صادق سندھو ☆محمد رشید (فیصل آباد) ☆حاجی محمد آفتاب انور فاروقی ☆محمد وسیم انور فاروقی ☆حاجی محمد جعفر فاروقی ☆حاجی مہر محمد بوٹا فاروقی ☆محمد ریاض کھرل ☆طارق محمود عباسی ☆محمد مشتاق مغل (پپو) ☆میاں محمد بلال خالد فاروقی ☆محمد مستنصر شہزاد چیمہ فاروقی ☆محمد اویس مقصود بٹ فاروقی ☆حافظ محمد عمر سردار ☆حافظ مصعب عبداللہ فاروقی ☆غلام مرتضیٰ فاروقی ☆غلام کبریا فاروقی ☆محمد حسان عظمت فاروقی ☆سید اظہر الدین شاہ گیلانی ☆سید محمد سلیمان شاہ ☆محمد قیصر بشیر فاروقی ☆احمد علی فاروقی ☆قاری محمد بابر نواز فاروقی ☆رانا محمود الحسن فاروقی ☆حاجی محمد افضل فاروقی ☆رانا محمد جمیل ☆رانا مختار احمد ☆رانا محمد عمران ☆چوہدری محمد خالد ☆چوہدری فیاض احمد ☆چوہدری ذوالفقار علی ☆محمد عمیر آصف ☆محمد سلیمان مقصود فاروقی ☆محمد اسلم فاروقی گلگتی ☆حافظ غلام مرتضیٰ سیالوی فاروقی ☆سید کاشف فاروقی ☆عثمان علی فاروقی ☆احمد فاروقی ☆اعجاز فاروقی ☆محمد عمر فاروقی ☆محمد عمران فاروقی

☆محمد فہد فاروقی ☆محمد یٰسین سیالوی فاروقی ☆محمد عارف فاروقی ☆محمد شکیل فاروقی ☆محمد بلال فاروقی ☆محمد شہزاد فاروقی ☆محمد منیر فاروقی ☆محمد عرفان فاروقی ☆محمد انعام فاروقی ☆محمد عثمان فاروقی (سعودی عرب) ☆محمد عثمان فاروقی ☆محمد علی فاروقی ☆محمد علی فاروقی (کراچی) ☆محمد فرخ فاروقی ☆محمد طاہر فاروقی (کراچی) ☆محمد ابوبکر فاروقی ☆الماس فاروقی ☆محمد صغیر فاروقی ☆محمد وحید فاروقی (ستراہ) ☆محمد عرفان فاروقی (سمبڑیال) ☆محمد عمران فاروقی (مسقط) ☆محمد عبدالرحمان ☆محمد عبدالرحمٰن ☆محمد قیصر فاروقی ☆محمد طیب فاروقی ☆محمد عمر فاروقی (وارڈن) ☆عمیر آصف

نوٹ: بقیہ اسماء گرامی کی فہرست بھی شامل ہے۔ ریکارڈ ملتے ہی نوٹ کر دیئے جائیں گے۔ نیز چادرِ فضیلت / نقشبندی ٹوپی کی حاملین دخترانِ طریقت کی فہرست ۱ تا ۵۰۰ ریکارڈ میں محفوظ ہے۔

عظیم ایجوکیشنل کانفرنس (رجسٹرڈ) کے پروگرام

1۔محافل میلاد مصطفےٰ ﷺ بارہ روزہ (ربیع الاول شریف)

2۔ذکر خلفاء راشدین وسّید الشھداء کم ازکم 3/3 پروگرام

3۔ یوم سیدۃ النساء فاطمۃ الزاھرۃؓ (ماہ رمضان المبارک)

4۔سالانہ اجلاس یوم سیدنا فاروق اعظمؓ (اسلام آباد)

5۔سالانہ محفل ذکر امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نعمان بن ثابت

6۔محافل ذکر غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ گیارہ روزہ (ربیع الثانی)

7۔سالانہ یوم ذکر غوث اعظمؒ (برائے خواتین)

8۔عشرہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ دس روزہ (صفر المظفر)

9۔سالانہ عرس سیدنا علی بن عثمان ہجویریؒ (المعروف داتا گنج بخشؒ)

10۔سالانہ عرس سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ

11۔سالانہ عرس حضور قبلہ سیدنا محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ

12۔ شب معراج 27 رجب المرجب

13۔شب برات 15 شعبان المعظم

14۔ اعتکاف سنت (آخری عشرہ رمضان المبارک)/اسلام آباد

15۔محفل لیلۃ القدر (رمضان المبارک)

16۔جدید تقاضوں سے ہم آہنگ متفرق کانفرنسز دروس وسیمینار

(تمت بالخیر)

فہرست کتب وحوالہ جات (مصادر ومراجع)

۱۔ القرآن الحکیم

۲۔ ضیاء القرآن، جلد اول تا پنجم، پیر کرم شاہ الازہری

۳۔ تفسیر نعیمی، جلد اول، مفتی احمد یار خان نعیمیؒ

۴۔ مقدمہ تفسیر نعیمی، مفتی احمد یار خان نعیمیؒ

۵۔ تفسیر مظہر القرآن، مفتی مظہر اللہ مجددی

۶۔ آیئے دین سیکھئے، پروفیسر ڈاکٹر محمد عظیم فاروقی

۷۔ آیئے سلوک نقشبندیہ سیکھیے، پروفیسر ڈاکٹر محمد عظیم فاروقی

۸۔ عربی اردو بول چال، پروفیسر مخدوم صابری (ایم اے)

۹۔ عربیک گرائمر اینڈ ٹرانسلیشن، پروفیسر ایم ڈی چوہدری

۱۰۔ فیروز اللغات، مولوی فیروز دین (لاہور)

۱۱۔ معلومات قرآن، صدر الدین اصلاحی

۱۲۔ تیسیر التجوید، مولانا عبد الخالق سہارن پوری

۱۳۔ احسن التجوید، مولانا قاری محمد اظہر حسن

۱۴۔ علم التجوید، قاری غلام رسول

۱۵۔ انسائیکلو پیڈیا آف قرآن، احمد رجانی

۱۶۔ جمال القرآن (تجوید)، مولانا اشرف علی تھانوی

۱۷۔ مقدمہ الجزری (عربی)، علامہ جذری

۱۸۔ فوائد مکیہ، مولانا قاری عبد الرحمٰن مکی

۱۹۔ کلیّات اقبال (فارسی / اُردو)، علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ

۲۰۔ فلسفہءِ شریعتِ اسلام، ڈاکٹر صبحی محمصانی مترجم مولوی محمد احمد رضوی

۲۱۔ انسائیکلو پیڈیا آف انڈین لٹریچر، اماریشس دَتہّ (صحبتیہ اکیڈیمی)

۲۲۔ قواعد اُردو، مولوی عبدالحق (لاہورا کیڈمی لاہور)

۲۳۔ آسان تجوید، سلمٰی کوکب (کراچی)

۲۴۔ اصلاح زبان اُردو، مولوی منشی خواجہ عبدالرّوف (لکھنو)

۲۵۔ المنجد (عربی/اُردو)، مترجم: عصمت ابوسلیم مکتبہء دانیال، مولانا الشیخ عبدالحفیظ بلیاوی، (خذینہ علم وادب اُردو بازار لاہور)

۶۲۔ روضۃ القیومیہ، ازخواجہ محمداحسان سرہندی، جلددوم، لاہور

۲۷۔ قصر عارفاں، مولوی احمد علی چشتی، ترجمہ اقبال احمد فاروقی، فیصل آباد

۲۸۔ فیض الکریم، قاضی عالم دین سیالکوٹی، لاہور، طبع چہارم

۲۹۔ فیض تیراہی، پیرخادم حسین چوراہی، چورہ شریف اٹک

۳۰۔ فیوضاتِ مجدد، مولانا غلام رسول گوہر قصوری، قصور

۳۱۔ کشف المحجوب، اردو، مولوی فیروزالدین، لاہور، طبع دوم

۳۲۔ مکتوباتِ امامِ ربانی (اردو)، حضرت مجدد الف ثانیؒ، کراچی

۳۳۔ سفینۃ الاولیاء، داراشکوہ اردو ترجمہ محمد وارث کامل، لاہور

۳۴۔ سکینۃ الاولیاء، داراشکوہ اردو ترجمہ، مرزا مقبول بدخشانی، لاہور

۳۵۔ جواہرِ نقشبندیہ، محمد یوسف نقشبندی، فیصل آباد

۳۶۔ آدابِ دعا اوراوقاتِ مقبولیت، علامہ منیراحمد یوسفی، مطبوعہ لاہور

۳۷۔ حدیقۃ الاولیاء، مولانا غلام سرورلاہوری، مطبوعہ لاہور

۳۸۔ خزینۃ الاصفیاء، مولانا غلام سرورلاہوی، مطبوعہ لاہور

۳۹۔ تذکرہ اکابرِ اہلِ سنت، علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، مطبوعہ لاہور

۴۰۔ اشعۃ اللمعات، مترجم مولانا محمد سعید احمد نقشبندی، جلداول، مطبوعہ لاہور

۴۱۔ مقاماتِ معصومی، پروفیسر محمد اقبال مجددی، جلد اول، چہارم، مطبوعہ لاہور

۴۲۔ تصوف روحِ اسلام، پروفیسر مشتاق احمد نقشبندی، مطبوعہ لاہور

۴۳۔ جہانِ امامِ ربانی مجدد الف ثانی، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، جلد ششم، مطبوعہ کراچی

۴۴۔ جہانِ امامِ ربانی مجدد الف ثانی، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، جلد یازدہم، مطبوعہ کراچی

۴۵۔ صوفیائے نقشبند، حکیم سید امین الدین احمد، لاہور، مقبول اکیڈمی

۴۶۔ برصغیر پاک و ہند میں تصوف کی مطبوعات (عربی، فارسی اور ان کے اردو تراجم)، محمد نذیر رانجھا:، لاہور، میاں اخلاق احمد اکیڈمی

۴۷۔ ترجمہ ہائے متون فارسی بہ زبانہائے پاکستانی، اختر راہی (ڈاکٹر سفیر اختر)، اسلام آباد: مرکز تحقیقات فارسی، ایران و پاکستان

۴۸۔ تذکرہ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب نور اللہ مرقدہ، اللہ وسایا مولانا:، ملتان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضور باغ روڈ

۴۹۔ تصوف و شریعت، ڈاکٹر محمد عبد الحق انصاری

۵۰۔ شریعت و طریقت، مولانا اشرف علی تھانوی

۵۱۔ حضرات القدس، علامہ بدر الدین سرہندی

۵۲۔ سیرت مجدد الف ثانی، سید زوار حسین

۵۳۔ رسائل شاہ ولی اللہ، سید محمد خان قادری

۵۴۔ اولیاء نقشبند، سید امین الدین

۵۵۔ تذکرہ مشائخ نقشبند، علامہ نور بخش توکلی

۵۶۔ خصائص و تسلسل سلسلہ نقشبندیہ، علامہ رشید احمد مرتضائی

۵۷۔ سیرت رسولِ عربی، علامہ نور بخش توکلی

۵۸۔ سلوک تصوف، حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی

ارشاد امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

(ترجمہ قاضی محمد عالم دین نقشبندیؒ)

جب حکماء کے نزدیک مقرر ہے کہ مریض جب تک بیماریوں سے تندرست نہ ہو جائے کوئی غذا اسے فائدہ نہیں دیتی اگرچہ مرغ بریاں ہو بلکہ غذا اس صورت میں مرض کو بڑھا دیتی ہے۔

ہر چہ گیرد علتی علت شود

(علتی جو کچھ کرے علت ہی ہے۔)

پس پہلے اس کی مرض کے دور کرنے کا فکر کرتے ہیں۔ بعد ازاں مناسب غذاؤں کے ساتھ آہستہ آہستہ اس کو اصلی قوت کی طرف لاتے ہیں۔ پس آدمی جب تک مرض قلبی میں مبتلا ہے۔

فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَرَض''

(اُن کے دلوں میں بیماری ہے۔)

کوئی عبادت وطاعت اس کو فائدہ نہیں دیتی۔ بلکہ اس کے لئے مضر ہے۔

وَرُبَّ قَارِیٍ لِلْقُرْاٰنُ وَالْقُراٰنُ یَلْعَنُہ'

(اور بعض لوگ قرآن اس طرح پڑھتے ہیں کہ قرآن ان پر لعنت کرتا ہے۔)

حدیث مشہور ہے

وَرُبَّ صَائِم'' لَیْسَ لَہ' مِنْ صِیَامِہٖ اِلَّاالْجُوْع وَ اَظْمَآءُ

(اور کتنے ہی روزہ دار ایسے ہیں کہ اُن کو روزے سے بھوک اور پیاس کے سوا کچھ نہیں ملتا۔)

بعض روزہ دار ایسے ہیں کہ سوائے بھوک اور پیاس کے اور کچھ ان کے نصیب نہیں ہوتا، خبر صحیح ہے۔ دلی امراض کا علاج کرنے والے یعنی مشائخ بھی اوّل مرض کے دور کرنے کا حکم فرماتے ہیں اور اس مرض سے مراد ماسوائے حق کی گرفتاری ہے بلکہ اپنے نفس کی گرفتاری ہے کیونکہ ہر ایک شخص جو کچھ چاہتا ہے اپنے نفس کے لئے چاہتا ہے۔ اگر فرزند کو دوست رکھتا ہے تو اپنے لئے اور اگر مال وریاست وحب جاہ ہے تو اپنے لئے۔ پس درحقیقت اس کا معبود اس کی اپنی نفسانی خواہش ہے۔ پس جب تک نفس اس قید سے خلاص نہ ہو جائے تب تک نجات کی امید مشکل ہے۔ پس دانشمند علماء اور صاحبِ بصیرت حکماء پر اس مرض کے دور کرنے کا فکر لازم ہے۔

درخانہ اگر کس است یک حرف بس است

(اگر کوئی سنے میری تو بس اک حرف کافی ہے۔)

(مکتوباتِ امامِ ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ، جلد اول، مکتوب ۱۰۵)

Azeem Publications
+92-321-6441756
azeempublications@gmail.com